ٹارزن اور شیطانی ہیرا
خاص نمبر

بچوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا کارنامہ

ٹارزن اور شیطانی ہیرا

خاص نمبر

ظہیر احمد

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob:0300-9401919

ٹارزن اپنے دوست منکو کے ساتھ وسطی جھیل کے کنارے چٹان پر بیٹھا دھوپ سینک رہا تھا کہ اچانک دور سے اسے بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ ٹارزن اور منکو ایک ساتھ چونک کر مڑے تو انہیں درختوں کے پیچھے سے ایک سیاہ فام دوڑ کر اس طرف آتا دکھائی دیا۔

سیاہ فام نے سرخ رنگ کا زیر جامہ پہن رکھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں سنہری کڑے تھے۔ اس وحشی کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا آرہا تھا۔

"یہ تو انگولا قبیلے کا وحشی معلوم ہوتا ہے۔"_____ منکو

ناشر _______ محمد یوسف قریشی
اہتمام _______ محمد بلال قریشی
قانونی مشیران _____ غلام مصطفیٰ قریشی ملتان
_______ ملک محمد اشرف لاہور
طابع _______ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت _______ -/60 روپے
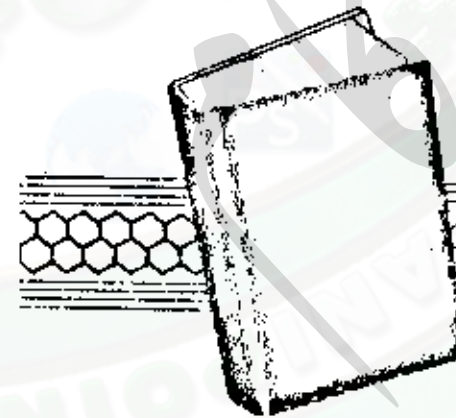
نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں سنہری کڑے ہیں اور انگولا قبیلے کے وحشی ہی ایسے کڑے پہنتے ہیں۔'' ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ وحشی درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان سے گزرتا ہوا جلد ہی وہاں آ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خوف تھا اور وہ یوں گہرے گہرے سانس لے رہا تھا جیسے مسلسل بھاگنے سے وہ بری طرح سے تھک گیا ہو۔

''تم انگولا قبیلے کے وحشی ہو نا''۔۔۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں سردار۔ میں انگولا قبیلے سے آیا ہوں۔ میرا نام الاسا ہے۔''۔۔۔ اس نے اپنا سانس بحال کرتے ہوئے کہا۔

''کیوں آئے ہو یہاں اور تم اس قدر ڈرے ہوئے کیوں ہو''۔۔۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سردار۔ وہ۔ وہ۔''۔۔۔ اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا وہ وہ۔ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاؤ اور پھر مجھے بتاؤ تم یہاں کیوں آئے ہو اور تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو''۔۔۔ ٹارزن نے کہا تو وہ جلدی جلدی اپنا پھولا ہوا سانس بحال کرنے لگا۔

''اب بتاؤ''۔۔۔ ٹارزن نے اس کے چہرے پر سکون دیکھ کر کہا۔

''سردار۔ ہمارے قبیلے میں ایک خوفناک مخلوق آ گئی ہے۔ اس مخلوق نے پورے قبیلے میں کہرام مچا رکھا ہے''۔۔۔ اس نے کہا۔

''مخلوق۔ کیا مطلب۔ کون سی مخلوق ہے وہ''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''وہ ہاتھی جیسی بڑی اور گینڈے کی طرح مضبوط ہے۔ اس کی دم مگرمچھ جیسی ہے اور اس کا سر شیر جیسا۔ وہ بڑی خوفناک اور طاقتور مخلوق ہے سردار۔ اس نے اچانک قبیلے پر حملہ کر دیا ہے۔ قبیلے کے وحشیوں کو وہ اپنے پیروں تلے روند کر ہلاک کر رہی ہے اور انہیں درندوں کی طرح نوچ نوچ کر کھا رہی ہے۔ اس خوفناک مخلوق نے قبیلے میں تباہی مچا رکھی ہے۔ سب

اس سے جانیں بچا کر بھاگ رہے ہیں۔ قبیلے کی تمام جھونپڑیاں تباہ ہو چکی ہیں۔ بے شمار وحشی مارے جا چکے ہیں۔ مگر وہ مخلوق زندہ بچنے والے وحشیوں کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔ اگر کوئی درخت پر چڑھ جاتا ہے تو وہ ایک زوردار ٹکر سے اس درخت کے بھی پرخچے اڑا دیتی ہے اور پھر اس پر سے گرنے والے وحشی پر فوراً حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیتی ہے۔ میں بڑی مشکلوں سے اس خونخوار مخلوق سے اپنی جان بچا کر یہاں آیا ہوں۔'' ــــــ وحشی الاسا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایسی طاقتور اور خونخوار مخلوق ہمارے جنگلوں میں کہاں سے آ گئی۔'' ــــــ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

''میں نہیں جانتا سردار۔ ہمیں اس خونخوار مخلوق سے بچا لو سردار۔ نہیں تو ہمارے قبیلے کے ایک ایک وحشی کو وہ ہلاک کر کے کھا جائے گی۔'' ــــــ الاسا نے روتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ چلو میرے ساتھ۔ میں دیکھتا ہوں اس مخلوق کو۔'' ــــــ ٹارزن نے چٹان پر پڑا اپنا نیزہ اٹھا کر

اچھل کر چٹان سے نیچے آتے ہوئے کہا۔

''تت تم جاؤ سردار۔ میں تو اس وقت تک قبیلے میں واپس نہیں جاؤں گا۔ جب تک وہ مخلوق ہلاک نہیں ہو جاتی۔'' ــــــ الاسا نے خوفزدہ ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو۔ میں بہت جلد اس مخلوق کو ہلاک کر آؤں گا۔ آؤ منکو میرے ساتھ۔'' ٹارزن نے کہا۔

''سس۔ سس۔ سردار۔ میں۔ کک۔ کیا میرا تمہارے ساتھ جانا ضروری ہے۔'' ــــــ منکو نے بوکھلا کر کہا۔ کیونکہ الاسا سے خونخوار مخلوق کا سن کر وہ بھی بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا۔

''ہاں۔ تم میرے ساتھ چلو گے۔ سنا تم نے۔ اگر تم نے میرے ساتھ جانے سے انکار کیا تو میں نیزہ مار کر تمہیں یہیں ہلاک کر دوں گا اور تمہاری لاش اٹھا کر جھیل میں پھینک دوں گا۔'' ــــــ ٹارزن نے غصے سے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ مم۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں سردار۔'' ٹارزن کو غصے میں دیکھ کر منکو نے اور زیادہ بوکھلا کر

کہا۔ ٹارزن نے ایک بار پھر الاسکا کو تسلی دی اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ چونکہ ٹارزن کا حکم تھا اس لئے منکو بھی اس کے پیچھے دوڑا چلا جا رہا تھا۔ انگولا قبیلہ جنگل کے جنوب میں تھا۔

ٹارزن اور منکو بے تحاشہ دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ وہ ابھی قبیلے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں ایک انتہائی خوفناک اور گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہ آواز۔ اوہ۔ یہ خوفناک آواز تو اس خونخوار مخلوق کی لگتی ہے۔''۔۔۔۔۔ منکو نے بوکھلا کر کہا۔

''ہاں۔ جس مخلوق کی آواز ہی اس قدر خوفناک ہے تو وہ خود کیسی ہو گی۔''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔ اس کے سامنے گھنے درخت اور جھاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ وہ ابھی تھوڑی ہی دور گئے ہوں کہ اچانک انہیں ایک بار پھر خوفناک دہاڑ سنائی دی۔ اس بار دہاڑ کی آواز انہیں سامنے سے اور خاصی نزدیک سے سنائی دی تھی۔ وہ دونوں وہیں رک گئے۔ پھر اچانک جھاڑیاں ہلیں اور پھر جھاڑیوں سے اچانک ایک خوفناک مخلوق نکل کر سامنے آ گئی۔ مخلوق کا ڈیل ڈول واقعی بے حد بڑا
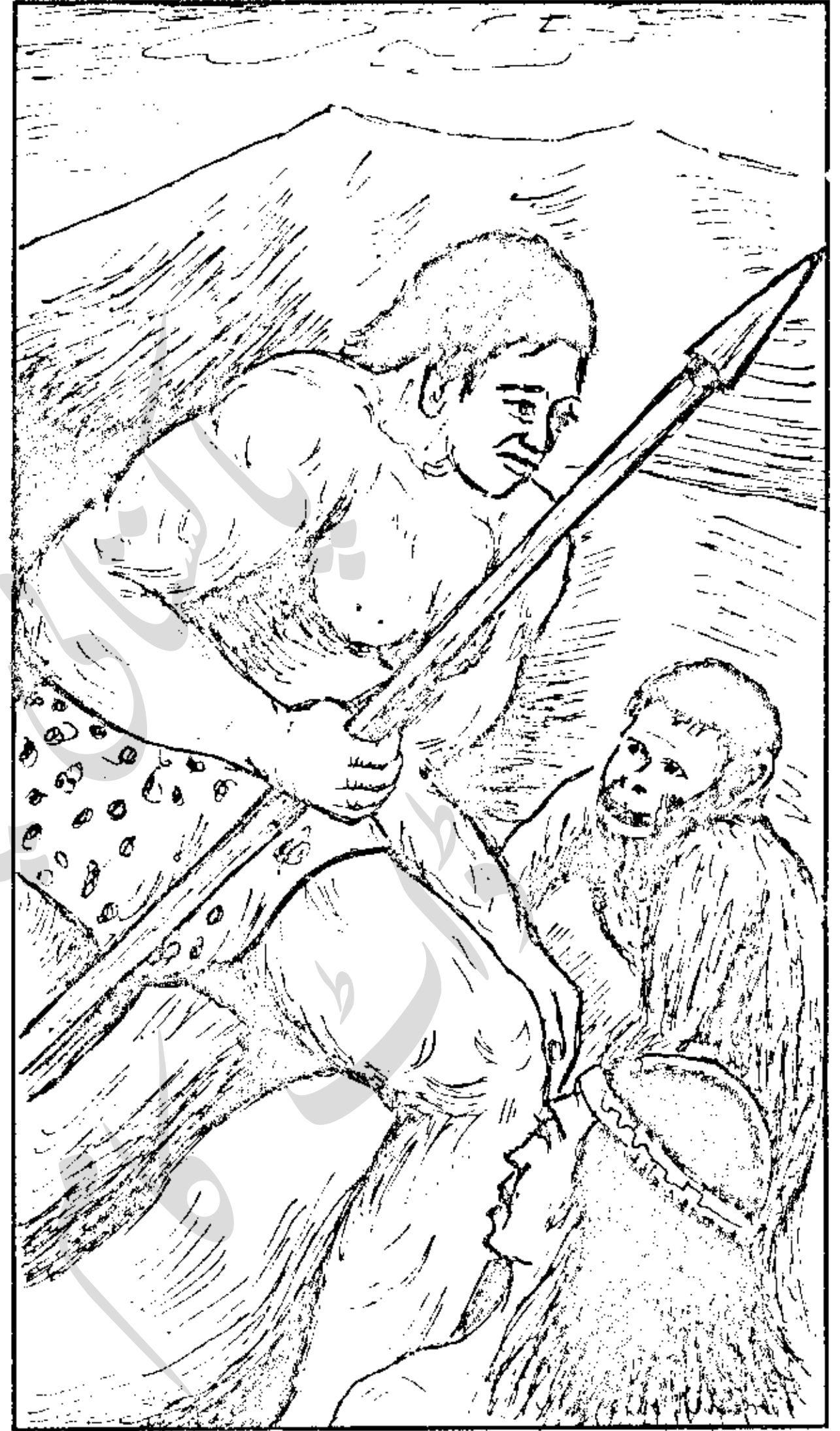
تھا۔ اس کا سر شیر جیسا تھا۔ یہ مگرمچھ جیسی بڑی اور طاقتور تھی۔ اس کا جسم کسی گینڈے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

اس مخلوق کو جھاڑیوں سے نکلتے دیکھ کر منکو کے منہ سے خوف بھری چیخ نکلی اور وہ بوکھلا کر تیزی سے ایک درخت کی طرف دوڑتا چلا گیا اور پھر وہ جس قدر تیزی سے درخت پر چڑھ سکتا تھا چڑھتا چلا گیا۔

خوفناک مخلوق کے کان بے حد لمبے تھے۔ اس کی آنکھیں گول اور خون کی طرح سرخ تھیں۔ اس کا منہ اور ہاتھی جیسے پیر خون سے بھرے ہوئے تھے۔ اس مخلوق کا رنگ زرد تھا۔ مخلوق واقعی بے حد خونخوار اور وحشی معلوم ہو رہی تھی۔

اس مخلوق نے بھی ٹارزن کو دیکھ لیا تھا اور وہ جھاڑیوں سے نکل کر رک گئی تھی اور سرخ سرخ آنکھوں سے ٹارزن کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''بڑی عجیب و غریب اور خوفناک مخلوق ہے۔'' ٹارزن نے بڑبڑا کر کہا۔ اسی لمحے مخلوق کا منہ کھلا اور پھر اس نے خوفناک انداز میں دہاڑنا شروع کر دیا۔ دوسرے

لمحے وہ تیزی سے حرکت میں آئی اور جھاڑیوں کو اپنے بھاری بھرکم پیروں سے روندتی ہوئی ٹارزن کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ وہ جنگلی گینڈے کی طرح ٹارزن کی طرف دوڑی چلی آ رہی تھی۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر ٹارزن نے فوراً اس پر نیزہ تان لیا۔ دوسرے لمحے ٹارزن نے نیزہ پوری قوت سے اس پر کھینچ مارا۔ نیزہ برق رفتاری سے اڑتا ہوا خونخوار مخلوق کی طرف بڑھا اور سیدھا اس کے سر سے جا ٹکرایا۔ مگر اس نیزے کا خونخوار مخلوق پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ نیزہ مخلوق کے سر سے ٹکرا کر یوں اچٹ کر دوسری طرف جا گرا تھا۔ جیسے وہ اس زندہ مخلوق کے بجائے کسی ٹھوس پتھر سے ٹکرایا ہو۔ مخلوق نے ایک بار پھر دہاڑ ماری اور اچھل کر دوڑتی ہوئی ٹارزن کی طرف بڑھنے لگی۔ پھر جیسے ہی وہ ٹارزن کے نزدیک پہنچی۔ ٹارزن نے یکلخت ایک اونچی چھلانگ لگائی اور خونخوار مخلوق بجلی کی سی تیزی سے بھاگتی ہوئی عین اس کے نیچے سے گزرتی چلی گئی۔

ٹارزن نے ہوا میں قلا بازی کھائی اور دوبارہ زمین

پر آ گیا۔ خونخوار مخلوق جو اپنی رو میں بھاگتی ہوئی کافی آگے نکل گئی تھی۔ آگے جا کر رکی اور پھر تیزی سے پلٹ کر ایک بار پھر ٹارزن کی طرف لپکی۔ اس بار ٹارزن نے تیزی سے دائیں طرف چھلانگ لگا دی تھی۔ اور مخلوق اس سے کچھ فاصلے سے اس کے قریب سے گزر گئی تھی۔ پھر وہ آگے جا کر رکی اور مڑ کر انتہائی غضبناک نظروں سے ٹارزن کو گھورنے لگی۔ وہ رک کر اب بار بار اپنی لمبی اور بھاری دم زمین پر مار رہی تھی۔ شاید اپنے حملوں کو ناکام دیکھ کر اس کے غیض و غضب میں اضافہ ہو گیا تھا۔

ٹارزن بھی ٹانگیں پھیلائے اس پر نظریں گاڑے کھڑا تھا۔ اس نے اچانک زیر جامے میں اڑسا ہوا اپنا خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ مخلوق ٹارزن کی طرف دیکھ کر لمبے لمبے اور نوکیلے دانت نکال کر نہایت خوفناک انداز میں غرا رہی تھی۔

''سردار۔ خونخوار مخلوق بے حد طاقتور اور خوفناک ہے۔ بچو اس سے۔'' ـــــ درخت پر موجود منکو نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر ٹارزن جیسے اس کی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔

اس کی نظریں بدستور خونخوار مخلوق پر جمی ہوئی تھیں۔ اب خونخوار مخلوق نے زمین پر دم مارنے کے ساتھ ساتھ اپنا اگلا ایک پیر اٹھا کر زمین پر مارنا شروع کر دیا تھا۔ پھر اس نے اچانک زور دار دھاڑی ماری۔ ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی۔

ٹارزن خنجر ہاتھ میں لئے اس کے نزدیک آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ اچھل کر مخلوق کی گردن پر سوار ہو جائے گا اور پھر وہ خنجر اس خونخوار مخلوق کی آنکھ میں مار دے گا۔ مخلوق کا جسم مگرمچھ کی کھال کی طرح بے حد سخت تھا لیکن اس کی آنکھیں اس کے جسم کا نازک حصہ تھیں۔ اس لیے اسے اندھا کر کے ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ خوفناک مخلوق بے تحاشہ بھاگتی ہوئی جیسے ہی ٹارزن کے قریب آئی۔ ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور خونخوار مخلوق کی گردن پر آیا ہی تھا کہ اچانک خونخوار مخلوق نے دم اٹھا کر اس کی کمر پر مار دی۔ ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کمر پر کسی نے درخت کا تنا مار دیا ہو۔ ٹارزن کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دور جا گرا۔

جہاں وہ گرا تھا وہاں گھنی جھاڑیاں تھیں۔ اگر ٹھوس زمین ہوتی تو یقیناً اس کی ہڈیاں چٹخ جاتیں۔ جیسے ہی وہ گرا خونخوار مخلوق بھاگتی ہوئی اس کے سر پر پہنچ گئی۔ اس مخلوق نے ٹارزن کو اپنے پاؤں تلے کچلنے کے لئے اپنے دونوں اگلے پاؤں اوپر اٹھائے اور پوری طاقت سے ٹارزن پر دے مارے مگر ٹارزن تکلیف میں ہونے کے باوجود بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل گیا اور مخلوق کے دونوں پاؤں ایک دھماکے سے عین اس جگہ پڑے جہاں ایک لمحہ قبل ٹارزن موجود تھا۔ اس مخلوق کے منہ سے خوفناک چنگھاڑ نکلی۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن کی طرف دوبارہ وہ خونخوار مخلوق مڑتی ٹارزن تیزی سے اٹھا اور ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

ٹارزن کو درخت پر چڑھتے دیکھ کر مخلوق منہ کھول کر زور زور سے دہاڑنے لگی۔ پھر وہ پیچھے ہٹنے لگی۔

''سردار۔ اس درخت سے کود جاؤ۔ ورنہ یہ درخت کو ٹکر مار کر تمہیں گرا دے گی۔'' ـــــ منکو نے چیختے ہوئے کہا۔ ٹارزن شاخوں پر اوپر ہی اوپر چڑھتا جا رہا تھا۔ پھر وہی ہوا خونخوار مخلوق نے کافی پیچھے ہٹ کر

اچانک دہاڑتے ہوئے درخت کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ اس نے درخت کی طرف آتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا تھا۔ دوسرے لمحے وہ درخت سے آ ٹکرائی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور تناور درخت دو ٹکڑے ہو کر گرتا چلا گیا۔ جیسے ہی خونخوار مخلوق نے درخت کو ٹکر ماری ٹارزن چھلانگ لگا کر فوراً دوسرے درخت پر چلا گیا۔ ٹارزن کو پھر بچتے دیکھ کر خونخوار مخلوق اور زیادہ غضبناک ہو گئی۔ وہ بار بار دم اور پیر اٹھا اٹھا کر زمین پر مار رہی تھی۔

''یہ مخلوق تو بے حد طاقتور لگتی ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے ساتھ والے درخت پر موجود منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ اس قدر طاقتور اور خوفناک جانور میں نے بھی پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے صرف ایک ٹکر سے جس طرح درخت کو دو حصوں میں تقسیم کر کے گرایا ہے اس سے صاف لگ رہا ہے کہ اس مخلوق میں جناتی طاقت ہے۔'' ـــــ منکو نے کہا۔ اسی لمحے خونخوار مخلوق پھر دوڑتی ہوئی آئی اور اس کی زور دار ٹکر ٹھیک اس درخت کے تنے پر پڑی جس پر ٹارزن موجود تھا۔ مگر

ٹارزن ایک بار پھر اگلے درخت پر کود گیا تھا۔ یہ درخت بھی ٹوٹ کر گر گیا تھا۔

''سردار بھاگو۔ ورنہ یہ مخلوق تو ٹکریں مار مار کر درخت گراتی رہے گی۔ لگتا ہے۔ یہ تمہاری جان کی دشمن بن گئی ہے۔ اب یہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک یہ تمہیں ہلاک نہ کر دے۔''____ منکو نے کہا۔

''اس کے تیور تو ایسے ہی لگتے ہیں۔''____ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یہ کوئی نیا جانور ہی ہے۔ شاید یہ کالے جنگلوں سے آیا ہے۔''____ ٹارزن نے کہا۔ خونخوار مخلوق کچھ فاصلے پر کھڑی انہیں سرخ سرخ آنکھوں سے گھور رہی تھی۔

''میں تو کہتا ہوں۔ نکل چلو یہاں سے۔ ورنہ تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔''____ منکو نے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ خونخوار مخلوق نے سر اٹھا کر ایک بار پھر نہایت بھیانک انداز میں چنگھاڑ ماری اور پھر مڑ کر

تیزی سے ایک طرف بھاگتی چلی گئی اور پھر دیکھتے ہی
دیکھتے وہ جھاڑیوں اور درختوں کے درمیان گم ہو گئی۔
''یہ تو بھاگ گئی ہے۔''ــــــ ٹارزن نے حیران ہو
کر کہا۔

''اس کے بھاگنے کا دکھ ہو رہا ہے تو جا کر بلا
لاؤں اسے۔''ــــــ منکو نے چڑ کر کہا۔

''ہاں جاؤ بلا لاؤ۔''ــــــ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''تم واقعی ڈھیٹ ہو سردار۔ اس خوفناک مخلوق کی
طاقتور دم کی ضرب کمر پر کھانے کے باوجود بھی مسکرا
رہے ہو۔ یہ واقعی تمہارا ہی حوصلہ ہے۔ اگر اس کی دم
مجھے پڑی ہوتی تو شاید میں ساری زندگی ہی نہ اٹھ
پاتا۔''ــــــ منکو نے کہا۔

''اب اپنی بات سے مت بدلو۔ ہمت کرو جاؤ بلا
کر لاؤ اسے۔''ــــــ ٹارزن نے کہا۔

''تم شاید میری ادھڑی ہوئی لاش دیکھنا چاہتے ہو۔''
منکو نے کہا۔

''ادھڑی ہوئی نہیں کچلی ہوئی۔ بلکہ پاپڑ بنی ہوئی۔
اس کے چاروں پیر ہاتھی کے پیروں سے بھی موٹے اور

وزنی ہیں۔ ایک بار تم اس کے کسی پیر کے نیچے آ گئے
تو تمہارا کچومر نکل جائے گا۔''ــــــ ٹارزن نے ہنستے
ہوئے کہا۔

''اچھا بس۔ اب زیادہ نہ ڈراؤ۔ تم جانتے ہو میں
ایک ننھا سا پیارا سا بندر ہوں۔ میرا دل بھی چھوٹا سا
ہے۔ ایسی ڈراؤنی باتیں سن کر خوف سے میرا پسینہ بہہ
نکلتا ہے۔''ــــــ منکو نے کہا اور ٹارزن ایک بار پھر
ہنس پڑا۔

''وہ خونخوار مخلوق تو بھاگ گئی ہے۔ اب آؤ۔ ایک
نظر انگولا قبیلے کو دیکھ لیں۔ دیکھیں تو سہی اس خونخوار
مخلوق نے وہاں کس قدر تباہی مچائی ہے۔''ــــــ ٹارزن
نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ
درختوں پر چھلانگیں لگاتے ہوئے انگولا قبیلے کی طرف
بڑھتے چلے گئے۔ انگولا قبیلے کا خوفناک منظر دیکھ کر
ٹارزن جیسے انسان کا بھی دل دہل گیا تھا۔ خونخوار مخلوق
واقعی بے حد وحشی اور خطرناک تھی۔ اس نے پورے
قبیلے کو روند کر رکھ دیا تھا۔ قبیلے کی تمام جھونپڑیاں ٹوٹ
پھوٹ چکی تھیں۔ جگہ جگہ قبیلے والوں کی ادھڑی ہوئی

اور کچلی ہوئی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔

''خدا کی پناہ۔ یہ خونخوار مخلوق تو درندوں سے بھی بڑھ گئی ہے۔ لگتا ہے الاسا کے سوا اس قبیلے کا کوئی وحشی زندہ نہیں چھوڑا ہے اس نے۔''____ منکو نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ قبیلے والے شاید اس خونخوار مخلوق کے خوف سے دور بھاگ گئے ہیں۔''____ ٹارزن نے کہا اور چھلانگ لگا کر درخت سے نیچے آ گیا۔ منکو بھی ڈرتے ڈرتے درخت سے نیچے اتر آیا تھا۔ ٹارزن قبیلے کی طرف جا رہا تھا۔ منکو خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ چل رہا تھا جیسے اسے ڈر ہو کہ اچانک خونخوار مخلوق واپس آ کر اس پر حملہ نہ کر دے۔

ٹارزن نے سارے قبیلے کا چکر لگایا۔ وہاں بیسیوں وحشیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ جگہ جگہ تیر، نیزے اور کلہاڑے بھی گرے ہوئے تھے۔ شاید قبیلے والوں نے خونخوار مخلوق کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی مگر موٹی کھال والی خونخوار مخلوق پر ان کے تیر تلواروں کا کچھ اثر

نہیں ہوا تھا۔

''تمہیں ڈر لگ رہا ہے۔''____ ٹارزن نے منکو کو ڈرتے دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں سردار۔ خونخوار مخلوق کی درندگی سے میرا رواں رواں لرز رہا ہے۔''____ منکو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اچھا۔ تم درختوں پر سے ہوتے ہوئے اس طرف جاؤ جس طرف خونخوار مخلوق گئی تھی۔ دیکھو وہ کہاں ہے۔''____ ٹارزن نے کہا اور منکو کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

''اس خونخوار مخلوق نے اگر مجھ پر سچ مچ حملہ کر دیا تو۔''____ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ درختوں سے ہوتے ہوئے اس کے پیچھے جاؤ۔ ویسے بھی وہ مخلوق جانوروں کی کم اور انسانوں کی زیادہ دشمن لگتی ہے۔ یہاں دور دور تک کسی جانور کی ایک بھی لاش نہیں ہے۔ ساری لاشیں صرف انسانوں کی ہی ہیں۔''____ ٹارزن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار۔ اگر تم مجھے ہی قربانی کا بکرا بنانے پر خوش ہو تو میں چلا جاتا ہوں۔" ——— منکو نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"قربانی کا بکرا نہیں۔ تم قربانی کے بندر ہو۔" ٹارزن نے ہنس کر کہا۔

"جو بھی ہے۔ قربانی تو مجھے ہی دینی پڑے گی۔" منکو نے کہا اور پھر وہ دوڑ کر جھاڑیوں اور درختوں کے پیچھے بھاگتا چلا گیا۔ منکو کے جانے کے بعد ٹارزن ایک بار پھر قبیلے میں گھومنے پھرنے لگا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ شاید اسے قبیلے میں کوئی زخمی مل جائے تو وہ اس کی مدد کر سکے۔ مگر وہاں کوئی زندہ انسان نہیں تھا۔ ٹارزن اس خونخوار مخلوق کے بارے میں مسلسل سوچ رہا تھا۔ خونخوار مخلوق کی بے انتہا طاقت نے اسے واقعی حیرت میں ڈال دیا تھا۔ اس نے خونخوار مخلوق پر پوری قوت سے نیزہ پھینکا تھا۔ اگر اس خونخوار مخلوق کی جگہ طاقتور گینڈا بھی ہوتا تو نیزہ اس کے سر میں گھس جاتا۔ لیکن اس خونخوار مخلوق سے ٹکرانے کے بعد نیزہ جس طرح سے اچٹ گیا تھا اور ایسی آواز سنائی دی تھی جیسے

خونخوار مخلوق کا جسم فولاد کا بنا ہوا ہو یا ٹارزن کا نیزہ کسی پتھریلی چٹان سے ٹکرا گیا ہو۔ اس سے ٹارزن کو صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ اس خونخوار مخلوق کا جسم فولاد کی طرح سخت اور چٹانوں کی طرح ٹھوس ہے۔ اور پھر اس مخلوق نے دم سے ٹارزن پر حملہ بھی کیا تھا۔ جس کی تکلیف ٹارزن ابھی تک محسوس کر رہا تھا۔

نیزے کے وار کے ناکام ہونے کا مطلب تھا کہ اس خونخوار مخلوق کو کسی ہتھیار سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بس اب اس خونخوار مخلوق کی آنکھوں پر ہی وار کرنا باقی تھا۔ لیکن وہ اچانک مڑ کر نہ جانے کیوں وہاں سے بھاگ گئی تھی۔

سارے قبیلے کا چکر لگا کر ٹارزن واپس اس جگہ آ گیا جہاں اس نے خونخوار مخلوق کا مقابلہ کیا تھا۔ اس نے اپنا خنجر اٹھا کر اپنے زیر جامے میں اڑسا اور پھر آگے پڑا ہوا اپنا نیزہ بھی اٹھا لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد منکو واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی تھی۔

"کیا بات ہے۔" ——— ٹارزن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے دور نزدیک ہر طرف دیکھ لیا ہے سردار۔ مگر وہ خونخوار مخلوق مجھے کہیں دکھائی نہیں دی۔''۔۔۔۔منکو نے کہا۔

''کہیں دکھائی نہیں دی۔ کیا مطلب۔ کہاں چلی گئی ہے وہ۔''۔۔۔۔ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

''جنگل میں اس کے قدموں کے نشانات تھے۔ میں ان نشانوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اس خونخوار درندے کے پاؤں کے نشان سیاہ جنگل کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ سیاہ جنگل میں چلا گیا ہے۔''۔۔۔۔منکو نے کہا۔

''تو میرا اندازہ ٹھیک تھا۔ وہ درندہ سیاہ جنگلوں سے ہی آیا تھا۔''۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''ہاں سردار۔ سیاہ جنگل ایسی ہی خوفناک مخلوقوں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ وہاں واپس چلا گیا ہے۔''۔۔۔۔منکو نے اثبات میں سرہلا کر کہا۔

''راستے میں تمہیں کسی جانور کی لاش تو نہیں ملی۔'' ٹارزن نے پوچھا۔

''نہیں سردار۔ جس راستے پر میں گیا تھا اس طرف

نہ ہی کسی انسان کی لاش ہے اور نہ کسی جانور کی۔'' منکو نے کہا۔

''حیرت ہے۔ کیا خونخوار مخلوق سیاہ جنگل سے صرف انگولا قبیلے والوں کو ہی ہلاک کرنے آئی تھی۔'' ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''قبیلے کی تباہی اور ہر طرف بکھری ہوئی لاشیں دیکھ کر تو یہی لگتا ہے جیسے وہ مخلوق واقعی اسی قبیلے کو ختم کرنے کے لئے ہی آئی تھی اور پھر وہ کسی اور طرف جانے کے بجائے واپس چلی گئی ہے۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''مگر اس مخلوق نے انگولا قبیلے کو ہی کیوں تباہ کیا ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''ہو سکتا ہے انگولا قبیلے کے کسی وحشی نے اس کی دم پر پاؤں رکھ دیا ہو اور وہ مخلوق اپنی بے عزتی کا بدلہ پورے قبیلے سے لینے آگئی ہو۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''میں مذاق نہیں کر رہا۔'' ـــــ ٹارزن نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو میں نے کب کہا ہے کہ تم مذاق کر رہے ہو۔''

منکو نے کہا اور ٹارزن اسے گھور کر رہ گیا۔

''سوچو منکو۔ ایک عجیب الخلقت مخلوق کا اس طرف آنا اور پھر انگولا قبیلے کو مکمل طور پر تباہ کرنا اور وحشیوں کو اس قدر درندگی سے ہلاک کرنا تمہیں عجیب نہیں لگتا۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ تم انسان ہو۔ سوچنے سمجھنے والا دماغ تمہارے پاس ہے سردار۔ میں تو ایک بندر ہوں اور بندروں کے دماغ تم انسانوں جیسے نہیں ہوتے جو اس قدر باریکی سے سوچ سکیں۔'' ـــــ منکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارے دماغ میں تو بھس بھرا ہوا ہے۔ تم واقعی کیسے سوچ سکتے ہو۔'' ـــــ ٹارزن نے جھلا کر کہا اور پھر وہ واقعی اس نقطے پر غور کرنے لگا کہ خونخوار مخلوق آخر سیاہ جنگلوں سے صرف انگولا قبیلے کو ہی کیوں تباہ کرنے کے لئے آئی تھی۔ وہ ان سیاہ جنگلوں میں کئی بار جا چکا تھا مگر اس نے اس قدر طاقتور اور خونخوار مخلوق وہاں پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

''کہیں ایسا تو نہیں اس خونخوار مخلوق کو کسی نے خاص

طور پر انگولا قبیلے کو تباہ کرنے کے لئے ہی بھیجا ہو۔'' منکو نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بالکل ایسا ہو سکتا ہے۔ سیاہ جنگلوں میں پراسرار علوم کے ماہر وحشی قبیلے موجود ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے کسی قبیلے کے جادوگر نے ہی اس مخلوق کو یہاں بھیجا ہو۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''لیکن سردار۔ یہاں بھی تو یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی کو انگولا قبیلے کو تباہ کرانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ بھی سارے قبیلے کو۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لگتا ہے ہمیں اس بات کا پتہ لگانے کے لئے سیاہ جنگلوں میں ہی جانا پڑے گا۔'' ٹارزن نے سوچتے ہوئے کہا تو منکو بوکھلا کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''سیاہ جنگلوں میں۔ مگر سردار۔'' ـــــ منکو نے کہنا چاہا۔

''نہیں منکو۔ اس خونخوار مخلوق نے میرے جنگلوں میں

آ کر تباہی مچائی ہے اور میرے جنگلوں کا ایک قبیلہ مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ میں ان جنگلوں کا سردار ہوں اس لئے یہ میرا فرض ہے کہ میں اس خونخوار مخلوق سے ان قبیلے والوں کی ہلاکت کا بدلہ لوں۔ اگر یہ کام صرف اسی مخلوق کا ہے تو مجھے سیاہ جنگلوں میں جا کر اسے تلاش کر کے ہر حال میں اسے ہلاک کرنا پڑے گا۔ ورنہ وہ پھر یہاں آ سکتی ہے اور اگر اسے جلد سے جلد ہلاک نہ کیا گیا تو وہ میرے جنگلوں کے دوسرے قبیلوں کا بھی ایسا ہی حشر کر سکتی ہے جیسا اس نے انگولا قبیلے والوں کا کیا ہے۔ اور اگر اس خونخوار مخلوق کو سیاہ جنگلوں کے کسی جادوگر نے بھیجا ہے تو مجھے اس کا بھی پتہ لگانا پڑے گا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔ اس جادوگر کی انگولا قبیلے والوں سے کیا دشمنی تھی۔'' ٹارزن نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو سردار۔ مگر سیاہ جنگلوں میں جانا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ سیاہ جنگلوں میں قدم قدم پر موت ہے۔ تمہاری ذرا سی غلطی تمہیں موت کے منہ میں لے جا سکتی ہے۔'' ـــــ منکو نے تشویش بھرے

لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں اور مجھے ان خطروں سے نپٹنا بھی آتا ہے۔ تم میری فکر مت کرو۔''____ ٹارزن نے کہا۔

''اس سے تو بہتر یہ ہے کہ تم سیاہ جنگلوں میں کسی سیاہ شیر کو بھیج دو۔ شیر سیاہ جنگلوں کے خطروں سے بھی بچ سکتا ہے اور اس پر کوئی جادوگر جادوئی وار بھی نہیں کر سکتا۔ وہ آسانی سے سارے سیاہ جنگلوں میں جا کر معلومات حاصل کر سکتا ہے۔''____ منکو نے ٹارزن کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اور اگر سیاہ شیر کچھ معلوم نہ کر سکا تو۔''____ منکو کی بات سن کر ٹارزن نے کہا۔

''تو پھر تم خود چلے جانا۔''____ منکو نے کہا۔

''اس دوران اگر خونخوار مخلوق کسی دوسرے قبیلے پر حملہ کرنے کے لئے آ گئی تو۔''____ ٹارزن نے کہا۔

''اگر تمہیں ایسا خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو پھر تمہارا یہاں رکنا اور زیادہ ضروری ہے سردار۔ تمہارے علاوہ اس خونخوار مخلوق سے کسی قبیلے کو کوئی دوسرا نہیں بچا سکتا۔''____ منکو نے کہا۔

''یہ بات بھی ہے۔ ٹھیک ہے تم ماکو اور جاکو شیر کو بلا لاؤ۔ میں ان دونوں سیاہ شیروں کو سیاہ جنگلوں میں بھیجوں گا تاکہ وہ جلد سے جلد اس خونخوار مخلوق کی حقیقت معلوم کر کے آئیں۔''____ ٹارزن نے کہا تو منکو کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی جا کر جاکو اور ماکو شیروں کو بلا لاتا ہوں۔''____ منکو نے کہا۔

''کالو شیر، مکھنا ہاتھی اور ببلون بن مانس کو بھی بلا لانا تاکہ میں تینوں کو سیاہ جنگلوں کی نگرانی کی ہدایات دے سکوں۔ ہو سکتا ہے خونخوار مخلوق دوبارہ ہمارے جنگلوں کا رخ کرے تو مجھے بر وقت اس کے بارے میں معلوم ہو جائے۔''____ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں لاگورا قبیلے والوں کی طرف جا رہا ہوں تاکہ ان کی مدد سے انگولا قبیلے والوں کی لاشیں اٹھوا کر انہیں دفن کرا سکوں۔ اگر میں تمہیں یہاں نہ ملا تو تم لاگورا قبیلے میں ہی آ جانا۔''____ ٹارزن نے کہا تو منکو سر ہلا کر تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ ٹارزن نے

ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ لاگورا قبیلے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے سوچ و فکر کے تاثرات تھے اور اس کی آنکھوں میں بھی غم جھلکتا دکھائی دے رہا تھا جو ظاہر ہے انگولا قبیلے کی ہولناک تباہی کی وجہ سے تھا۔

سیاہ جنگل کے شمال میں درختوں کا ایک بڑا سا جھنڈ تھا جہاں ایک بڑی سی جھونپڑی بنی ہوئی تھی۔ سیاہ جنگلوں میں چونکہ ہر وقت تاریکی کا راج رہتا تھا اس لئے درختوں کے جھنڈ میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ البتہ جھونپڑی کے اندر ایک بڑی سی مشعل جل رہی تھی۔ جس کی روشنی صرف جھونپڑی کے اندر تک ہی محدود تھی۔ جھونپڑی سے ذرا سی بھی روشنی باہر نہیں نکل رہی تھی۔

جھونپڑی کے درمیان میں سرخ رنگ کا ایک کپڑا بچھا ہوا تھا جس پر ایک سیاہ فام بوڑھا وحشی آلتی پالتی مارے اور آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔ اس وحشی کا سر گنجا

تھا البتہ اس کی داڑھی مونچھیں بے حد بڑی بڑی تھیں۔ اس کی داڑھی اس کی ناف تک آ رہی تھی جو بالکل سفید تھی۔ اس کی سفید بھنویں بھی گھنی تھیں۔ اس بوڑھے سیاہ فام نے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے۔

بوڑھے کے سامنے ایک بڑی سی انسانی کھوپڑی رکھی ہوئی تھی جس پر ایک مٹی کا دیا جل رہا تھا۔ دیئے کی لو ایک جگہ ٹھہری ہوئی تھی۔

کھوپڑی کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس کی ناک اور آنکھوں کے سوراخ بڑے اور سرخ سرخ سے تھے۔ اسی لمحے اسے تیز چنگھاڑ کی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے جھونپڑی کے باہر کوئی اژدہا چنگھاڑا ہو۔ چنگھاڑ کی آواز سن کر بوڑھے نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

''کون۔''...... بوڑھے نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

''میں آپ کا غلام بوقان ہوں آقا۔''...... باہر سے پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ بوقان۔ ٹھیک ہے آ جاؤ اندر۔''...... بوڑھے

نے کہا۔ اسی لمحے تیز زناٹے دار آواز سنائی دی اور اچانک دروازے سے دھویں کا مرغولہ سا اڑتا ہوا اندر آ گیا۔ دھواں بوڑھے کے سامنے ایک جگہ جمع ہوا۔ دوسرے لمحے اس دھویں نے ایک سیاہ فام انسان کا روپ دھارنا شروع کر دیا۔ سیاہ فام انسان کی شکل بے حد بھیانک تھی۔ اس کا سر گنجا، آنکھیں بڑی اور گول تھیں۔ اس سیاہ فام نے سرخ رنگ کا زیر جامہ پہن رکھا تھا۔ نمودار ہوتے ہی وہ بوڑھے کے سامنے جھک گیا۔

''بولو۔ کیوں آئے ہو۔''...... بوڑھے نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ میں نے شولاکی کو تلاش کر لیا ہے۔''...... سیاہ فام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ بہت خوب۔ کہاں ہے وہ۔ کہاں ہے شولاکی۔''...... اس کی بات سن کر بوڑھے نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے آقا۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔''...... بوقان نے

اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ۔ وہ وہاں کیا کر رہا ہے۔ تم اسے لائے کیوں نہیں۔ اگر تم نے اسے دیکھ لیا تھا تو تم اسے فوراً پکڑ کر یہاں لے آتے۔''____بوڑھے نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

''بوقان آقا سے معافی چاہتا ہے۔ بوقان سب کچھ کر سکتا ہے مگر بوقان شولاکی کو قابو میں نہیں کر سکتا۔ شولاکی کے سر پر روشنی کی دنیا کے ایک بڑے رشی کا ہاتھ ہے اور اس رشی کی طاقتوں کی وجہ سے میں تو کیا کوئی بھی شیطانی ذریت شولاکی کے نزدیک نہیں جا سکتی۔ جو بھی شیطانی ذریت شولاکی کے نزدیک جائے گی وہ فوراً جل کر راکھ ہو جائے گی۔''____بوقان نے کہا۔

''اوہ۔ کیا وہ رشی اتنا طاقتور ہے۔''____بوڑھے نے پوچھا۔

''ہاں آقا۔ اس کی طاقتیں لامحدود ہیں۔''____بوقان نے کہا۔

''کیا تم اس رشی کو جانتے ہو۔ کون ہے وہ۔ کہاں
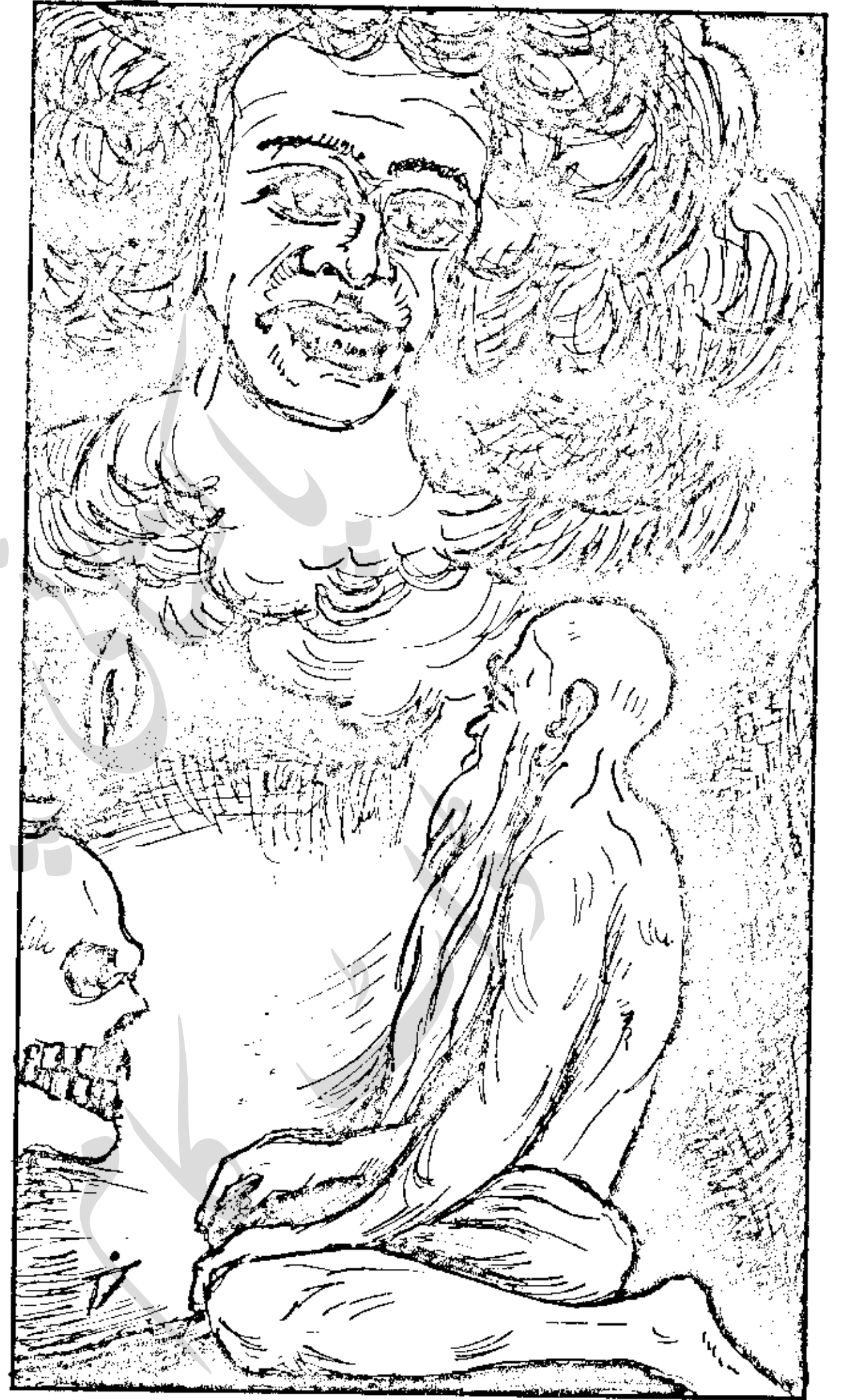
رہتا ہے اور اسے کس طرح سے شولاکی سے دور کیا جا سکتا ہے۔'' ــــــ بوڑھے نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''نہیں آقا۔ اس رشی کے بارے میں شیطانی ذریات نہیں جان سکتیں۔ البتہ شولاکی کو اس سے دور کرنے اور یہاں لانے کے لیے ایک راستہ ہے۔'' ــــــ بوقان نے کہا۔

''کون سا راستہ۔ جلدی بتاؤ۔'' ــــــ بوڑھے نے کہا۔

''اگر شولاکی کسی طرح سیاہ جنگلوں میں خود آجائے تب اس کے سر پر سے اس رشی کا ہاتھ ہٹ جائے گا اور پھر شولاکی کو کوئی بھی ذریت قابو کر کے آپ کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔'' ــــــ بوقان نے کہا۔

''مگر وہ خود سیاہ جنگلوں میں کیسے آئے گا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔'' ــــــ بوڑھے نے حیران ہو کر کہا۔

''اس کا بھی ایک طریقہ ہے آقا۔ اگر آپ بوقان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کریں تو شولاکی خود ہی ان سیاہ جنگلوں میں آنے پر مجبور ہو جائے گا۔'' بوقان

نے کہا۔

''کیسے۔ کیا ہے وہ طریقہ۔'' ــــــ بوڑھے نے کہا۔

''شولاکی جنگلوں کا بادشاہ ہے۔ جنگل کے تمام انسان اور جانور اس کے دوست ہیں۔ وہ ان کا بہت خیال رکھتا ہے۔ اسی طرح جنگل کے باسی بھی اس کے بے حد خیر خواہ ہیں۔ شولاکی کے جنگل میں اگر کوئی انسانی قبیلوں اور جانوروں کو نقصان پہنچائے تو شولاکی ان کا دشمن بن جاتا ہے۔ وہ ظلم کے خلاف لڑتا ہے۔ ظالم کا پیچھا اس وقت نہیں چھوڑتا جب تک وہ اسے انجام تک نہ پہنچا دے۔ اس لیے اگر آقا شولاکی کے جنگلوں میں اپنی طاقتوں سے انسانی قبیلوں کا نقصان کر دے تو شولاکی کو بے حد غصہ آجائے گا۔ اسے جب اس بات کا پتہ چلے گا کہ یہ سب آپ نے کیا ہے تو وہ آپ سے انتقام لینے یہاں ضرور آئے گا۔ سیاہ جنگلوں میں داخل ہوتے ہی روشنی کی طاقتیں اس سے دور ہٹ جائیں گی۔ پھر اس پر قابو پانا کچھ مشکل نہیں ہو گا۔'' بوقان کہتا چلا گیا۔

''بہت خوب۔ یہ واقعی اچھا طریقہ ہے شولاکی کو

یہاں لانے کا۔''_____بوڑھے نے خوش ہو کر کہا۔

''آقا۔ آپ ایک جادوئی مخلوق شولاکی کے جنگلوں میں بھیج دیں۔ جادوئی مخلوق اس کے جنگلوں میں جا کر کسی انسانی قبیلے پر حملہ کرے اور سارے قبیلے کو تباہ و برباد کر دے۔ شولاکی کے آنے تک جادوئی مخلوق وہاں رکی رہے اور جب شولاکی اس کے سامنے آئے تو جادوئی مخلوق واپس اس سیاہ جنگلوں کی طرف آ جائے۔ اس طرح شولاکی اس کے پیچھے سیاہ جنگلوں میں آ جائے گا۔''_____بوقان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارا یہ مشورہ بے حد پسند آیا ہے۔ میں ابھی ایک جادوئی مخلوق کو بناتا ہوں اور اسے شولاکی کے جنگلوں میں بھیج دیتا ہوں۔ تم ایسا کرو اس مخلوق کے ساتھ تم بھی وہیں چلے جاؤ۔ جادوئی مخلوق کو شولاکی کے بارے میں علم نہیں ہو گا۔ جب شولاکی جادوئی مخلوق کے سامنے آئے تو جادوئی مخلوق کو اس پر حملہ کرنے سے روک دینا۔ ایسا نہ ہو قبیلے والوں کے ساتھ جادوئی مخلوق شولاکی پر بھی حملہ کر کے اسے ہلاک کر دے۔ مجھے شولاکی چاہیے اور وہ بھی زندہ۔''بوڑھے

نے کہا۔

''جو حکم آقا۔ بوقان آقا کے ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔''_____بوقان نے سر جھکا کر کہا۔

''اب تم باہر جاؤ۔ میں ابھی جادوئی مخلوق کو باہر بھیج دیتا ہوں۔''_____بوڑھے نے کہا تو بوقان نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ اس کے سامنے جھکا اور پھر فوراً دھویں میں تبدیل ہو گیا۔ دوسرے لمحے سیاہ دھواں لہریں لیتا ہوا تیزی کے ساتھ جھونپڑی سے باہر نکلتا چلا گیا۔ بوقان کے جانے کے بعد بوڑھے نے اپنا ایک ہاتھ اوپر اٹھا کر کوئی منتر پڑھا تو اچانک اس کے خالی ہاتھ میں گیلی مٹی آ گئی۔

گیلی مٹی سخت اور مسلی ہوئی تھی۔ جیسے ہی مٹی اس کے ہاتھ میں آئی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ پھر اس نے مٹی زمین پر رکھی اور پھر مٹی کا تھوڑا سا حصہ لے کر دونوں ہاتھوں سے اسے مسلنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے کسی ماہر کمہار کی طرح چل رہے تھے۔ وہ مٹی کی چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر انگلیوں سے انہیں عجیب عجیب شکلیں دے کر ایک دوسرے سے جوڑتا
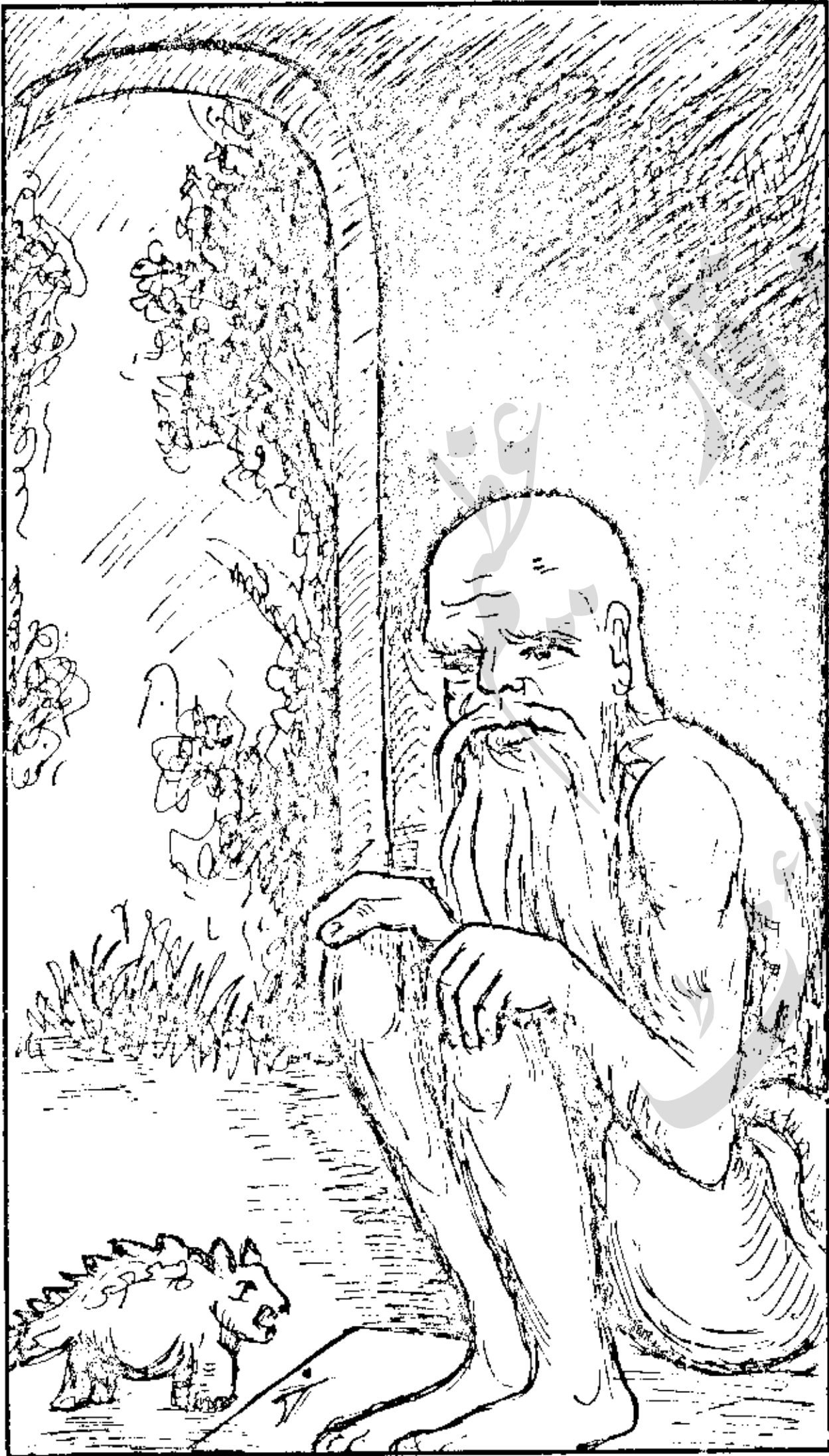
جا رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے سامنے مٹی کا بنا ہوا ایک عجیب و غریب کھلونا تھا۔ اس کھلونے کا سر شیر جیسا تھا جسم ہاتھی کا اور اس کی دم کسی مگرمچھ کی دم جیسی تھی۔ مٹی کی بنی اس بھیانک مخلوق کو بوڑھے نے سامنے رکھا اور پھر وہ آنکھیں بند کر کے کچھ بڑبڑانے لگا۔ تھوڑی دیر تک وہ اسی طرح منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول کر مٹی کی بنی ہوئی بھیانک مخلوق کی مورتی پر پھونک ماری تو اچانک ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور مٹی کے اس کھلونے کے گرد دھواں سا پھیل گیا۔ پھر اس دھویں میں چنگاریاں سی چمکیں اور پھر اچانک دھواں غائب ہو گیا اور اب زمین پر مٹی کے کھلونے کی جگہ ایک چھوٹا سا عجیب و غریب جانور تڑپ رہا تھا۔

''جاؤ۔ باہر بوقان موجود ہے۔ جو وہ حکم دے اس کے حکم پر عمل کرو''۔۔۔۔۔۔ بوڑھے نے اس چھوٹے سے بھیانک جانور سے مخاطب ہو کر بے حد کڑکدار لہجے میں کہا۔ اس کی بات سنتے ہی جانور تڑپا اور پھر اچھل کر وہ مڑا اور ریت پر بھاگنے والی کسی چھپکلی کی طرح تیزی

سے دوڑتا ہوا جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ جھونپڑی سے باہر نکلتے ہی وہ ہاتھی سے بھی بڑا ہوتا چلا گیا تھا۔

''بس۔ ایک بار شولاکی میرے ہاتھ لگ جائے پھر میرے سارے کام آسان ہو جائیں گے۔ مجھے یہاں ہر صورت کامیابی حاصل کرنی ہے اور مجھے کامیابی صرف شولاکی ہی دلا سکتا ہے۔ صرف شولاکی۔''_____ مٹی کی مخلوق کے باہر جانے کے بعد بوڑھے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اسے کوئی خیال آیا۔

''الاگا۔ زندہ ہو جاؤ۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔'' بوڑھے نے سامنے رکھی کھوپڑی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے کوئی منتر پڑھ کر کھوپڑی پر پھونک ماری تو کھوپڑی کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کی آنکھوں کی سرخ روشنی اور زیادہ بڑھ گئی۔ دوسرے لمحے کھوپڑی حرکت میں آئی اور زمین سے اوپر اٹھ کر بوڑھے کے عین چہرے کے سامنے معلق ہو گئی۔

''بولو۔ سردار شاموگا۔ کیوں زندہ کیا ہے مجھے۔'' کھوپڑی کے منہ سے خرخراتی ہوئی بھیانک آواز نکلی۔

''بوقان نے شولاکی کو ڈھونڈ لیا ہے الاگا۔ شولاکی یہاں سے تھوڑی دور جنگلوں میں ہے۔''_____ بوڑھے شاموگا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جانتا ہوں۔ سب معلوم ہے مجھے۔''_____ کھوپڑی کے منہ سے آواز سنائی دی۔

''میں نے بوقان کو اس کے جنگلوں میں بھیج دیا ہے۔ بہت جلد وہ شولاکی کو سیاہ جنگلوں میں لے آئے گا۔''_____ شاموگا نے کہا۔

''یہ بھی معلوم ہے مجھے۔''_____ کھوپڑی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''اب مجھے بتاؤ الاگا۔ اب مجھے کیا کرنا ہے۔ کیا بوقان نے اسی شولاکی کو ڈھونڈا ہے جس کے بارے میں تم نے مجھے بتایا تھا۔''_____ شاموگا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ وہی ہے۔''_____ کھوپڑی نے مختصر سا جواب دیا۔

''اوہ۔ بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ شولاکی یہاں آجائے تو وہ میری مدد کرے گا اور میں جو چاہتا ہوں وہ مجھے سرخ غار سے لا کر دے سکتا ہے۔''

شاموگا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ شولاکی کا اصل نام ٹارزن ہے۔ وہ جنگلوں کا بادشاہ اور بہت بہادر انسان ہے۔ وہ سرخ غار میں بھی جانے کی ہمت کر سکتا ہے اور سرخ غار سے تمہارے لئے کالا ہیرا بھی لا سکتا ہے جس کی مدد سے تم پھر سے طاقتور اور جوان آدمی بن جاؤ گے۔ تمہاری طاقتوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔ اس کالے ہیرے کی مدد سے تم پوری دنیا کے جنگلوں کے جانوروں کو اپنا غلام بنا سکتے ہو۔''______ کھوپڑی نے کہا۔

''میں یہی چاہتا ہوں الاگا۔ میں دنیا کے تمام جنگلوں کے جانوروں کا سب سے بڑا سردار بننا چاہتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میں پھر سے جوان اور طاقتور بن جاؤں۔ بڑے سے بڑا اور خوفناک سے خوفناک درندہ بھی میرے سامنے سر نہ اٹھا سکے۔ میں چاہوں تو بڑے سے بڑے خونی جانور کے بھی چند لمحوں میں خالی ہاتھوں سے سینکڑوں ٹکڑے کر دوں۔''______شاموگا نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ کالا ہیرا ہاتھ میں آتے ہی تمہاری ساری خواہشیں پوری ہو جائیں گی۔''______ کھوپڑی نے کہا۔ جس کا نام الاگا تھا۔

''اوہ۔ یہ تو میرے لئے بے حد خوشی کی بات ہے۔ میں بے حد خوش ہوں۔''______شاموگا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک بات یاد رکھنا شاموگا۔''______ کھوپڑی نے کہا۔

''کون سی بات۔''______بوڑھے شاموگا نے چونک کر کہا۔

''ٹارزن جب تک اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے سرخ غار میں جانے کی ہامی نہ بھر لے۔ اس وقت تک تم اسے سرخ غار کے نزدیک بھی مت لے جانا۔ تم اگر ٹارزن کی مدد سے سرخ غار کا کالا ہیرا حاصل کرنا چاہتے ہو تو ٹارزن کو اس بات کے لئے رضا مند کرو کہ وہ اپنی مرضی سے اور اپنی خوشی سے سرخ غار میں جائے اور وہاں سے کالا ہیرا لا کر تمہارے حوالے کر دے۔ ورنہ سرخ غار کا کالا ہیرا تمہارے لئے محض ایک

پتھر بن کر رہ جائے گا جو تمہاری کوئی بھی خواہش پوری نہیں کرے گا۔'' ـــــ کھوپڑی نے کہا۔

''اوہ۔ مگر وہ تو شیطانی غار ہے اور غار میں موجود کالا ہیرا بھی شیطانی آنکھ کا آنسو ہے جو سوکھ کر کالے ہیرے کا روپ دھار چکا ہے۔ اگر ٹارزن کو یہ معلوم ہو گیا کہ وہ ایک شیطانی کام کرنے جا رہا ہے تو کیا وہ اس بات کو آسانی سے قبول کر لے گا۔ کیا وہ غار سے کالا ہیرا لا کر مجھے دے دے گا۔'' ـــــ شاموگا نے قدرے پریشان ہو کر کہا۔

''وہ روشنی کی دنیا پر یقین رکھنے والا انسان ہے شاموگا۔ سیاہ جنگل میں آ کر اس کے سر پر کسی رشی کا ہاتھ تو نہیں رہے گا۔ مگر وہ بے حد ذہین آدمی ہے۔ شیطان اور شیطانی کاموں سے وہ بے حد نفرت کرتا ہے۔ ان جنگلوں میں آ کر اس کا ذہن اسی طرح کام کرے گا جیسے اب کر رہا ہے۔'' ـــــ الاگا نے کہا۔

''اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ سب کچھ جان کر کیا وہ میرے لئے سرخ غار سے کالا ہیرا لائے گا۔'' شاموگا نے کہا۔

''تم چاہو تو اس سے شیطانی سرخ غار اور کالے ہیرے کی اصلیت چھپا سکتے ہو۔ اس کا ایک آسان طریقہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ذرا قریب آؤ۔'' الاگا نے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو بھلا اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔'' ـــــ شاموگا نے خوش ہو کر الاگا کے قریب ہوتے ہوئے کہا اور الاگا اسے ٹارزن کو اس کے جال میں پھنسانے کا طریقہ بتانے لگا۔ جسے سنتے ہی بوڑھے شاموگا کی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھتی جا رہی تھی۔

لاگورا قبیلے میں جا کر ٹارزن سردار مناٹا سے ملا۔ سردار مناٹا اور قبیلے والے بڑے سردار کو اپنے قبیلے میں دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ ٹارزن نے سردار مناٹا کو انگولا قبیلے کی تباہی کا سارا واقعہ کہہ سنایا۔ انگولا قبیلے کی تباہی کا سن کر سردار مناٹا کو بھی بے حد افسوس ہوا تھا۔

ٹارزن نے سردار مناٹا سے کہا کہ وہ اپنے قبیلے والوں کو بھیج کر انگولا قبیلے کے وحشیوں کی لاشیں اٹھوا دے تاکہ جنگلی جانور ان لاشوں کی بے حرمتی نہ کر سکیں۔ ٹارزن جنگل کے جانوروں کو تو ایسا کرنے سے روک سکتا تھا مگر ان جنگلوں میں گدھوں کی بھی کمی نہیں تھی۔ وہ بھلا ٹارزن کے احکام کہاں مانتے تھے۔ اور

پھر ان لاشوں کو کھانے کے لئے وہاں ہزاروں گدھ بھی جمع ہو سکتے تھے۔ اس لئے ٹارزن ان گدھوں سے لاشوں کو بچانے کے لئے جلد سے جلد ان لاشوں کو ٹھکانے لگا دینا چاہتا تھا۔ ٹارزن کی بات مان کر سردار مناٹا نے اپنے بے شمار ساتھیوں کو تباہ شدہ انگولا قبیلے کی طرف بھیج دیا۔

ٹارزن نے منکو کو چونکہ وہیں آنے کے لئے کہا تھا اس لئے وہ سردار مناٹا کے پاس ہی رک گیا تھا۔

”حیرت ہے جس مخلوق کے بارے میں تم نے بتایا ہے میں نے بھی اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔ اگر وہ واقعی سیاہ جنگلوں کی مخلوق ہے تو وہ واقعی بے حد بھیانک ہو گی۔ جس طرح اس خونخوار مخلوق نے سارے انگولا قبیلے کو تباہ کر دیا ہے۔ اس طرح تو وہ اچانک کسی بھی اور قبیلے میں آ کر حملہ کر سکتی ہے۔ تم یہ بھی بتا رہے ہو کہ اس خونخوار مخلوق پر کوئی ہتھیار بھی اثر نہیں کرتا۔ اگر اس خونخوار مخلوق نے ہمارے قبیلے یا جنگل کے دوسرے قبیلوں پر حملہ کر دیا تو ہم اس سے اپنا بچاؤ کیسے کریں گے بڑے سردار“ ——— سردار مناٹا

نے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ دونوں جھونپڑی کے باہر بڑے بڑے پتھروں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

''اسی بات سے میں بھی پریشان ہوں۔ میں خود یہ سوچ سوچ کر حیران ہو رہا ہوں کہ آخر اس مخلوق پر کوئی ہتھیار اثر کیوں نہیں کرتا۔ اسے ہلاک کرنے کے لئے میں سیاہ جنگلوں میں بھی جانے کو تیار ہوں۔ مگر اس کے لئے مجھے سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہو گا کہ اس بھیانک اور خونخوار مخلوق کو کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ وہ خونخوار مخلوق سیاہ جنگلوں میں اکیلی ہی ہے یا وہاں اس جیسی اور بھی ہیں۔ اگر وہاں ایسی اور بھی ہیں تو مجھے ان سب کو ہلاک کرنا ہوگا۔ ورنہ ایک کے بعد ایک مخلوق یہاں آکر تباہی مچاتی رہے گی۔'' ——— ٹارزن نے کہا۔

''مگر تم کیسے معلوم کرو گے کہ ان خونخوار مخلوقوں کو کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔'' ——— سردار مناٹا نے کہا۔

''دنیا کا کوئی جاندار ایک نہ ایک دن اور کسی نہ کسی

طریقے سے ہلاک ضرور ہوتا ہے سردار مناٹا۔ ایسی عجیب و غریب اور خونخوار مخلوقیں اگر ان جنگلوں میں زندہ ہیں تو ان کو موت بھی آتی ہو گی۔ ان کو ہلاک کرنے کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور ہو گا۔ مجھے بس ایک بار یہ معلوم ہو جائے کہ سیاہ جنگلوں میں اس جیسی اور کتنی ہیں تو میں انہیں ہلاک کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ بھی ڈھونڈ ہی لوں گا۔‘‘ ــــــ ٹارزن نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

’’اگر وہ کوئی جادوئی مخلوق ہوئی تو پھر۔‘‘ ــــــ سردار مناٹا نے کہا تو ٹارزن بے اختیار چونک پڑا۔

’’جادوئی مخلوق۔‘‘ ــــــ ٹارزن چونکا۔

’’ہاں بڑے سردار۔ وہ کوئی جادوئی مخلوق بھی تو ہو سکتی ہے۔ سیاہ جنگلوں میں بے شمار قبیلے ہیں جن کے سردار بڑے بڑے وچ ڈاکٹر ہیں۔ ہو سکتا ہے ان میں ہی کسی نے ایسی بھیانک اور خونخوار مخلوق کو جادو سے بنایا ہو تاکہ وہ ہمارے جنگلوں کو نقصان پہنچا سکیں۔‘‘ سردار مناٹا نے کہا تو ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بالکل ایسا ہو سکتا ہے۔سیاہ جنگل کے وچ ڈاکٹر پہلے بھی کئی بار ہمارے جنگلوں کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کرتے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ بھی انہی کا کام ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر میرا ان جنگلوں میں جانا اور زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ مجھے ہر حال میں یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ اگر وہ واقعی جادوئی مخلوق ہے تو اسے کس وچ ڈاکٹر نے بنایا تھا۔‘‘ ــــــ ٹارزن نے کہا۔

’’مگر تم اس جادوئی مخلوق کو ہلاک کیسے کرو گے۔‘‘ سردار مناٹا نے پوچھا۔

’’اسے ہلاک کرنا میری ذمہ داری ہے۔ تم نے مجھے نیا خیال دلایا ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنے قبیلے کے اردگرد جگہ جگہ آگ جلا دو۔ اگر وہ واقعی جادوئی مخلوق ہوئی تو پھر وہ آگ دیکھ کر آگے نہیں آئے گی۔ جادوئی مخلوق آگ سے بہت ڈرتی ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر میں منکو یہاں آتا ہے تو میں اسے کہہ کہ یہ پیغام دوسرے تمام قبیلے والوں کو بھیج دوں گا تاکہ وہ بھی اس جادوئی مخلوق کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔‘‘ ــــــ ٹارزن

نے کہا تو سردار مناٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے اور پھر سردار مناٹا قبیلے والوں کو قبیلے کے اردگرد آگ جلانے کی ہدایات دینے کے لئے چلا گیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد منکو اور دو سیاہ شیر، مکھنا ہاتھی، کالو شیر اور ببلون بن مانس وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے آتے ہی ٹارزن کو سلام کیا۔

''اچھا ہوا تم یہاں آگئے۔ ان سیاہ شیروں کو اب مجھے سیاہ جنگلوں میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سردار مناٹا کے خیال کے مطابق وہ مخلوق جادوئی بھی ہو سکتی ہے۔ اور میں اس کے خیال سے متفق ہوں۔ میرا دل بھی یہی کہہ رہا ہے کہ وہ یقیناً کوئی جادوئی مخلوق ہی تھی جسے سیاہ جنگلوں کے کسی وچ ڈاکٹر نے بنا کر ہمارے جنگلوں میں تباہی کے لئے بھیجا تھا۔ جادوئی مخلوق دوسرے قبیلوں کو انگولا قبیلے کی طرح نقصان پہنچانے کے لئے دوبارہ بھی آسکتی ہے۔ اس لئے منکو تم جا کر تمام دوسرے قبیلے والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اپنے قبیلوں کی حفاظت کے لئے اپنے قبیلوں کے چاروں طرف

آگ جلا دیں۔ مکھنا ہاتھی، کالو شیر اور ببلون بن مانس تم تینوں جا کر سیاہ جنگلوں کی سرحدوں کی نگرانی اور زیادہ بڑھا دو۔ تم میں سے کسی کو جادوئی مخلوق دکھائی دے تو چوکنے ہو کر یہ دیکھنا کہ وہ کہاں جاتی ہے۔ اگر وہ جنگل کے جانوروں پر حملہ کرنے کی کوشش کرے تو تم جانوروں کو اس مخلوق سے دور دور بھاگنے پر مجبور کر دینا''۔۔۔۔ ٹارزن نے ان کے سلام کا جواب دے کر انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''اور سردار تم۔ کیا تم نے سیاہ شیروں کی جگہ پھر خود سیاہ جنگلوں میں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے''۔۔۔۔ منکو نے کہا۔

''ہاں۔ سیاہ شیر صرف اس مخلوق کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ یہ نہیں جان سکتے کہ وہ کہاں سے آئی ہیں۔ یہ کام مجھے خود ہی کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں خود ہی ان جنگلوں میں جاؤں گا''۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا تو منکو اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے جب ٹارزن نے فیصلہ کر ہی لیا تھا تو وہ بھلا اسے کیسے روک سکتا تھا۔

''ہمارے لئے کیا حکم ہے سردار۔'' ـــــ ایک سیاہ شیر نے کہا۔

''تم بھی ان کے ساتھ جاؤ۔ بلکہ تم سب جا کر جانوروں کو ابھی سے خبردار کر دو کہ جیسے ہی وہ کسی بھیانک اور خونخوار مخلوق کو دیکھیں اس سے جتنا ہو سکے دور بھاگ جائیں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا تو منکو کے سوا ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ٹارزن کو سلام کر کے واپس بھاگتے چلے گئے۔

''منکو تم بھی جاؤ۔ قبیلے والوں کو خونخوار مخلوق کی دوبارہ واپسی سے پہلے محتاط اور خبردار کرنا بے حد ضروری ہے۔'' ٹارزن نے منکو کو وہیں رکا دیکھ کر کہا۔

''سردار۔ اگر تم نے سیاہ جنگلوں میں جانے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔ تم دوسرے قبیلے والوں کو خبردار کرنے کے لئے اس قبیلے کے وحشیوں کو بھیج دو۔ میں اکیلا ہر جگہ جاؤں گا تو بہت وقت لگ جائے گا۔ زیادہ وحشی مختلف قبیلوں میں جا کر جلدی اور آسانی سے تمہارا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''سیاہ جنگلوں میں بے پناہ خطرات ہیں منکو۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ جا کر تم کسی مصیبت کا شکار ہو جاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم یہیں رہ جاؤ۔ میں اکیلا ہی وہاں چلا جاتا ہوں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں سردار۔ تم یہاں نہیں ہو گے تو میں تمہاری فکر میں خواہ مخواہ دبلا ہوتا رہوں گا۔ تمہارے ساتھ جا کر کم از کم مجھے یہ پریشانی تو نہیں ہوگی کہ تم کس حال میں ہو۔ رہی بات خطرے کی تو یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ منکو بہادر خطروں سے نہیں گھبراتا بلکہ خطرے منکو بہادر کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔'' ـــــ منکو نے کہا تو ٹارزن بے اختیار مسکرا دیا۔

''اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو ٹھیک ہے چلو۔ میں قبیلے والوں کو پیغام اس قبیلے کے وحشیوں کے ہاتھ بھیج دیتا ہوں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''کیا ابھی جانا ہے سیاہ جنگلوں میں۔'' ـــــ منکو نے پوچھا۔

''ہاں۔'' ـــــ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

اسی لمحے سردار مناٹا وہاں آ گیا۔ ٹارزن نے اسے

ضروری ہدایات دیں اور پھر منکو کو لے کر سیاہ جنگلوں کی طرف روانہ ہو گیا۔

سیاہ جنگلوں کے کنارے پر ٹارزن نے پہلے سے ہی باڑوں والی جھاڑیوں کے ڈھیر لگا رکھے تھے تاکہ سیاہ جنگلوں کے خونخوار درندے اس جنگل میں نہ آسکیں۔ مگر اس کے باوجود خونخوار مخلوق وہاں آ گئی تھی جس کا مطلب تھا کہ کانٹوں والی جھاڑیاں بھی اس خونخوار مخلوق کو اس طرف آنے سے نہ روک سکی تھیں۔

ٹارزن نے ایک بڑی سی لکڑی کی مدد سے سیاہ جنگل میں جانے کے لئے کانٹوں والی جھاڑیوں کو ہٹایا اور وہاں راستہ بنا لیا۔ سیاہ جنگل میں داخل ہونے سے پہلے اس نے لکڑی کا ایک بڑا سا ڈنڈا لیا اور پھر چقماق پتھر ڈھونڈ کر وہ ایک جگہ خشک جھاڑیوں میں آگ جلانے لگا۔ چقماق پتھر کو رگڑنے سے چنگاریاں نکلیں۔ چنگاریاں خشک جھاڑیوں پر پڑیں تو جھاڑیاں یکلخت سلگ اٹھیں۔ یہ دیکھ کر ٹارزن نے ان جھاڑیوں پر زور زور سے پھونکیں مارنی شروع کر دیں۔ دوسرے لمحے جھاڑیوں نے آگ پکڑ لی۔ جب آگ تیز ہوئی تو

ٹارزن نے ڈنڈا آگ میں ڈال دیا۔ چند لمحوں کے بعد ڈنڈے کے اگلے سرے نے آگ پکڑ لی۔ ٹارزن نے ڈنڈا اوپر اٹھا لیا۔ اب ڈنڈے کا اوپر والا حصہ کسی مشعل کی طرح جل اٹھا تھا۔

"آؤ"۔۔۔۔ ٹارزن نے منکو سے مخاطب ہو کر کہا اور اس راستے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے خود رو جھاڑیاں ہٹائی تھیں۔ دوسری طرف جنگل کا کچھ حصہ روشن تھا مگر آگے گھنے درخت تھے۔ ان درختوں کی وجہ سے وہاں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہ دونوں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ٹارزن کے ہاتھ میں جلتی ہوئی ڈنڈا نما مشعل تھی۔ اس لئے اندھیرے میں انہیں آگے بڑھنے میں کچھ مشکل نہیں ہو رہی تھی۔ منکو ٹارزن کے ساتھ چل رہا تھا۔ مگر وہ بے حد ڈرا ہوا تھا۔ وہ خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ درختوں کے پیچھے گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اور منکو کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ان اندھیروں میں ہزاروں سرخ سرخ اور بھیانک پراسرار آنکھیں اسے گھور رہی ہوں۔

وہ دونوں ابھی تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ

اچانک انہیں ایسی آواز سنائی دی جیسے درخت سے کسی جانور نے چھلانگ لگائی ہو۔

''یہ کیسی آواز تھی منکو''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے ٹھٹھک کر کہا۔ وہ مشعل آگے کر کے چاروں طرف گھوم گھوم کر دیکھنے لگا۔

''شاید کوئی بلی درخت سے کودی ہے۔''۔۔۔۔۔ منکو نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور ٹارزن کے ہاتھ میں موجود مشعل بجھ گئی۔ مشعل کے بجھتے ہی وہاں یکلخت اندھیرا چھا گیا تھا۔ انتہائی گھپ اندھیرا۔

''اوہ۔ یہ۔ یہ آگ کیسے بجھ گئی۔''۔۔۔۔۔ اندھیرے میں منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن اسے کوئی جواب دیتا اچانک اسے اپنے اردگرد بے شمار جانوروں کی موجودگی کا احساس ہوا۔

''اوہ۔ لگتا ہے ہمیں جنگل کے جانوروں نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

''ارے باپ رے۔ اب کیا ہو گا۔''۔۔۔۔۔ منکو نے چیختے ہوئے کہا اور ٹارزن کی ٹانگ پکڑ کر اس کے جسم

پر چڑھتا ہوا اس کے کاندھوں پر آ گیا اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں جانب اندھیرے میں دیکھنے لگا۔
چند لمحوں بعد گھپ اندھیرے میں انہیں اچانک چاروں طرف خوفناک غراہٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔
ایسے لگ رہا تھا جیسے ان کے اردگرد واقعی بے شمار خونخوار درندے آ گئے ہوں۔

چنگھاڑنے کی آواز سن کر شاموگا نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔

''اندر آ جاؤ بوقان۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا ہوں۔'' ـــــ شاموگا نے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا۔
پھر باہر سے تیز زناٹے دار آواز سنائی دی اور جھونپڑی میں سیاہ دھواں لہراتا ہوا اندر آیا اور ایک جگہ جمع ہو کر بوقان بنتا چلا گیا۔

انسانی روپ میں آتے ہی بوقان نے جھک کر شاموگا کو سلام کیا۔

''بولو۔ کیا خبر لائے ہو۔ کیا ٹارزن سیاہ جنگلوں میں آنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔'' ـــــ شاموگا نے

پوچھا۔

''ہاں آقا۔ اب وہ تھوڑی ہی دیر میں سیاہ جنگلوں میں آجائے گا۔ میں نے جادوئی مخلوق کی مدد سے شولاکی کے جنگل کے ایک قبیلے کو مکمل طور پر تباہ کرا دیا تھا۔ جادوئی مخلوق انسانوں کو بے رحمی سے ہلاک کر رہی تھی۔ ان میں سے کچھ وحشی بڑے سردار ٹارزن مدد کرو۔ بڑے سردار ٹارزن مدد کرو کہہ کر بھاگ گئے تھے۔ میں نے جادوئی مخلوق کو ان کے پیچھے نہیں جانے دیا تھا تاکہ وہ وحشی جا کر ٹارزن کو بلا لائیں۔ ادھر انسانوں کی لاشیں دیکھ کر مجھ سے بھی نہیں رہا گیا تھا۔ میں نے ان لاشوں کے دل نکال نکال کر کھانے شروع کر دیئے۔ ابھی میں دل کھا ہی رہا تھا کہ ٹارزن وہاں آ گیا۔ جادوئی مخلوق اسے قبیلے کا انسان سمجھ کر اس پر حملہ کرنے لگی اور ٹارزن باقاعدہ اس کے مقابلے پر آ گیا۔ جب میں نے جادوئی مخلوق کے زور زور سے چنگھاڑنے اور دہاڑنے کی آوازیں سنیں۔ میں فوراً اس کے پاس گیا اور پھر اسے ٹارزن پر حملہ کرتے دیکھ کر گھبرا گیا۔ میں نے فوراً اسے روک دیا ورنہ وہ ٹارزن

کو اسی وقت ہلاک کر دیتی۔ ٹارزن نے چونکہ جادوئی مخلوق کو دیکھ لیا تھا۔ اس لئے میں نے جادوئی مخلوق کو واپس سیاہ جنگلوں کی طرف بھگا دیا۔ مجھے یقین تھا ٹارزن خونخوار مخلوق کے پیروں کے نشانات دیکھتا ہوا ضرور سیاہ جنگلوں میں آئے گا۔''——بوقان نے شاموگا کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں نے تمہیں ہر وقت اس کے ساتھ رہنے کا حکم دیا تھا۔ پھر تم نے اسے اکیلا کیوں چھوڑ دیا تھا۔ اگر وہ ٹارزن کو ہلاک کر دیتا تو۔''——شاموگا نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''معاف کرنا آقا۔ میں بہت بھوکا تھا۔ انسانی لاشیں اور دل دیکھ کر خود کو نہ روک سکا تھا۔''——بوقان نے کہا۔

''بہرحال آئندہ احتیاط کرنا۔ جتنا کہوں صرف اس پر عمل کرنا۔''——شاموگا نے غرا کر کہا۔

''بوقان آقا کے حکم کی تعمیل کرے گا۔''——بوقان نے کہا۔

''اب جاؤ اور جا کر جنگلوں پر نظر رکھو۔ جیسے ہی

ٹارزن سیاہ جنگلوں میں داخل ہو مجھے فوراً آ کر بتا دینا۔'' ـــــ شاموگا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

بوقان نے اثبات میں سر ہلایا۔ جھک کر اسے سلام کیا اور پھر دھواں بن کر لہروں کی شکل میں جھونپڑی سے نکلتا چلا گیا۔

''ناماشی۔'' ـــــ بوقان کے جانے کے بعد شاموگا نے دائیں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دائیں طرف جھماکا سا ہوا اور وہاں ایک بدشکل اور انتہائی خوفناک شکل والی بڑھیا نمودار ہو گئی۔ اس بڑھیا کی کمر جھکی ہوئی تھی۔

''ناماشی حاضر ہے آقا۔ حکم۔'' ـــــ بڑھیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''تم ابھی تک اسی حالت میں ہو۔'' ـــــ شاموگا نے اسے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں آقا۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق اپنا روپ بدل لیا ہے مگر آپ چونکہ میرے آقا ہیں۔ اس لئے میں آپ کے سامنے کسی اور روپ میں نہیں آ سکتی۔ آپ کے سامنے مجھے اصل روپ میں ہی آنا

پڑتا ہے۔'' ـــــ بڑھیا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں بھول گیا تھا۔ بہرحال۔ جس کام کے لئے میں نے تمہیں بھیجا تھا۔ کام پورا ہوا ہے یا ابھی نہیں۔'' ـــــ شاموگا نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں آقا۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق سب کچھ کر لیا ہے۔'' ـــــ بڑھیا نے کہا۔

''بہت خوب۔ کیا کیا ہے تم نے۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔'' ـــــ شاموگا نے کہا۔

''میں نے جنگل کے بے شمار جانوروں کو جادو سے آپ کے حکم کے مطابق اس جادوئی مخلوق جیسا بنا دیا ہے جیسی آپ نے بنائی تھی۔ ان جادوئی مخلوقوں کی تعداد بیس ہے اور ان سب کے رہنے کے لئے میں نے درختوں کے بڑے جھنڈ میں جگہ بھی بنا دی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے سیاہ جنگل کے ایک قبیلے جماٹا کے سردار اور اس قبیلے کے وحشیوں کو بھی اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ اب وہ وہی کریں گے جو میں انہیں حکم دوں گی۔ ان کے ساتھ میں ایک سیاہ فام لڑکی بن کر رہوں گی۔ وہ اپنے سردار سے زیادہ میری باتوں پر عمل

کریں گے۔ میں انہیں حکم دوں گی تو وہ کسی بھی قبیلے پر حملہ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ اسی طرح جادوئی مخلوقیں بھی میرے ایک اشارے پر حملہ کرنے کہیں بھی جا سکتی ہیں۔"۔۔۔۔ ناماشی نے کہا۔

"ٹھیک ہے اور کیا تم نے اپنے رہنے کے لئے انسانی ہڈیوں کی جھونپڑی بھی بنالی ہے۔"۔۔۔۔ شاموگا نے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں نے جنگلوں میں جا کر انسانی لاشوں کی بہت سی ہڈیاں جمع کی تھیں۔ ان ہڈیوں کو جوڑ کر میں نے ایک بہت بڑی جھونپڑی بنائی ہے جس کی چھت انسانی کھوپڑیوں سے بنائی ہے۔"۔۔۔۔ ناماشی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور جا کر اس قبیلے کا انتظام سنبھال لو۔ تم نے وہی کرنا ہے جس کی میں تمہیں ہدایات دے چکا ہوں۔ شولاکی جیسے ہی اس قبیلے میں آئے تمہیں اس کے سامنے اور اس کے ساتھ وہی سب کرنا ہے۔ سمجھ گئیں تم۔"۔۔۔۔ شاموگا نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ میں سمجھ گئی۔''———ناماشی نے کہا۔

''جاؤ۔''———شاموگا نے کہا اور ناماشی جس طرح وہاں جھماکے سے نمودار ہوئی تھی۔ اسی طرح اچانک جھماکے کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گئی۔ شاموگا کے چہرے پر اب گہرا اطمینان تھا جیسے سارا کام اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہو۔

''**سس**۔ سس۔ سردار۔ لگتا ہے ہمیں چاروں طرف سے خونخوار درندوں نے گھیر رکھا ہے۔ یہ اب ہم پر حملہ کریں گے اور ہمیں چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے۔''منکو نے ٹارزن کے کاندھوں پر بری طرح سے لرزتے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو۔ غراہٹوں کی آوازوں سے یوں لگ رہا ہے جیسے ہمیں ان جنگلوں کے اندھے بھیڑیوں نے گھیرا ہے۔''———ٹارزن نے انتہائی سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

''اندھے بھیڑیئے۔''———منکو نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ ان جنگلوں میں اندھے بھیڑیئے بھی رہتے

ہیں جو آواز کی طرف بڑھتے ہیں اور آواز پر ہی حملہ کرتے ہیں۔ دیکھنے کے ساتھ ان کی سونگھنے کی صلاحیت بھی نہیں ہوتی۔ یہ جو سامنے آجائے اس پر حملہ کر کے اسے کھا جاتے ہیں۔ اس لئے میں رک گیا ہوں۔ میں اپنے جسم کو حرکت نہیں دے رہا۔ تم بھی ساکت ہو جاؤ۔ جب تک ہم ساکت رہیں گے یہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ پھر تو ہمیں منہ سے بھی آواز نہیں نکالنی چاہئے۔'' ـــــ منکو نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہیں اپنے اردگرد سے مسلسل خوفناک غراہٹیں سنائی دے رہی تھیں۔ ٹارزن کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ اس نے احتیاطاً ڈنڈا بھی پکڑ رکھا تھا۔ وہ تیار تھا۔ اگر اندھیرے میں درندے اس پر حملہ کر بھی دیتے تو وہ ان کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ لیکن وہ کافی دیر کھڑے رہے مگر ان درندوں نے حملہ نہیں کیا۔ ٹارزن کا خیال درست تھا۔ انہیں گھیرنے والے اندھے بھیڑیئے ہی تھے جو صرف آواز پر ہی حملہ کرتے تھے۔

''سردار۔ آخر ہم یہاں کب تک کھڑے رہیں گے۔

غراہٹوں کی آوازیں بدستور سنائی دے رہی ہیں۔ لگتا ہے یہ آسانی سے یہاں سے ٹلنے والے نہیں ہیں۔'' منکو نے ٹارزن کے کان میں کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ چلے جائیں گے یہ یہاں سے۔'' ٹارزن نے کہا۔

''سردار۔ تمہاری یہ بات تو ٹھیک لگ رہی ہے کہ ہمیں اندھے بھیڑیوں نے گھیر رکھا ہے۔ اگر کوئی دوسرا درندہ ہوتا تو وہ اب تک ہم پر حملہ کر چکا ہوتا۔ مگر میں مشعل کے بجھنے سے پریشان ہوں۔ مشعل خود بخود کیسے بجھ گئی تھی۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''یہ میں بھی نہیں جانتا۔ مجھے تو بس ہوا کا ایک جھونکا سا آتا معلوم ہوا تھا اور مشعل بجھ گئی۔'' ٹارزن نے کہا۔

''آگ اچھی خاصی بھڑک رہی تھی۔ ہوا کے جھونکے سے کیسے بجھ گئی۔'' ـــــ منکو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''تو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا مشعل ان اندھے بھیڑیوں نے بجھائی ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے منہ بنا کر

کہا۔

’’نہیں سردار۔ بھیڑیے تو مشعل نہیں بجھا سکتے۔ لیکن۔‘‘ ____ منکو کہتے کہتے رک گیا۔

’’لیکن کیا۔‘‘ ____ ٹارزن نے پوچھا۔

’’کسی بھوت نے نہ بجھا دی ہو۔‘‘ ____ منکو نے ڈرتے ڈرتے کہا تو ٹارزن مسکرا دیا۔ اسی لمحے ٹارزن کی نظر دور ایک چمکتے ہوئے شعلے پر پڑی۔

’’یہ کیا ہے۔‘‘ ____ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’پتہ نہیں۔‘‘ ____ منکو نے کہا۔ اس کی نظریں بھی دور نظر آنے والے شعلے پر جمی ہوئی تھیں جو متحرک تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی مشعل جلائے ان کی جانب بڑھ رہا ہو۔ ٹارزن غور سے اس طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اسے ایک سایہ سا دکھائی دیا۔

’’ارے باپ رے۔ یہ تو سچ مچ کوئی بھوت لگ رہا ہے۔‘‘ ____ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

’’خاموش رہو۔ بھوت اس طرح آگ پکڑ کر نہیں آتے۔‘‘ ____ ٹارزن نے کہا۔ شعلہ آہستہ آہستہ ان

کے قریب آتا جا رہا تھا۔ اسی لمحے انہوں نے اپنے اردگرد موجود درندوں کی عجیب وغریب آوازیں سنیں اور پھر انہیں ایسا لگا جیسے درندے وہاں سے پلٹ کر بھاگ رہے ہوں۔

’’یہ بھوت ہی ہیں سردار۔ دیکھو جوں جوں وہ مشعل والا قریب آرہا ہے درندے اس کے خوف سے بھاگ رہے ہیں۔‘‘ ____ منکو نے کہا۔

’’میں نے کہا ہے نا۔ خاموش رہو۔‘‘ ____ ٹارزن نے غرا کر کہا تو منکو خاموش ہو گیا۔ سایہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا اسی طرف آرہا تھا۔ تھوڑی دیر میں انہیں آگ کی روشنی میں ایک بوڑھا سیاہ فام دکھائی دیا جو واقعی مشعل اٹھائے آرہا تھا۔ بوڑھے کی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کی سفید داڑھی اس کی ناف تک آرہی تھی۔ بوڑھے نے سرخ رنگ کا زیرجامہ پہن رکھا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں تلوار تھی جو دور سے ہی لکڑی کی بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

تھوڑی دیر میں وہ بوڑھا ان کے پاس پہنچ گیا اور پھر وہ ٹارزن کے سامنے رک گیا۔ وہ غور سے ٹارزن

کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ٹارزن کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

"کون ہو تم۔" ـــــ بوڑھے نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں ٹارزن ہوں۔" ـــــ ٹارزن نے کہا۔

"کون ٹارزن۔ کہاں سے آئے ہو۔" ـــــ بوڑھے نے پوچھا۔

"میں شمالی جنگلوں کا رہنے والا ہوں۔ میں ان جنگلوں کا بادشاہ ہوں۔" ـــــ ٹارزن نے کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کہیں تم وہ ٹارزن تو نہیں جس کو شمالی جنگلوں کے انسان اور جانور تک اپنا بادشاہ اور سردار مانتے ہیں۔" ـــــ بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہی ہوں میں۔" ـــــ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اوہ۔ مگر تم اس اندھیری رات میں ان خوفناک اور پراسرار جنگلوں میں کیوں آئے ہو۔" ـــــ بوڑھے نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ تم کون ہو۔" ـــــ ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

"میں واشم قبیلے کا رہنے والا ہوں۔ میرا نام شاموگا ہے۔" ـــــ بوڑھے نے کہا جو شاموگا ہی تھا۔

"یہاں کیسے آئے ہو۔ کیا تمہارا قبیلہ یہاں کہیں قریب ہے۔" ـــــ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں۔ میرا قبیلہ یہاں سے نو سو تیروں کی دوری پر ہے۔ میں اس قبیلے سے بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر آیا ہوں۔" ـــــ بوڑھے شاموگا نے کہا۔ اس کے لہجے میں اچانک بے پناہ دکھ اور پریشانی ابھر آئی تھی۔

"جان بچا کر۔ کیا مطلب۔" ـــــ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ پھر میں تمہیں اپنے بارے میں بتاؤں گا۔" ـــــ شاموگا نے سر جھٹک کر کہا۔

"میرے جنگلوں میں ایک خوفناک مخلوق گھس آئی تھی جس نے میرے ایک قبیلے کو نہایت بے رحمی اور درندگی

سے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اس خونخوار مخلوق نے ساٹھ سے زائد انسانوں کو ہلاک کیا تھا۔ قبیلے کی تباہی کے بعد وہ میرے سامنے بھی آئی تھی۔ میرا اور اس خونخوار مخلوق کا مقابلہ ہوا تھا مگر پھر وہ خونخوار مخلوق بھاگ گئی۔ میں اس کے قدموں کے نشانات دیکھتا ہوا یہاں تک آیا ہوں۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"خونخوار مخلوق۔ اوہ کیسی تھی وہ مخلوق۔"۔۔۔۔ شاموگا نے چونک کر کہا تو ٹارزن نے اسے مخلوق کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"جاشوک۔ اوہ۔ تو اس نے تمہارے جنگلوں میں جاشوک کو بھیجا تھا۔"۔۔۔۔ شاموگا نے حیرت اور خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"جاشوک۔ کیا اس خونخوار مخلوق کو جاشوک کہتے ہیں اور تم کس کی بات کر رہے ہو۔ کس نے اس خونخوار مخلوق کو میرے میرے جنگلوں میں بھیجا تھا۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم نے جس خونخوار مخلوق کے بارے میں بتایا ہے وہ مخلوق جاشوک کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس

جیسے یہاں بے شمار جاشوک ہیں۔ وہ سب کے سب ناماشی کے غلام ہیں۔ ناماشی نے جاشوکوں کو جادو سے بنایا ہے اور وہ ان جاشوکوں سے انسانوں کو ہلاک کراتی ہے۔ پہلے جاشوک جا کر کسی انسانی بستی کو تباہ کرتے ہیں۔ بے شمار انسانوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ پھر وہ واپس آ جاتے ہیں اور پھر ناماشی وہاں اپنی کالی طاقتوں کو بھیج دیتی ہے جو ان انسانوں کے سر کاٹ کر لے آتی ہیں۔ انسانی سروں کے ساتھ ساتھ کالی طاقتیں انسانوں کی مخصوص ہڈیاں اور ان کے دل بھی نکال لیتی ہیں۔ ناماشی ان انسانی دلوں کو کھا جاتی ہے اور انسانی ہڈیوں اور کھوپڑی سے اپنی جھونپڑی کو وسعت دیتی ہے۔ اس کی جھونپڑی انسانی ہڈیوں کی بنی ہوئی ہے اور چھت انسانی کھوپڑیوں سے۔"۔۔۔۔ بوڑھے شاموگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کون ہے یہ ناماشی۔ کیا وہ کوئی جادوگرنی ہے۔" ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ ایک وچ ڈاکٹر کی بیٹی ہے۔ وچ ڈاکٹر نے مرنے سے پہلے اپنی تمام جادوئی طاقتیں اسے دے

دی تھیں۔ مگر ناماشی ان طاقتوں سے خوش نہیں ہے۔ وہ انتہائی طاقتور جادوگرنی بننا چاہتی ہے۔ اس لئے اس نے اپنی طاقتوں کا غلط استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس نے بے شمار جادوئی جاشوکے بنائے اور انہیں مختلف انسانی بستیوں اور قبیلوں میں بھیج کر انسانوں کو ہلاک کرا دیا ہے۔ پھر کالی طاقتیں وہی کرتی ہیں جو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ اس جادوگرنی کے شیطان دیوتا نے اسے مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ بہت بڑی جادوگرنی بننا چاہتی ہے تو اسے ایک ہزار انسانی دل کھانے ہوں گے۔ اپنے لئے ایک انسانی ہڈیوں اور کھوپڑی کا محل بنانا ہوگا۔ اس محل کو بنانے کے بعد ناماشی کو ایک بڑے دیوتا کی پوجا کرنی ہے۔ تب شیطان دیوتا اس سے خوش ہو جائے گا اور اس جادوگرنی کو سیاہ جنگلوں کے تمام وچ ڈاکٹروں سے بڑی جادوگرنی بنا دے گا۔ چنانچہ ناماشی نے اپنے شیطان دیوتا کی ہی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر رکھا ہے۔ جاشوکوں سے وہ پہلے سیاہ جنگلوں کے انسانی قبیلوں اور بستیوں میں تباہی اور قتل و غارت پھیلاتی رہی ہے۔ اب شاید ان جنگلوں کے وحشی قبیلے

ختم ہو گئے ہیں۔ اس لئے ناماشی نے ایک جاشوکے کو تمہارے جنگل میں بھیج دیا۔“ ــــــ شاموگا رکے بغیر بولتا چلا گیا۔

”اوہ۔ کیا اس جنگل کے تمام وحشی قبیلے ختم ہو چکے ہیں۔“ ــــــ ٹارزن نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

”شاید۔“ ــــــ شاموگا نے کاندھے اچکا کر کہا۔

”شاید سے تمہاری کیا مراد ہے۔ کیا تم نہیں جانتے۔“ ٹارزن نے کہا۔

”نہیں۔ میں وحشی قبیلوں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ان جنگلوں میں بیس وحشی قبیلے تھے۔ اب ان میں سے کتنے قبیلے موجود ہیں۔ میں یہ نہیں جانتا۔ البتہ میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ میرا واشم قبیلہ ضرور ہوگا کیونکہ ناماشی نے اسی قبیلے پر قبضہ کر کے وہاں ڈیرا ڈال رکھا ہے۔“ ــــــ شاموگا نے کہا۔

”تم ناماشی کے بارے میں اتنا سب کیسے جانتے ہو۔ اور تم نے یہ کیوں کہا تھا کہ تم اپنے قبیلے سے جان بچا کر نکلے ہو۔“ ــــــ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اس قبیلے کا سردار تھا ٹارزن۔ ناماشی سب سے پہلے میرے قبیلے میں آئی تھی۔ اس کے ساتھ جاشوکے بھی تھے۔ اس کے جاشوکوں نے ہمارے سارے قبیلے کو گھیر لیا تھا۔ چند جاشوکوں نے ہمارے وحشیوں پر حملہ بھی کیا تھا مگر ان جاشوکوں پر کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا تھا۔ پھر ناماشی نے ہمیں اپنے بارے میں تفصیل بتائی کہ وہ ایک بڑی جادوگرنی ہے۔ وہ میرے قبیلے پر قبضہ کرنے کے لئے آئی ہے۔ اگر میں اور میرا قبیلہ اس کے سامنے سر جھکا دیں اور ہتھیار ڈال دیں تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے جاشوکے سارے قبیلے کو تباہ و برباد کر دیں گے اور قبیلے کا کوئی وحشی ان جاشوکوں سے زندہ نہیں بچے گا۔ خوفناک جاشوکوں کو دیکھ کر وحشیوں کا پہلے ہی برا حال ہو رہا تھا۔ انہوں نے دیکھ بھی لیا تھا کہ ان کے ہتھیار جاشوکوں پر بے اثر ہیں تو انہوں نے فوراً ناماشی کے سامنے ہتھیار ڈال کر سر جھکا لئے۔ مگر میں اور میرے چند وفادار ساتھی اس جادوگرنی کے سامنے سر نہیں جھکانا چاہتے تھے۔ میں نے اس کے خلاف بولنے کی کوشش کی تو ناماشی نے اپنی جادوئی

طاقتوں سے میرے وفادار ساتھیوں کو فوراً جلا کر راکھ بنا دیا۔ میرے پاس دیوتاؤں کی تلوار تھی جو اتفاق سے میرے ہاتھ میں تھی۔ اس تلوار کی موجودگی میں مجھ پر ناماشی کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ جس پر ناماشی کو غصہ آ گیا۔ اس نے مجھ پر جاشوکوں سے بھی حملہ کرانے کی کوشش کی۔ مگر دیوتاؤں کی تلوار کی وجہ سے وہ بھی میرے قریب آنے سے کترا رہے تھے۔ ناماشی کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ میرے پاس دیوتاؤں کی تلوار ہے۔ اس لئے وہ مجھ پر بڑھ چڑھ کر نہ صرف حملے کر رہی تھی بلکہ اس کے جادوئی حملوں میں شدت بھی آتی جا رہی تھی۔ پھر مجھے ایسا لگا جیسے اگر میں زیادہ دیر تک وہاں رکا رہا تو ناماشی کا کوئی نہ کوئی جادوئی وار مجھ پر چل جائے گا۔ اس جادو سے شاید دیوتاؤں کی تلوار بھی مجھے نہ بچا سکے۔ اس لئے میں نے اس قبیلے سے نکل جانے میں عافیت سمجھی۔ مجھے بھاگتا دیکھ کر ناماشی اور اس کے جادوئی جاشوکوں نے دور تک میرا پیچھا کیا۔ مگر میں ان کے ہاتھ نہیں آیا۔ بہرحال۔ میرے بعد ناماشی نے آسانی سے میرے قبیلے پر قبضہ کر لیا اور میں جنگلوں

میں دور بھاگ آیا تھا۔ میں بوڑھا بھلا کیا کر سکتا تھا۔ ناماشی خطرناک حد تک جادو جانتی ہے اور میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔‘‘ ـــــ شاموگا کہتا چلا گیا۔

’’اوہ۔ تو یہ بات ہے۔‘‘ ـــــ ٹارزن نے اس کی باتیں سن کر ساری حقیقت سمجھتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ سیاہ جنگلوں کے تمام قبیلے یقیناً ختم ہو گئے ہوں گے۔ ورنہ ناماشی کو کسی جاشوکے کو تمہارے جنگلوں میں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔‘‘ ـــــ شاموگا نے کہا۔

’’سردار۔ اس سے پوچھو کہ یہ جب یہاں آ رہا تھا تو یہاں موجود درندے اسے دیکھ کر ڈر کر کیوں بھاگ گئے تھے۔‘‘ ـــــ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموشی سے اس بوڑھے شاموگا اور ٹارزن کی باتیں سن رہا تھا۔ ٹارزن نے سردار شاموگا سے یہی بات پوچھی تو وہ ہنس پڑا۔

’’میرے ہاتھ میں لکڑی کی تلوار ہے۔ یہ وہی دیوتاؤں کی تلوار ہے جس کی وجہ سے ناماشی کے کسی جادو کا مجھ پر اثر نہیں ہوا تھا اور جاشوکے بھی اس تلوار

کی وجہ سے میرے قریب نہیں آئے تھے۔ جب جاشوکے اس تلوار سے ڈر سکتے ہیں تو ان جانوروں کی کیا مجال ہے جو میرے سامنے رک سکیں۔"____شاموگا نے کہا۔

"کیا تم بھی وچ ڈاکٹر ہو۔"____ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

"نہیں۔ اگر میں وچ ڈاکٹر ہوتا تو ناماشی کا مقابلہ کرتا اور اسے کبھی بھی اپنے قبیلے پر قابض نہ ہونے دیتا۔"____شاموگا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ان جنگلوں کے دوسرے وچ ڈاکٹروں نے ناماشی کا مقابلہ نہیں کیا تھا۔ وچ ڈاکٹروں کی موجودگی میں ناماشی ان کے قبیلوں پر کیسے حملے کرا سکتی ہے۔" ٹارزن نے کہا۔

"میں ان سیاہ جنگلوں کے تمام قبیلوں کو جانتا ہوں۔ ان جنگلوں کے وچ ڈاکٹر اتنے طاقتور نہیں ہیں کہ وہ ناماشی کا مقابلہ کر سکیں۔"____شاموگا نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان جادوئی جاشوکوں کی تعداد

کتنی ہے۔"____ٹارزن نے کہا۔

"ہاں۔ جاشوکوں کی تعداد بیں۔ "____شاموگا نے کہا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ تمہاری اس لکڑی کی تلوار سے جاشوکے ڈرتے ہیں۔ کیا اس تلوار سے ان جاشوکوں کو ہلاک بھی کیا جاسکتا ہے۔"____ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس تلوار سے جاشوکوں کو خود سے دور تو کیا جا سکتا ہے مگر اس تلوار سے ان جاشوکوں کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔"____شاموگا نے کہا۔

"اگر ناماشی ہلاک ہو جائے تو کیا اس کے جاشوکے بھی ہلاک ہو جائیں گے یا ان سب کو الگ الگ ہلاک کرنا پڑے گا۔"____ٹارزن نے کہا۔

"ناماشی نے ان جاشوکوں کو جادو کے زور سے بنایا ہے۔ اگر ناماشی کسی طرح سے ہلاک ہو جائے تو اس کے ساتھ جاشوکے بھی فنا ہو جائیں گے۔"____بوڑھے شاموگا نے کہا۔

"مجھے ناماشی کے بارے میں مزید کچھ بتاؤ۔ میں اس شیطان جادوگرنی کو ہر صورت میں ہلاک کرنا چاہتا

ہوں۔ اس جیسی شیطان جادوگرنی کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے۔ اپنے مقصد کے لئے وہ جاشوکوں کو دوبارہ میرے جنگلوں میں بھیج سکتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میرے جنگلوں کے کسی اور وحشی قبیلے کو ان جاشوکوں سے نقصان پہنچے۔''۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

''کیا کہا۔ تم ناماشی کو ہلاک کرو گے۔''۔۔۔۔ شاموگا نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''ہاں۔ اس بے رحم جادوگرنی نے جاشوکوں سے جس طرح میرے جنگلوں کے قبیلے میں قتل و غارت کا طوفان کھڑا کیا تھا۔ میں اس سے اس کا بدلہ ضرور لوں گا۔ اس جیسی ظالم اور سنگدل جادوگرنی کی زندگی وحشی قبیلوں کی موت ہو گی اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے جیسے بھی ہو میں اس بے رحم جادوگرنی کو ضرور ہلاک کروں گا۔''۔۔۔۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مگر اس ظالم اور بے رحم جادوگرنی کا تم مقابلہ کیسے کرو گے۔ وہ تو انگلی کے ایک اشارے سے تمہیں جلا کر بھسم کر دے گی۔''۔۔۔۔ شاموگا نے کہا۔

''تم بتاؤ۔ تم میری کیا مدد کر سکتے ہو۔ تم بھی تو اس بے رحم جادوگرنی ناماشی کے ستائے ہوئے ہو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ وہ کسی طرح ہلاک ہو جائے۔ اس طرح کم از کم تمہارا قبیلہ تو ان جنگلوں میں بچ جائے گا اور تمہیں اپنے قبیلے کی سرداری بھی واپس مل جائے گی۔''۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ میں ایسا چاہتا ہوں۔ مگر۔''۔۔۔۔ شاموگا نے پریشان انداز میں کہا۔

''مگر۔ مگر کیا۔''۔۔۔۔ ٹارزن نے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ شاموگا کوئی جواب دیتا۔ اچانک ٹارزن کو اردگرد کی جھاڑیوں میں سرسراہٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ٹارزن چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ ناماشی کو تمہارے یہاں آنے کا پتہ چل گیا ہے۔ بھاگو۔ ٹارزن۔ بھاگو یہاں سے۔ ناماشی کی کالی طاقتیں آرہی ہیں۔ انہوں نے تمہیں پکڑ لیا تو وہ چند ہی لمحوں میں تمہارے ٹکڑے اڑا دیں گی۔''۔۔۔۔ شاموگا نے اچانک بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو ٹارزن اور منکو بوکھلا گئے۔ اسی لمحے انہوں نے جھاڑیوں اور

درختوں کے پیچھے سے لمبے لمبے سیاہ سائے سے نکلتے دیکھے۔ ان سایوں کو دیکھتے ہی شاموگا کے حلق سے ڈری ڈری چیخ نکلی اور وہ تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ وہ ٹارزن کے پاس آہستہ آہستہ اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ آیا تھا مگر ان سایوں کو دیکھ کر وہ جس تیزی سے اور بے تحاشہ وہاں سے بھاگتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر ٹارزن حیران رہ گیا۔

''بھاگو سردار۔ سیاہ سائے آ رہے ہیں''۔۔۔۔۔ منکو نے چیختے ہوئے کہا تو ٹارزن کو اور تو کچھ نہ سوجھا وہ تیزی سے بے تحاشہ اس طرف بھاگتا چلا گیا جس طرف شاموگا گیا تھا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک اس کے عقب سے ایک سیاہ سائے نے چھلانگ لگائی اور وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ٹارزن کی طرف بڑھا۔ منکو نے اس سائے کو آتے دیکھ لیا تھا۔ اس کے منہ سے ایک خوف بھری چیخ نکلی اور اس نے فوراً ٹارزن کے کاندھے پر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ منکو ابھی ٹارزن کے کاندھے سے کودا ہی تھا کہ سایہ پوری قوت سے ٹارزن کی کمر

آ ٹکرایا۔ ٹارزن کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ہوا میں اچھل گیا اور اڑتا ہوا دور جا گرا۔ وہ گھنی جھاڑیوں پر گر کر چند لمحے بری طرح سے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے عقب سے کسی نے اس کی ریڑھ کی ہڈی پر کئی من وزنی گرز مار دیا ہو اور اس کی ریڑھ کی ہڈی چکنا چور ہو گئی ہو۔

واشم قبیلے میں وحشیوں کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی۔ وہاں زیادہ تر جھونپڑیاں بانسوں اور گھاس پھونس کی بنی ہوئی تھیں۔ ان میں کچھ ایسی جھونپڑیاں بھی تھیں جو لکڑیوں کے تختوں کو کاٹ کر بڑی مہارت سے بنائی گئی تھیں۔

ان جھونپڑیوں کے درمیان ایک عجیب و غریب اور انتہائی خوفناک جھونپڑی بنی ہوئی تھی جو ساری کی ساری مختلف انسانی ہڈیوں کی بنی ہوئی تھی۔ اس جھونپڑی کی چھت انسانی کھوپڑیوں کی بنی ہوئی تھی اور اس چھت پر انسانی کھوپڑیوں کا عجیب وغریب مینارہ سا بنا ہوا تھا۔ انسانی ہڈیوں اور کھوپڑیوں کی بنی ہوئی اس جھونپڑی کو

دیکھ کر واشم قبیلے کے وحشی بھی خوف سے کانپ کانپ
جاتے تھے۔

ہڈیوں اور کھوپڑیوں کی بنی ہوئی اس خوفناک جھونپڑی
میں کھوپڑیوں کا ہی بنا ہوا ایک تخت موجود تھا جس پر
ایک نہایت حسین و جمیل عورت بیٹھی ہوئی تھی۔

اس عورت نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس
کے بال گھنے اور کاندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ اس
عورت کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں
ایک پیالہ تھا جو خون سے لبالب بھرا ہوا تھا۔ جسے وہ
غٹا غٹ پی رہی تھی۔ عورت جتنی خوبصورت تھی اس
کے ہونٹ خون سے سرخ ہونے کی وجہ سے وہ اتنی ہی
بھیانک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے سامنے دو سیاہ
فام وحشی گھٹنوں کے بل سر جھکائے بیٹھے تھے۔ عورت
ان دونوں کو خوفناک نظروں سے گھور رہی تھی۔

''خون کے ایک پیالے سے میرا کچھ نہیں ہوگا۔ مجھے
خون کے ایسے دس پیالے اور لا کر دو۔ یہ جنگل ہر قسم
کے جانوروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ جاؤ جا کر ان
جانوروں کا شکار کرو۔ ان کا خون نکال کر پیالوں میں

جمع کرو اور لا کر مجھے پیش کرو۔ ابھی۔''_____عورت
نے ان دونوں وحشیوں کو گھورتے ہوئے انتہائی خوفناک
لہجے میں کہا۔ یہ عورت وہی ناماشی بڑھیا تھی جو شاموگا
کی جھونپڑی میں بھیانک روپ میں نمودار ہوئی تھی۔ اس
نے واشم قبیلے میں ایک خوبصورت عورت کا روپ دھار
رکھا تھا۔ ناماشی کی کالی طاقتیں جنگلوں سے انسانی ہڈیاں
اور کھوپڑیوں کے ساتھ بے شمار لاشوں کے دل بھی نکال
کر لائی تھیں جنہیں ناماشی نے فوراً کھا لیا تھا مگر اس
کے باوجود اس کی بھوک ختم نہیں ہوئی تھی۔ اس نے
قبیلے کے وحشیوں کو بلا کر جانوروں کا شکار کرنے اور
ان کا خون لانے کے لئے کہا تھا۔ وحشی چونکہ ناماشی
کے جادو کے زیرِ اثر تھے اس لئے وہ فوراً شکار کرنے
چلے گئے۔ اچانک ناماشی کی نظریں دروازے سے اندر
آتے ہوئے سیاہ دھوئیں پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک
پڑی۔

''بوقان۔''_____اس کے منہ سے نکلا۔ دھواں اندر
آ کر ایک جگہ اکٹھا ہو رہا تھا پھر دھوئیں نے مجسم ہونا
شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اس دھوئیں کی جگہ سیاہ فام

بوقان نمودار ہو گیا۔

''بوقان۔ تم یہاں۔''—— ناماشی نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے آقا نے بھیجا ہے۔''—— بوقان نے اپنے کہا۔

''آقا نے۔ اوہ۔ کوئی پیغام ہے۔''—— ناماشی نے کہا۔

''آقا نے کہا ہے کہ ٹارزن سیاہ جنگلوں میں آ گیا ہے۔ تم فوراً وحشیوں کو بھیجو تاکہ وہ اسے اٹھا کر یہاں لے آئیں۔''—— بوقان نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ کہاں ہے ٹارزن۔ میں اس طرف وحشی بھیج دیتی ہوں۔''—— ناماشی نے کہا تو بوقان نے اسے بتا دیا کہ ٹارزن جنگل کے کس حصے میں اور کہاں ہے۔

''ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو۔ میں سردار اور اس کے آدمیوں کو بھیجتی ہوں۔ واپس آ کر میں تم سے بات کروں گی۔''—— ناماشی نے کہا اور بوقان نے اثبات مین سر ہلا دیا۔ ناماشی تخت سے اتری اور تیز تیز چلتی

ہوئی جھونپڑی سے نکلتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آئی تو بوقان اپنی جگہ موجود تھا۔

''میں نے سردار کے ساتھ دس آدمی بھیج دیئے ہیں۔ وہ جلد ہی ٹارزن کو یہاں لے آئیں گے۔''—— ناماشی نے تخت پر بیٹھ کو بوقان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔''—— بوقان نے کہا۔

''اب تم جاؤ اور جا کر آقا سے کہہ دینا کہ میں نے ٹارزن کو اپنے جال میں پھنسانے کا پورا انتظام کر لیا ہے۔''—— ناماشی نے کہا تو بوقان نے اثبات میں سر ہلایا اور دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر وہ دھواں بن کر لہراتا ہوا جھونپڑی سے نکلتا چلا گیا۔

ٹارزن کے کاندھے سے چھلانگ لگاتے ہی منکو تیزی سے ایک طرف بھاگ اٹھا تھا۔ چاروں جانب اندھیرا تھا۔ سیاہ سایوں کو دیکھ کر وہ اس قدر حواس باختہ ہوا تھا کہ پاگلوں کی طرح بے تحاشہ اور رکے بغیر بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ یہ اس کی قسمت اچھی تھی کہ اس کے سامنے کوئی درخت نہیں آیا تھا۔ ورنہ وہ لازما اندھیرے میں تیزی سے بھاگتا ہوا کسی نہ کسی درخت سے ٹکرا جاتا۔

کافی دور بھاگنے کے بعد وہ رک گیا اور پھر اندھیرے میں خوف بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ بے تحاشہ بھاگنے سے اس کا سانس بری طرح سے

پھول گیا تھا۔

''اوہ۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ سردار۔ اوہ۔ اوہ۔ سردار کو اکیلا چھوڑ کر مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ ان سیاہ بھوتوں نے اگر سردار پر حملہ کر دیا تو کیا ہو گا۔ سیاہ بھوتوں کو دیکھ کر تو وہ بوڑھا سردار شاموگا بھی خوف زدہ ہو کر بھاگ گیا تھا۔''_____ منکو نے سوچتے ہوئے کہا۔

''میں نے سردار کو اکیلا سیاہ بھوتوں کے نرغے میں چھوڑ کر غلطی کی ہے۔ مجھے واپس جانا چاہیے۔ سیاہ بھوت بے حد خوفناک ہیں۔ وہ سردار کو کچھ بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مجھے سردار کی مدد کرنی ہو گی۔ اگر ان سیاہ بھوتوں نے سردار کے ساتھ کچھ کر دیا تو میں خود کو کبھی بھی معاف نہیں کر سکوں گا۔''_____ منکو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے وہ مڑا اور اس نے تیزی سے اس طرف بھاگنا شروع کر دیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ مگر اس بار قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ اس بار بے تحاشہ بھاگتے ہوئے وہ اچانک سامنے آنے والے ایک درخت سے ٹکرا گیا تھا۔ اس کا سر تنے سے

ٹکرایا تو اس کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے آ گرا۔ ٹکر اس قدر زور دار تھی کہ اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے سے ناچ اٹھے تھے اور پھر وہ ستارے یکلخت تاریک ہو گئے۔ جب منکو کی آنکھیں کھلیں تو اس کی آنکھوں کے سامنے اسی طرح سے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

"اوہ۔ میری آنکھیں۔ مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔" ____ منکو نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔ اسے اپنے سر میں شدید درد کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھاما اور پھر اس نے بے اختیار اپنی آنکھیں مسلنی شروع کر دیں۔ مگر دوسرے لمحے اسے یاد آ گیا کہ وہ تاریک جنگل میں تھا۔ اور پھر اسے ساری باتیں یاد آتی چلی گئیں۔

"لگتا ہے میں نے اپنا راستہ بدل لیا تھا۔ اسی لئے میں کسی درخت سے جا ٹکرایا تھا۔ اب میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ سردار نہ جانے کہاں ہو گا۔" ____ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر وہ اندھیرے میں ادھر ادھر گھومنے پھرنے لگا۔ وہ زور زور سے ٹارزن کو

آوازیں دے رہا تھا مگر ٹارزن کی جواباً اسے کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

"کہاں ہو گا سردار۔ میں اسے کہاں تلاش کروں۔" منکو نے کہا۔ اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے ٹارزن کا ساتھ کیوں چھوڑا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح ٹارزن کو ہر جگہ تلاش کر رہا تھا مگر اب ٹارزن اسے کہاں ملنے والا تھا۔

مسلسل اور کافی دیر اندھیرے میں رہنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں چونکہ اندھیرے کی عادی ہو گئی تھیں اس لئے اب اسے جنگل کی ہر چیز سائے جیسی دکھائی دینے لگی تھی۔ اپنے اردگرد پر نظریں رکھتا خوردو جھاڑیوں سے بچتا اور درختوں کے درمیان سے ہوتا ہوا وہ آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ ہر طرف گھنا جنگل ہی جنگل تھا۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس طرف اور کہاں جا رہا ہے۔ آخر تھک ہار کر وہ ایک درخت پر چڑھ کر بیٹھ لیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو اور چہرے پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔ وہ بے حد غمزدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"اگر مجھے سرادر نہ ملا تو میں ان جنگلوں سے کہیں

نہیں جاؤں گا۔ میں نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیئوں گا۔ تڑپ تڑپ کر میں یہیں جان دے دوں گا۔"۔۔۔۔۔۔ منکو نے روتے ہوئے کہا۔

"اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد کروں۔"۔۔۔۔۔۔ اچانک قریب سے منکو کو ایک پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی تو منکو بے اختیار اچھل پڑا۔

"سانپ۔"۔۔۔۔۔۔ اس کے منہ سے خوف زدہ آواز نکلی۔ وہ گھبرائی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اور پھر اسے اپنے سامنے دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں چمکتی ہوئی دکھائی دیں۔

"ہاں۔ میں سانپ ہوں۔ مگر ڈرو نہیں۔ میں یہاں تمہیں کوئی نقصان پہنچانے نہیں آیا۔"۔۔۔۔۔۔ اسی پھنکارتی ہوئی آواز نے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم کیوں آئے ہو یہاں۔"۔۔۔۔۔۔ منکو نے ہکلا کر کہا۔

"تم شمالی جنگلوں کے سردار ٹارزن کے دوست منکو ہی ہو نا۔"۔۔۔۔۔۔ اس آواز نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں منکو ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ منکو نے اسی انداز

میں کہا۔

"میں تمہیں اور سردار ٹارزن کو جانتا ہوں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم یہاں سردار ٹارزن کے ساتھ آئے تھے۔"______سانپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔"______منکو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"تم مجھ سے ڈرو نہیں منکو۔ میں تمہیں اور ٹارزن کو بے حد پسند کرتا ہوں۔ تم نے شاید مجھے پہچانا نہیں۔ میں دگوما ناگ ہوں۔ وہی دگوما ناگ جس کی تم نے اور سردار ٹارزن نے اپنے جنگلوں میں ایک چیل سے جان بچائی تھی۔"______اس سانپ نے کہا تو منکو بے اختیار چونک پڑا۔

"دگوما ناگ۔ اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آ گیا۔ تم وہی دگوما ناگ ہو نا جو شکار کرنے کے لئے سیاہ جنگلوں سے نکل کر ہمارے جنگلوں میں آ گئے تھے۔ تم پر ایک چیل بار بار جھپٹ رہی تھی اور تم اس سے بچنے کے لئے بھاگتے پھر رہے تھے۔ میں ایک ناریل کے درخت پر بیٹھا تھا۔ جبکہ سردار نیچے سویا ہوا تھا۔ میں نے جب چیل کو تم پر جھپٹتے دیکھا تو میں نے اس پر ناریل کھینچ مارا جو اس

چیل کو لگا اور چیل زخمی ہو کر گر گئی اور اس کا ایک پر ٹوٹ گیا تھا۔ وہ ہوا میں اڑ تو نہیں سکتی تھی مگر اس نے زخمی ہونے کے باوجود اچھل اچھل کر تم پر حملہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی پھڑپھڑاہٹ کی آوازیں سن کر سردار ٹارزن کی آنکھ کھل گئی تھی۔ پھر اس نے تمہیں مشکل میں دیکھا تو اس سے نہ رہا گیا۔ سردار نے ایک پتھر اٹھا کر چیل کو مار دیا۔ چیل پتھر لگتے ہی مر گئی اور تمہاری جان بچ گئی تھی۔"______منکو نے پورا واقعہ یاد کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔ میں وہی ناگ ہوں۔ میں تمہارا اور سردار ٹارزن کا احسان مند ہوں۔ اگر تم دونوں میری جان نہ بچاتے تو چیل مجھے اٹھا کر لے جاتی اور مجھے کھا جاتی۔" دگوما ناگ نے کہا۔

"مگر یہ تو خاصی پرانی بات ہے۔ تم اس جنگل میں کیا کر رہے ہو۔"______منکو نے کہا۔ ناگ اس کا دوست ہے یہ جان کر منکو کی ڈھارس بندھ گئی تھی۔

"میں انہی جنگلوں میں رہتا ہوں۔ میں نے تمہیں اور سردار ٹارزن کو ان جنگلوں میں آتے دیکھا تھا۔ میں

تم دونوں کو دیکھ کر حیران تو ضرور ہوا تھا مگر اس وقت مجھے جلدی تھی۔ میں زمین کے نیچے چلا گیا تھا۔ اب تھوڑی دیر پہلے میں یہاں آیا تو تم مجھے اس درخت پر دکھائی دیئے۔ تم اکیلے بیٹھے رو رہے تھے تو میں بے حد حیران ہوا۔ سردار ٹارزن مجھے کہیں دکھائی نہ دیا تو میں درخت پر چڑھ آیا۔ کہاں ہے سردار ٹارزن۔'' ـــــ دگوما ناگ نے کہا۔

''سردار میری غلطی کی وجہ سے ان جنگلوں میں کہیں کھو گیا ہے۔'' ـــــ منکو نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''کھو گیا ہے۔ مطلب۔'' ـــــ دگوما ناگ نے چونک کر کہا تو منکو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ تم نے واقعی غلطی کی تمہیں سردار ٹارزن کو اس طرح نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔'' ـــــ ساری تفصیل سن کر دگوما ناگ نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ مگر میں ان سیاہ سایوں کو دیکھ کر واقعی بہت ڈر گیا تھا۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''بہرحال جو ہوا سو ہوا۔ تم فکر نہ کرو۔ میں اب تمہارے ساتھ ہوں۔ میں سردار ٹارزن کے پسینے کی بو

پہچانتا ہوں۔ میں کوشش کر کے ان جنگلوں میں اسے تلاش کر سکتا ہوں۔'' ـــــ دگوما ناگ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''ہاں۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ ہم دونوں مل کر سردار ٹارزن کو ڈھونڈتے ہیں۔'' ـــــ دگوما ناگ نے کہا۔

''تم ناگ ہو اور تم ان جنگلوں کے ہی رہنے والے ہو۔ تمہارے لئے یہ اندھیرا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مگر میں اس اندھیرے میں نہیں دیکھ سکتا۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''اوہ۔ میرا رنگ بھی سیاہ ہے۔ اس سیاہی میں تو تمہیں میں بھی دکھائی نہیں دوں گا۔ پھر تم میرے پیچھے پیچھے کیسے آؤ گے۔'' ـــــ دگوما ناگ نے کہا۔

''میں بھی تو تم سے یہی کہہ رہا ہوں۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے سوچنے دو۔ اس مسئلے کا میں کوئی حل سوچتا ہوں۔'' ـــــ دگوما ناگ نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحے دگوما ناگ خاموش رہا۔ البتہ اس کے سانس لینے اور زبان لپلپانے کی آوازیں بدستور آ رہی تھیں۔ منکو کو دگوما ناگ کی چمکتی ہوئی

آنکھیں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔

''ہاں۔ ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔''_____ چند لمحوں کے بعد دگوما ناگ نے کہا۔

''کیا۔''_____ منکو نے چونک کر پوچھا۔

''تم میری دم پکڑ لو۔ میں جہاں جہاں جاؤں تم میری دم پکڑے ساتھ ساتھ چلتے رہنا۔''_____ دگوما ناگ نے کہا۔

''بہت خوب۔ یہ واقعی بہت اچھا طریقہ ہے۔ اس طرح میں ان جنگلوں میں راستہ بھی نہیں بھٹکوں گا۔'' منکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو چلو۔ درخت سے نیچے اترو۔ ہم ابھی سردار ٹارزن کو ڈھونڈتے ہیں۔''_____ دگوما ناگ نے کہا۔ منکو نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے درخت سے اتر کر نیچے آ گیا۔ چند لمحوں کے بعد دگوما ناگ بھی درخت سے اتر آیا۔ پھر منکو نے اس کی دم پکڑ لی اور دگوما ناگ نے ایک طرف رینگنا شروع کر دیا۔ منکو اس کی دم پکڑے اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

ٹارزن کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو ایک درخت کے ساتھ رسیوں سے بندھا ہوا پایا۔ درخت کے ساتھ اس کی کمر لگا کر اس کے سارے جسم کو رسیوں سے لپیٹ دیا گیا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک آگ کا بڑا سا الاؤ روشن تھا جس کی روشنی میں اردگرد کا ماحول دیکھ سکتا تھا۔

آگ کے الاؤ کے پیچھے اسے ایک ہڈیوں اور کھوپڑیوں کی بنی ہوئی بڑی سی جھونپڑی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ جھونپڑی کو انسانی ہڈیوں سے ہی بنایا گیا تھا۔ چھت پر انسانی کھوپڑیاں بھی مخصوص انداز میں ایک دوسرے سے جوڑ کر رکھی گئی تھیں۔ چھت کے اوپر والے

حصے میں کھوپڑیوں کا ایک مینارہ سا بھی بنا ہوا تھا۔ اس جھونپڑی کے پیچھے گھاس پھونس کی اور دوسری جھونپڑیاں تھیں۔ جہاں بے شمار وحشی موجود تھے۔ ان وحشیوں نے سرخ اور زرد زیر جامے پہن رکھے تھے۔ ان کے پاس نیزے اور تلواریں تھیں۔

ٹارزن کے قریب کوئی نہیں تھا۔ اسے شاید جھونپڑیوں سے ہٹ کر باندھا گیا تھا اور اس کے سامنے آگ کا الاؤ روشن کر دیا گیا تھا تاکہ ٹارزن ہر وقت انہیں آسانی سے نظر آتا رہے۔

ٹارزن کے ذہن میں پچھلا سارا واقعہ ابھر آیا تھا۔ وہ بوڑھے سردار شاموگا کو خوفزدہ ہوتا دیکھ کر بھاگا تھا۔ اس نے ٹارزن کو بھی بھاگنے کے لئے کہا تھا اور پھر ٹارزن ابھی بھاگا ہی تھا کہ منکو نے خوفزدہ ہو کر اس کے کاندھے سے چھلانگ لگا دی تھی۔ منکو کے چھلانگ مارتے ہی ٹارزن سے سیاہ سایہ آٹکرایا تھا۔ ٹارزن کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اس کی کمر پر منوں وزنی گرز مار دیا ہو۔ جس سے اس کی کمر اور ریڑھ کی ہڈی چور چور ہو گئی ہو۔ اس کے بعد ٹارزن کا ذہن

تاریک ہو گیا تھا اور اسے اب ہوش آیا تھا۔

ہوش میں آنے کے بعد ٹارزن کو اپنی کمر میں درد کا ہلکا سا بھی احساس نہیں ہو رہا تھا۔ اس کی کمر اور ریڑھ کی ہڈی پہلے جیسی مضبوط اور سلامت تھی۔

"یہ تو مجھے وہی واشم قبیلہ معلوم ہوتا ہے جس کے بارے میں سردار شاموگا نے مجھے بتایا تھا" ۔۔۔۔ ہڈیوں سے بنی ہوئی جھونپڑی دیکھ کر ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مگر ان کالے سایوں نے مجھ پر حملہ کیوں کیا تھا۔ انہوں نے تو میری کمر ہی توڑ کر رکھ دی تھی۔ اور میں یہاں کیسے پہنچ گیا" ۔۔۔۔ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹارزن نے ہڈیوں کی بنی ہوئی جھونپڑی میں سے ایک نہایت خوبصورت عورت کو باہر نکلتے دیکھا۔ عورت نے ہلکے گلابی رنگ کا نہایت خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔ وہ بے حد حسین تھی۔ جیسے ہی وہ جھونپڑی سے باہر نکلی وہاں موجود وحشی اسے دیکھتے ہی فوراً وہیں جھک گئے۔

عورت کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کی ایک چھڑی تھی۔

اس کے سر پر سونے کا بنا ہوا ایک خوبصورت تاج تھا۔

''سردار کہاں ہے۔''۔۔۔۔۔۔عورت نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نہایت تیز آواز میں کہا۔

''میں یہاں ہوں ملکہ۔''۔۔۔۔۔۔ایک بھاری بھر کم آدمی نے دوڑ کر اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

''آؤ میرے ساتھ۔''۔۔۔۔۔۔عورت نے کہا تو سردار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ عورت قدم بڑھاتی ہوئی اسی طرف آ رہی تھی۔ جہاں ٹارزن بندھا ہوا تھا۔ سردار اس کے پیچھے ہاتھ باندھے چلا آ رہا تھا۔ ٹارزن کو ہوش میں دیکھ کر وہ چونک پڑی۔ ٹارزن کی نظریں بھی اسی پر جمی ہوئی تھیں۔

''تم کب ہوش میں آئے ہو۔''۔۔۔۔۔۔عورت نے اس کے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی تھوڑی دیر پہلے۔''۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔ اس عورت کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ وچ ڈاکٹر کی جادوگرنی بیٹی ناماشی ہے۔

''تمہارا نام کیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ناماشی نے کہا۔

''تم نہیں جانتی۔''۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ تم جنگل کے ایک حصے میں موجود تھے۔ تمہیں میں نے ایک جادوئی گولے میں دیکھا تھا۔ تم چونکہ سیاہ جنگلوں کے باسی نہیں لگ رہے تھے۔ اس لئے میں نے تمہاری گرفتاری کے لئے اپنی جادوئی طاقتیں بھیج دی تھیں۔ جو تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لے آئی ہیں۔ مجھے تمہارا گوشت سے بھرا جسم اور گوری چمڑی بے حد پسند آئی تھی۔ میں تمہیں ہلاک کر کے تمہارا خون پینا چاہتی ہوں اور تمہارا گوشت اس آگ پر بھون کر کھانا چاہتی ہوں۔'' ــــــ ناماشی نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سفاکی اور درندگی تھی۔

''اوہ۔ تو اس مقصد کے لئے تم نے مجھے یہاں لا کر باندھ رکھا ہے۔'' ــــــ ٹارزن نے اس کا مقصد سمجھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں تمہارے ہوش میں آنے کا ہی انتظار کر رہی تھی۔ تمہیں چونکہ میری ایک جادوئی طاقت نے ٹکر مار کر بے ہوش کیا تھا۔ اس لئے میں تمہیں ہوش میں لانے کے لئے تم پر دوسرا کوئی عمل نہیں کر سکتی تھی۔ ورنہ اب تک میں تمہارا خون بھی پی چکی ہوتی اور تمہارا

گوشت بھی بھون کر کھا چکی ہوتی۔'' ــــــ ناماشی نے اسی انداز میں کہا۔

''شکل سے تو تم مجھے آدم خور دکھائی نہیں دے رہی۔'' ــــــ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے حسین چہرے پر مت جانا۔ میں تمہیں جو دکھائی دے رہی ہوں۔ میں وہ نہیں ہوں۔ میرا اصلی روپ بے حد بھیانک ہے۔ جسے دیکھنے کی تم ہمت بھی نہیں کر سکتے۔'' ــــــ ناماشی نے غرا کر کہا۔

''کیا تم چڑیل ہو۔'' ــــــ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

''صرف چڑیل نہیں۔ میں چڑیلوں کی بھی ملکہ ہوں۔ میرا نام ناماشی ہے اور میں ایک وقت میں دس انسانوں کو ہلاک کر کے ان کا خون پی سکتی ہوں اور ان کا گوشت بھی کھا سکتی ہوں۔'' ــــــ ناماشی نے کہا۔

''میں جانتا ہوں ناماشی کہ تم کون ہو اور تم یہاں کیا کر رہی ہو۔'' ــــــ ٹارزن نے اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے جانتے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا جانتے ہو تم میرے بارے میں۔" ـــــ ناماشی نے زور سے چونکتے ہوئے کہا اور ٹارزن نے اس کے سامنے وہ تمام باتیں دہرا دیں جو اسے بوڑھے سردار شاموگا نے بتائی تھیں۔

"ہونہہ۔ مجھے نہ تمہاری پرواہ ہے اور نہ شاموگا کی۔ میں تمہیں ابھی چند لمحوں میں ہلاک کر دوں گی۔ شاموگا لاکھ کوششیں بھی کرے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں نے اس کی تلاش میں سیاہ سایوں کو بھیج رکھا ہے۔ وہ اس کی دیوتاؤں والی تلوار سے نہیں ڈرتے۔ سیاہ سائے اسے ہر صورت میں ڈھونڈ نکالیں گے اور وہیں اس کے ٹکڑے اڑا دیں گے۔" ـــــ ناماشی نے منہ بنا کر کہا۔

"ناماشی۔ تم ایک ظالم، بے رحم اور آدم خور عورت ہو۔ میں یہاں تمہارے خاتمے کے لئے ہی آیا ہوں۔ شاموگا نے مجھے تمہارے بارے میں ساری حقیقت بتا دی ہے۔ میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ مجھے ان رسیوں سے خود ہی آزاد کر دو۔ اگر یہ رسیاں میں نے خود کھول لیں تو یاد رکھنا میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کروں گا کہ تم صدیوں

تک چیختی چلاتی رہو گی۔" ـــــ ٹارزن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں امر ہوں ٹارزن۔ تم آزاد ہو کر بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں چڑیلوں کی ملکہ ہوں۔ میں نے اپنی جان ایک کالے ہیرے میں چھپا رکھی ہے اور وہ کالا ہیرا کہاں ہے اس کے بارے میں سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ کالے ہیرے کی غیر موجودگی میں تمہارا کوئی ہتھیار حتیٰ کہ یہ آگ بھی مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔" ـــــ ناماشی نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر تم نے مجھے اس طرح باندھ کیوں رکھا ہے۔ کھولو مجھے۔ میں تم پر وار کرنا چاہتا ہوں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم خود کو میرے واروں سے کیسے محفوظ رکھتی ہو۔" ـــــ ٹارزن نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں نہیں کھولوں گی۔ مجھے تمہارے خون اور تمہارے سفید چمڑی والے گوشت سے مطلب ہے۔ تمہیں دیکھ کر میری بھوک پیاس اور بڑھ گئی ہے۔

میں پہلے تمہارا خون پیوں گی اور پھر تمہارے ٹکڑے کر کے تمہارا آگ پر بھنا ہوا گوشت میں مزے لے لے کر کھاؤں گی۔'' ـــــ ناماشی نے کہا۔

''چڑیلوں کی ملکہ اور اتنی بزدل ہو گی میں یہ سن کر حیران ہو رہا ہوں۔ یا تو تم ملکہ نہیں ہو یا پھر چڑیل بھی نہیں ہو۔ ورنہ ایک بندھے ہوئے اور بے بس انسان کو اس طرح ہلاک کرنے کا نہ کہتیں۔'' ـــــ ٹارزن نے غرا کر سرد لہجے میں کہا۔

''تم جو مرضی سمجھو۔ میں تمہاری باتوں میں آنے والی نہیں ہوں۔'' ـــــ ناماشی نے لاپرواہی سے کہا اور ٹارزن غرا کر رہ گیا۔ ناماشی واقعی بے حد چالاک تھی۔ اسے اپنی تذلیل کا کوئی احساس نہیں تھا۔ وہ ٹارزن کی کسی بات پر غصہ نہیں کر رہی تھی۔

''سردار۔'' ـــــ ناماشی نے پلٹ کر بھاری بھر کم آدمی سے مخاطب ہو کر درشت لہجے میں کہا جو اس کے عقب میں ہاتھ باندھے خاموش کھڑا تھا جیسے اس کا غلام ہو۔

''حکم ملکہ۔'' ـــــ سردار نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں

کہا۔

''میں اپنی جھونپڑی میں اس کے خون اور اس کے بھنے ہوئے گوشت کا انتظار کر رہی ہوں۔'' ـــــ ناماشی نے کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی ملکہ۔ میں پیالے لا کر اس کے سامنے رکھتا ہوں۔ پھر تیر انداز اس پر تیر برسائیں گے۔ تیر لگتے ہی اس کے جسم سے خون کے فوارے ابل پڑیں گے جو میں پیالوں میں بھر لوں گا۔ جب اس کا سارا خون نکل جائے گا تو میں اس کے ٹکڑے کرا لوں گا۔ اس کے گوشت کے ٹکڑے سلاخوں میں پرو کر آگ میں بھونے جائیں گے۔ جب تک اس کا گوشت بھنے گا تب تک آپ اس کے خون سے اپنی پیاس بجھا لیں۔ پھر میں آپ کو اس کا بھنا ہوا گوشت بھی پیش کر دوں گا۔'' ـــــ سردار نے بڑے مؤدبانہ انداز میں طوطے کی طرح مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ سورج ڈوبنے والا ہے۔ سورج ڈوبتے ہی آگ کا یہ

الاؤ مدھم ہو جائے گا۔ تب تم اسے ہلاک کرنا۔'' ناماشی نے کہا۔

''ٹھیک ہے ملکہ۔ میں سورج ڈوبنے کا انتظار کروں گا۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے کہا تو ناماشی نے ٹارزن کو سر سے پاؤں تک حرص بھری نظروں سے دیکھا اور خونخوار انداز میں مسکراتی ہوئی پلٹی اور واپس اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ سردار بھی اس کے پیچھے ہو لیا تھا۔ ٹارزن خاموشی سے اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے نہ ناماشی کو روکا تھا اور نہ سردار کو۔ جب وہ دور چلے گئے تو ٹارزن نے اپنے جسم پر بندھی ہوئی رسی پر زور آزمائی شروع کر دی۔ مگر رسیاں بے حد مضبوط تھیں۔ ٹارزن جھٹکے دے کر ان رسیوں کو توڑنا چاہتا تھا مگر وہ کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔

''سردار۔''۔۔۔۔۔۔اچانک درخت کے اوپر سے اسے منکو کی آواز سنائی دی۔ منکو کی آواز سن کر ٹارزن نے چونک کر سر اٹھایا تو منکو اسے اپنے درخت پر نظر آیا جس کے ساتھ ٹارزن بندھا ہوا تھا۔

''منکو تم۔ کہاں چلے گئے تھے تم۔''۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے

سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے معافی مانگتا ہوں سردار۔ سیاہ بھوتوں کو دیکھ کر میں بے حد ڈر گیا تھا۔ میں بے خیالی میں بھاگتا ہوا اندھیرے میں کافی دور چلا گیا تھا۔ پھر واپسی پر میں ایک درخت سے ٹکرا کر بے ہوش ہو گیا تھا۔'' منکو نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تم یہاں کیسے پہنچے۔''۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا تو منکو نے اسے دگوما ناگ کے بارے میں بتا دیا جس کی دم پکڑ کر وہ یہاں تک آیا تھا۔

''کیا دگوما ناگ تمہارے ساتھ ہے۔''۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں سردار ٹارزن۔ میں منکو کے ساتھ ہی ہوں۔'' جواب میں دگوما ناگ کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ منکو چڑیلوں کی ملکہ ناماشی اپنی جھونپڑی میں جا رہی ہے اور قبیلے کے وحشی بھی ہم سے خاصے دور ہیں۔ کیا تم کسی طرح میری رسیاں کاٹ سکتے ہو۔'' ٹارزن نے کہا۔

''سردار ٹارزن۔ تم کہو تو تمہاری رسیاں میں کاٹ

دوں۔“ ـــــ دگوما ناگ نے کہا۔

”تم کیسے کاٹو گے۔“ ـــــ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

”میرا زہر بے حد طاقتور ہے سردار ٹارزن۔ میں زہر کا ایک قطرہ بھی پیچھے رسیوں پر ڈال دوں گا تو رسیاں یکلخت جل جائیں گی۔“ ـــــ دگوما ناگ نے کہا۔

”اوہ۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو ٹھیک ہے۔ اپنے زہر سے کاٹ دو میری رسیاں۔ میرے لئے یہاں سے آزاد ہونا بے حد ضروری ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔ چند لمحے وہ انتظار کرتا رہا۔ پھر اچانک اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کی رسیاں ڈھیلی پڑتی چلی گئیں۔ جیسے ہی رسیاں ڈھیلی ہوئیں ٹارزن نے جسم کو زور دار جھٹکا دیا تو رسیاں کھل کر اس کے پیروں میں گر گئیں۔

رسیاں کھلتے ہی ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اس درخت کے عقب میں آ گیا اور پھر کچھ سوچ کر وہ تیزی سے اسی درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ درخت خاصا گھنا تھا۔ ٹارزن نے خود کو گھنے پتوں میں چھپا لیا۔

”یہ کیا سردار۔ تم اس درخت پر کیوں آ گئے ہو۔ تم

اب آزاد ہو گئے ہو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہیے۔'' ____ منکو نے ٹارزن کو درخت پر آتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''نہیں۔ میں اگر دور گیا تو ناماشی اپنی جادوئی طاقتوں کی مدد سے مجھے ڈھونڈ لے گی۔ اگر میں نزدیک رہوں گا تو اس کا ناماشی اور جادوئی طاقتوں کو خیال بھی نہیں آئے گا۔'' ____ ٹارزن نے کہا۔

''تم کرنا کیا چاہتے ہو سردار ٹارزن۔ یہ عورت تو بہت بڑی جادوگرنی ہے۔'' ____ دگوما ناگ نے کہا۔

''میں جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس جادوگرنی کو ہلاک کرنا آسان نہیں ہے۔ اس نے اپنی جان کسی سیاہ ہیرے میں ڈال رکھی ہے جو اس نے کسی ایسی جگہ چھپا رکھا ہے جس کے بارے میں سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا۔'' ____ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ ایسی صورت میں تو ناماشی کا تم کسی بھی صورت میں مقابلہ نہیں کر سکو گے۔'' ____ منکو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔'' ____ ٹارزن نے کہا۔ اس کی نظریں سامنے ہڈیوں کی بنی ہوئی جھونپڑی اور وحشیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ ابھی اس بات کا کسی کو علم نہیں ہوا تھا کہ جس ٹارزن کو انہوں نے درخت سے باندھا تھا وہ غائب ہو چکا ہے۔

''حیرت ہے۔ یہ سب میری طرف سے اتنے غافل کیوں ہیں۔ انہیں پتہ کیوں نہیں چل رہا کہ میں ان کے چنگل سے نکل چکا ہوں۔'' ____ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں واقعی سردار۔ اتنے وحشی ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی اس درخت کی طرف نہیں دیکھ رہا۔'' ____ منکو نے کہا۔

''یہ بات نہیں ہے سردار ٹارزن۔ یہ قبیلہ دوسرے قبیلوں کی طرح اندھیروں کا عادی ہے۔ یہ روشنی سے زیادہ اندھیروں میں زیادہ آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ سامنے آگ کا جو الاؤ جل رہا ہے۔ اس آگ کی روشنی میں ان کی آنکھیں دھندلا گئی ہیں۔ جب تک ان میں سے کوئی نزدیک نہیں آئے گا کسی کو پتہ نہیں چلے

گا کہ تم یہاں نہیں ہو۔'' ــــــ دگوما ناگ نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تم ان جنگلوں کے باسی ہو دگوما ناگ۔ تمہارے پاس یقیناً ان قبیلے والوں کے بارے میں بہت معلومات ہوں گی۔ یہ بتاؤ کیا یہ وحشی آگ سے ڈرتے ہیں۔'' ــــــ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ تم دیکھ تو رہے ہو وہ سب آگ سے دور دور رہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔'' ــــــ دگوما ناگ نے جواب دیا۔

''سردار شاموگا نے بتایا تھا کہ یہ اس کا قبیلہ ہے اور ناماشی نے ان سب پر جادو کر رکھا ہے۔ ان وحشیوں کو دیکھ کر مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے یہ سب واقعی ناماشی جادوگرنی کے اثر میں ہیں۔ مجھے اپنے ساتھ ساتھ ان سب کو بھی اس جادوگرنی سے بچانا ہے۔ ورنہ میں ان ساری جھونپڑیوں کو آگ لگا دیتا۔'' ٹارزن نے کہا۔

''وحشیوں کی جھونپڑیوں کو چھوڑ کر تم ناماشی جادوگرنی کی جھونپڑی کو تو آگ لگا ہی سکتے ہو سردار۔ ہڈیوں کی بنی ہوئی جھونپڑی دوسری جھونپڑیوں سے الگ ہے۔ اگر

اسے آگ لگا دی جائے تو ہو سکتا ہے ناماشی جھونپڑی کے ساتھ ہی جل کر ہلاک ہو جائے۔ اس جھونپڑی کے جلنے سے نہ کسی وحشی کو نقصان پہنچے گا اور نہ ہی ان کی جھونپڑیاں جلیں گی۔'' ــــــ منکو نے کہا۔

''ناماشی نے کہا تھا کہ اس پر نہ کوئی ہتھیار اثر کر سکتا ہے اور نہ ہی آگ۔'' ــــــ ٹارزن نے کہا۔

''کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔ ناماشی جلے نہ جلے ، آگ سے اس کی شیطانی جھونپڑی تو جل ہی جائے گی۔'' ــــــ منکو نے کہا۔

''منکو ٹھیک کہہ رہا ہے سردار ٹارزن تم اس شیطانی جھونپڑی کو جلا دو۔'' ــــــ دگوما ناگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم دونوں یہیں رکو۔ میں الاؤ سے جلتی ہوئی لکڑیاں نکال کر شیطانی جھونپڑی پر پھینکتا ہوں۔ تم قبیلے والوں پر نظر رکھنا۔ کوئی اس طرف آئے تو مجھے بتا دینا۔'' ــــــ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ نہایت احتیاط کے ساتھ درخت پر سے اترتا چلا گیا۔ درخت سے نیچے اتر کر وہ جھکے جھکے انداز میں آگ کے الاؤ کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ اس بات کا پورا خیال رکھ رہا تھا کہ

وحشیوں کی نظر اس پر نہ پڑے۔ آگ کے الاؤ کے قریب جا کر اس نے جلتی ہوئی دو تین لکڑیاں اٹھائیں اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پھر وہ دوڑتا ہوا دائیں طرف گیا اور اس نے جلتی ہوئی ایک لکڑی ہڈیوں کی بنی ہوئی جھونپڑی کی چھت پر پھینک دی۔ جلتی ہوئی لکڑی چھت پر کھوپڑیوں کے مینارے سے ٹکرائی اور کھوپڑیوں پر سے لڑھکتی ہوئی ایک جگہ رک گئی۔ یہ دیکھ کر ٹارزن نے باقی دو لکڑیاں جھونپڑی کے گھاس پھونس کے کناروں کی طرف پھینک دیں۔

جلتی ہوئی لکڑیاں جیسے ہی گھاس پھونس پر پڑیں۔ اس نے یکلخت آگ پکڑ لی۔ یہ دیکھ کر ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

وہ گھوم کر واپس آیا اور پھر اسی درخت پر چڑھتا چلا گیا جس پر منکو اور دگوما ناگ موجود تھے۔ جھونپڑی کو آگ بھڑکتے اور دھواں دیکھ کر وحشی بوکھلا گئے۔ " آگ آگ کہتے ہوئے جھونپڑی کے اردگرد آگئے تھے۔

"ارے۔ ملکہ کی جھونپڑی جل رہی ہے۔ جلدی سے آگ بجھاؤ۔ ورنہ جھونپڑی کے ساتھ ملکہ بھی جل کر

راکھ بن جائے گی۔"۔۔۔۔سردار نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اب جھونپڑی کی دیوار نے آگ پکڑ لی تھی۔ ہڈیاں خشک لکڑیوں کی طرح جلنے لگی تھیں۔ پھر انہوں نے ناماشی کو بوکھلائے ہوئے انداز میں جھونپڑی سے باہر آتے دیکھا۔

"کس نے لگائی ہے آگ۔"۔۔۔۔ناماشی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ملکہ۔ شولاکی۔"۔۔۔۔ایک وحشی نے چیختے ہوئے کہا تو ناماشی اور قبیلے کے وحشی چونک کر اس درخت کی طرف دیکھنے لگے جس کے ساتھ ٹارزن بندھا ہوا تھا۔ اور پھر ٹارزن کو وہاں نہ پاکر وہ بری طرح سے اچھل پڑے۔

"شولاکی کہاں گیا۔ اس کی رسیاں کس نے کھولی ہیں۔"۔۔۔۔ناماشی نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے بھاگتی ہوئی اس درخت کے قریب آگئی اور پھر پھٹی پھٹی آنکھوں سے گری ہوئی رسیوں کی طرف دیکھنے لگی۔ ٹارزن اور منکو نے خود کو گھنے پتوں میں چھپا لیا تھا۔ ناماشی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ

ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ سردار اور کئی وحشی اس کے قریب آگئے تھے اور ٹارزن کو وہاں نہ پا کر حیرت سے ان کے چہرے بگڑ گئے تھے۔ جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آرہا ہو کہ کوئی اس قدر مضبوطی سے بندھی ہوئی رسیوں کو بھی توڑ سکتا ہے۔

''شاید شولاکی نے خود کو ان رسیوں سے آزاد کرا لیا تھا اور اسی نے آپ کی جھونپڑی کو آگ لگائی ہے۔'' سردار نے ڈرتے ڈرتے ناماشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ مجھ سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ جاؤ اسے تلاش کرو۔ وہ ابھی دور نہیں گیا ہو گا۔''——ناماشی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو سردار چیخ چیخ کر وحشیوں کو ہدایات دینے لگا۔ دوسرے لمحے وحشی نیزے اور تلواریں لئے تیزی سے ادھر ادھر بھاگتے چلے گئے۔

ٹارزن اور منکو درخت میں دبکے ہوئے ساکت تھے۔

ٹارزن کو اس بات سے حیرانی ہو رہی تھی کہ ناماشی کو جھونپڑی کے جلنے کا کوئی دکھ یا افسوس نہیں ہو رہا تھا۔ سردار کے سوا کسی نے جھونپڑی کو جلنے سے روکنے کی بات نہیں کی تھی۔ وحشی جلتی ہوئی جھونپڑی کے پاس

ضرور کھڑے تھے مگر ان میں سے کوئی بھی آگ بجھانے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

''تم نے میری جھونپڑی کو آگ لگا کر میرے غیض و غضب کو آواز دی ہے شولاکی۔ تم میری طاقتوں سے واقف نہیں ہو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ تم یہاں سے مجھ سے بچ کر بھاگ جاؤ گے تو یہ تمہاری بھول ہے۔ میں تمہارے خون کی پیاسی ہوں۔ میں ہر صورت میں تمہارا خون پی کر رہوں گی۔ ہر صورت میں۔''——ناماشی نے زخمی ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس نے سر اٹھایا اور درخت کی جانب دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔ اسے درخت کی طرف دیکھتے پا کر نہ صرف ٹارزن بلکہ منکو نے بھی اپنا دم سادھ لیا تھا۔ پھر اچانک ناماشی کی نظریں عین اس جگہ جم گئیں جہاں ٹارزن چھپا بیٹھا تھا۔ ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے ناماشی نے اسے دیکھ لیا ہو۔ اسے ناماشی کی شعلے برساتی آنکھیں دیکھ کر یوں محسوس ہوا جیسے اس کی رگوں کا خون جمتا جا رہا ہو۔

شاموگا کے چہرے پر انتہائی بھیانک اور فتح مندانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔ اس کی نظریں سامنے پڑی کھوپڑی کے گنجے سر پر جمی ہوئی تھیں۔ کھوپڑی پر اب دیا نہیں جل رہا تھا بلکہ اس کا سر سامری جادوگر کے گولے کی طرح روشن نظر آ رہا تھا جس پر ایک منظر واضح تھا۔

اس منظر میں اسے ٹارزن ایک بندر اور ایک ناگ کے ساتھ درخت پر پتوں میں چھپا بیٹھا دکھائی دے رہا تھا۔ درخت کے پاس ناماشی کھڑی تھی جو بڑی وحشت بھری نظروں سے اس درخت کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"سب کام میری مرضی کے مطابق ہو رہا ہے۔

شولاکی کے دماغ میں اس ناماشی کے خلاف بے پناہ نفرت اور غصہ بھرا ہوا ہے۔ اب یہ وہی کرے گا جو اس سے میں کہوں گا۔" ـــــ شاموگا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے گنجی کھوپڑی پر ہاتھ لہرایا تو کھوپڑی کے سر پر سے منظر غائب ہوتا چلا گیا اور کھوپڑی عام حالت میں آ گئی۔

"بوقان۔" ـــــ شاموگا نے جھونپڑی کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے زناٹے دار آواز سنائی دی اور پھر سیاہ دھواں لہریں لیتا ہوا اندر آ گیا۔ دھواں ایک جگہ جمع ہوا اور پھر اس دھوئیں نے بوقان کا روپ دھار لیا۔

"بوقان حاضر ہے آقا۔ حکم۔" ـــــ بوقان نے سر جھکا کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب تمہارا کام شروع ہوتا ہے بوقان۔ شولاکی کے پاس میرا روپ دھار کر جاؤ اور اس سے وہی کہو جس کے بارے میں تمہیں میں پہلے ہی ہدایات دے چکا ہوں۔" ـــــ شاموگا نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

"بوقان آقا کا حکم بجا لائے گا۔" ـــــ بوقان نے

کہا اور پھر وہ دھواں بن کر جھونپڑی سے نکل گیا۔ شاموگا کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ اس نے ٹارزن کو سرخ غار میں بھیجنے کے لئے جو جال پھیلایا تھا۔ ٹارزن آسانی سے اس کے جال میں پھنس گیا تھا۔ شاموگا خود تو اپنی جھونپڑی میں ہی موجود رہا تھا مگر اس نے بوقان کو اپنا ہمشکل بنا کر ٹارزن کے پاس بھیج دیا تھا۔ جس نے ٹارزن کے دل میں ناماشی کے خلاف بے پناہ زہر بھر دیا تھا۔ اس نے شاموگا کی ہدایات کے مطابق ٹارزن کو ناماشی کے ظلم و جبر اور بے رحمی کے بارے میں جو بتایا تھا اس سے ٹارزن کے دل میں ناماشی کے خلاف بے پناہ نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ پھر بوقان نے ہی وہاں سائے بلا کر ٹارزن کو بے ہوش کیا تھا اور ناماشی سے کہہ کر وحشیوں کے ذریعے بے ہوش ٹارزن کو اٹھا لیا تھا۔

قبیلے میں لے جا کر انہوں نے ٹارزن کو درخت سے باندھ دیا تھا۔ ٹارزن نے ہوش میں آ کر وہاں انسانی ہڈیوں کی بنی ہوئی جھونپڑی بھی دیکھ لی تھی اور اس کے سامنے ناماشی کا بھیانک روپ بھی ظاہر ہو گیا

تھا۔ اس لئے شاموگا کو یقین تھا کہ یہ سب دیکھ کر ٹارزن کو پختہ یقین ہو گیا ہو گا کہ جاشوکوں کو جادو سے بنانے اور پورے جنگلوں پر قبضہ کرنے کا خواب صرف ناماشی کا ہی ہے۔ شاموگا کے ہی کہنے پر ناماشی نے ٹارزن کو جان بوجھ کر یہ بتایا تھا کہ اس کی جان ایک کالے ہیرے میں ہے اور اسے اس وقت تک ہلاک نہیں کیا جا سکتا جب تک کالا ہیرا نہ حاصل کر لیا جائے۔

شاموگا نے روشن کھوپڑی سے ٹارزن کی ایک ایک حرکت دیکھ لی تھی۔ اس نے ٹارزن کے دوست بندر اور اس کے ساتھ ایک سیاہ ناگ کو بھی دیکھ لیا تھا۔ سیاہ ناگ نے درخت کے پیچھے جا کر رسیوں کو اپنے زہر سے جلا دیا تھا جس سے ٹارزن آزاد ہو گیا تھا۔ اگر وہ ناگ ایسا نہ کرتا تو شاموگا کسی دوسرے طریقے سے ٹارزن کو ان رسیوں سے آزاد کر کے وہاں سے نکلنے کا موقع دے دیتا۔ شاموگا کی ہدایات پر ہی ناماشی نے ٹارزن کے قریب کوئی پہرے دار نہیں چھوڑا تھا اور نہ ہی اس پر زیادہ توجہ دی تھی تاکہ ٹارزن کو آسانی

سے وہاں سے نکلنے کا موقع مل سکے۔

شاموگا نے ٹارزن کو ناماشی کی جھونپڑی کو آگ لگاتے بھی دیکھ لیا تھا۔ مگر وہ خاموش تھا۔ البتہ وہ اس بات سے حیران تھا کہ ٹارزن نے رسیوں سے آزاد ہونے کے بعد وہاں سے بھاگنے کی کوشش کیوں نہیں کی تھی۔ وہ اسی درخت پر چڑھ گیا تھا جس کے ساتھ اسے باندھا گیا تھا۔ کافی دیر بعد اسے چنگھاڑ کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔

''بوقان۔ اندر آجاؤ۔''_____ شاموگا نے چونک کر کہا تو بوقان اندر آ گیا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے آقا۔''_____ بوقان نے مجسم ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بہت خوب۔ کیا شولا کی سرخ غار میں جانے کے لئے راضی ہو گیا ہے۔''_____ شاموگا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ وہ ناماشی کو ہر قیمت پر ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اسے ناماشی کو ہلاک کرنے کے لئے آگ کے سمندر میں بھی جانا پڑے گا تو وہ

اس سے بھی نہیں گھبرائے گا۔'' ـــــ بوقان نے کہا۔

''کیا تم نے اسے سرخ غار اور شیطانی سیاہ ہیرے کا بھی بتا دیا ہے۔'' ـــــ شاموگا نے پوچھا۔

''بالکل۔ میں نے شولاکی کو ساری تفصیلات بھی بتا دی ہیں اور سرخ غار کے خطرات سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔'' ـــــ بوقان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا شولاکی نے اپنی مرضی سے کہا تھا کہ وہ سرخ غار میں جا کر سیاہ ہیرا لائے گا۔'' ـــــ شاموگا نے کہا۔

''ہاں آقا۔ یہ اس کا اپنا فیصلہ تھا۔ میں نے آپ کے روپ میں اسے غار میں جانے کے لئے دباؤ نہیں ڈالا تھا۔'' ـــــ بوقان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ بہت خوب۔ اب میرا کام ہوا ہے۔ میں خوش ہوں بے حد خوش۔'' ـــــ شاموگا نے مسرت سے کہا۔

''آقا۔'' ـــــ بوقان نے کہا۔

''ہاں۔'' ـــــ شاموگا نے چونک کر کہا۔ بوقان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس سے کچھ کہنا چاہتا ہو۔

''جب شولاکی سرخ غار سے سیاہ ہیرا لا کر آپ کو

ے دے گا تو آپ شولاکی کا کیا کریں گے۔'' بوقان نے کہا۔

''میں اسے ہلاک کر دوں گا۔ میں نے بھلا اس کا کیا کرنا ہے۔'' ـــــ شاموگا نے کہا۔

''آقا۔ کام ہونے کے بعد کیا آپ شولاکی کو میرے حوالے کر سکتے ہیں۔'' ـــــ بوقان نے کہا۔

''کیوں۔ تم اس کا کیا کرو گے۔'' ـــــ شاموگا نے حیران ہو کر کہا۔

''میں شولاکی کا خون پینا چاہتا ہوں۔ شولاکی کے جسم میں انتہائی طاقتور خون دوڑ رہا ہے۔ اگر آقا مجھے شولاکی کا خون پینے کی اجازت دے دیں تو میری طاقتوں میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔'' ـــــ بوقان نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں کام پورا ہونے کے بعد شولاکی تمہیں بخش دوں گا۔ تم اس کا خون پینا یا اسے سالم نگل جانا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔'' ـــــ شاموگا نے کہا تو بوقان بھیانک انداز میں مسکرانے لگا۔

''آقا کی بخشش پا کر میں خوش ہوں۔ بہت خوش۔''

بوقان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب جاؤ اور جا کر شولاکی پر نظر رکھو۔ جب وہ
سرخ غار میں داخل ہو جائے تو تم اس کا غار کے باہر
انتظار کرنا اور جب وہ غار سے سیاہ ہیرا لے کر باہر
آئے تو تم مجھے فوراً آکر بتا دینا۔ میں اس سے سیاہ
ہیرا لینے پہنچ جاؤں گا۔''۔۔۔۔۔ شاموگا نے کہا۔

''بوقان آقا کے حکم کی تعمیل کرے گا۔''۔۔۔۔ بوقان
نے کہا اور پھر وہ دھویں میں تبدیل ہو کر اس کی
جھونپڑی میں سے نکلتا چلا گیا۔

شاموگا کے چہرے پر بے پناہ مسرت اور اطمینان
کے تاثرات تھے۔ وہ سیاہ ہیرا اپنے ہاتھوں میں پکڑا
ہوا دیکھ رہا تھا۔ جس کو حاصل کرنے کے بعد وہ پوری
دنیا کے جنگلوں کا بے تاج بادشاہ بن سکتا تھا اور پھر وہ
چاہتا تو اس سیاہ ہیرے کی مدد سے پوری دنیا پر
قبضہ کر سکتا تھا۔ شاموگا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے
بہت جلد اس کی خواہش پوری ہونے والی ہو۔

ناماشی کو اس طرح اپنی طرف دیکھتے پا کر
ٹارزن کا جیسے دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔ اسے ایسا ہی
لگ رہا تھا جیسے ناماشی نے اسے دیکھ لیا ہے مگر دوسرے
لمحے ناماشی نے سرجھٹکا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

''لگتا ہے سردار اور اس کے ساتھی شولاکی کو نہیں
ڈھونڈ سکیں گے۔ مجھے شولاکی کو ڈھونڈنے کے لئے
کالے سایوں کو ہی بلانا ہو گا۔ شولاکی اگر زمین کی
تہوں میں بھی گھس گیا ہو گا تو کالے سائے اسے وہاں
سے بھی کھینچ کر باہر نکال لیں گے۔''۔۔۔۔ ناماشی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی قبیلے کی
طرف بڑھتی چلی گئی۔

ہڈیوں کی بنی ہوئی شیطانی جھونپڑی نے چاروں طرف سے آگ پکڑ لی تھی اور وہ جل جل کر راکھ بنتی جا رہی تھی۔ ناماشی جلتی ہوئی جھونپڑی کے پاس جا کر رک گئی اور اسے حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

''سردار۔''_____ ناماشی کے جانے کے بعد منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا ہے اور یہ تمہارا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔'' ٹارزن نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ منکو کا چہرہ واقعی خوف سے بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ خوف پھیلا ہوا تھا۔

''تم نے اس جادوگرنی کی بات نہیں سنی۔''_____ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''کون سی بات۔''_____ ٹارزن نے کہا۔

''اس نے کہا ہے کہ وہ تمہاری تلاش میں کالے بھوتوں کو بلائے گی جو تمہیں ہر صورت میں ڈھونڈ لیں گے۔''_____ منکو نے کہا۔

''ڈرو نہیں منکو۔ میں پاتال کا رہنے والا ناگ

ہوں۔ سردار ٹارزن پر جن سیاہ سایوں نے حملہ کیا تھا وہ سنگوری نسل کی بدروحیں ہیں۔ سنگوری نسل کی بدروحیں بے حد خوفناک اور خطرناک ہوتی ہیں۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ وہ درندوں پر بھی حملہ کریں تو انہیں بھی چند ہی لمحوں میں ہلاک کر سکتی ہیں۔ میں ان سنگوری نسل کی بدروحوں کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔'' دگوما ناگ نے کہا۔

''کیا جانتے ہو تم بدروحوں کے بارے میں۔'' ٹارزن نے چونک کر پوچھا۔

''سردار ٹارزن۔ ان بدروحوں یں بے پناہ طاقتیں ہیں لیکن ان طاقتوں کے ساتھ ان میں ایک کمزوری بھی ہے۔''_____ دگوما ناگ نے کہا۔

''کیسی کمزوری۔''_____ ٹارزن نے پوچھا۔

''ان جنگلوں میں سرانگا نامی درخت ہیں جن کے پتے سرخ اور لیس دار ہیں۔ میں نے سیاہ بدروحوں کو ان سرخ لیس دار پتوں سے دور دور رہتے دیکھا ہے۔ سیاہ بدروحیں جانوروں کا خون بھی پیتی ہیں۔ اس لیے وہ ان جنگلوں میں ہر قسم کے جانوروں کا شکار کرتی ہیں۔

مگر ان جانوروں کے پاس وہ نہیں جاتیں جن کے جسم کے کسی بھی حصے پر سرانگا درخت کے پتوں کا ذرا سا بھی رس لگا ہو۔''۔۔۔۔۔دگوما ناگ نے کہا۔

''بہت خوب۔ یہ تو تم نے بہت کام کی بات بتائی ہے دگوما ناگ۔ کیا وہ پتے اور ان کا رس بدبودار ہے۔''۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ رس بے حد خوشبودار ہے۔ اس رس کی خوشبو سے سیاہ بدروحیں اور دوسری بہت سی شیطانی ذریتوں کو میں نے بھاگتے ہوئے دیکھا ہے۔''۔۔۔۔۔دگوما ناگ نے کہا۔

''کیا سرانگا کے درخت یہاں کہیں نزدیک بھی ہیں۔''۔۔۔۔۔ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں ان کی ہلکی ہلکی مہک محسوس کر رہا ہوں۔ درخت نزدیک نہیں تو زیادہ دور بھی نہیں ہیں۔'' دگوما ناگ نے جواب دیا۔

''ایسی بات ہے تو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ ہم جا کر سرخ پتے توڑ لاتے ہیں تاکہ سردار ان پتوں کا خوشبودار رس اپنے جسم پر لگا کر ان سیاہ بدروحوں سے
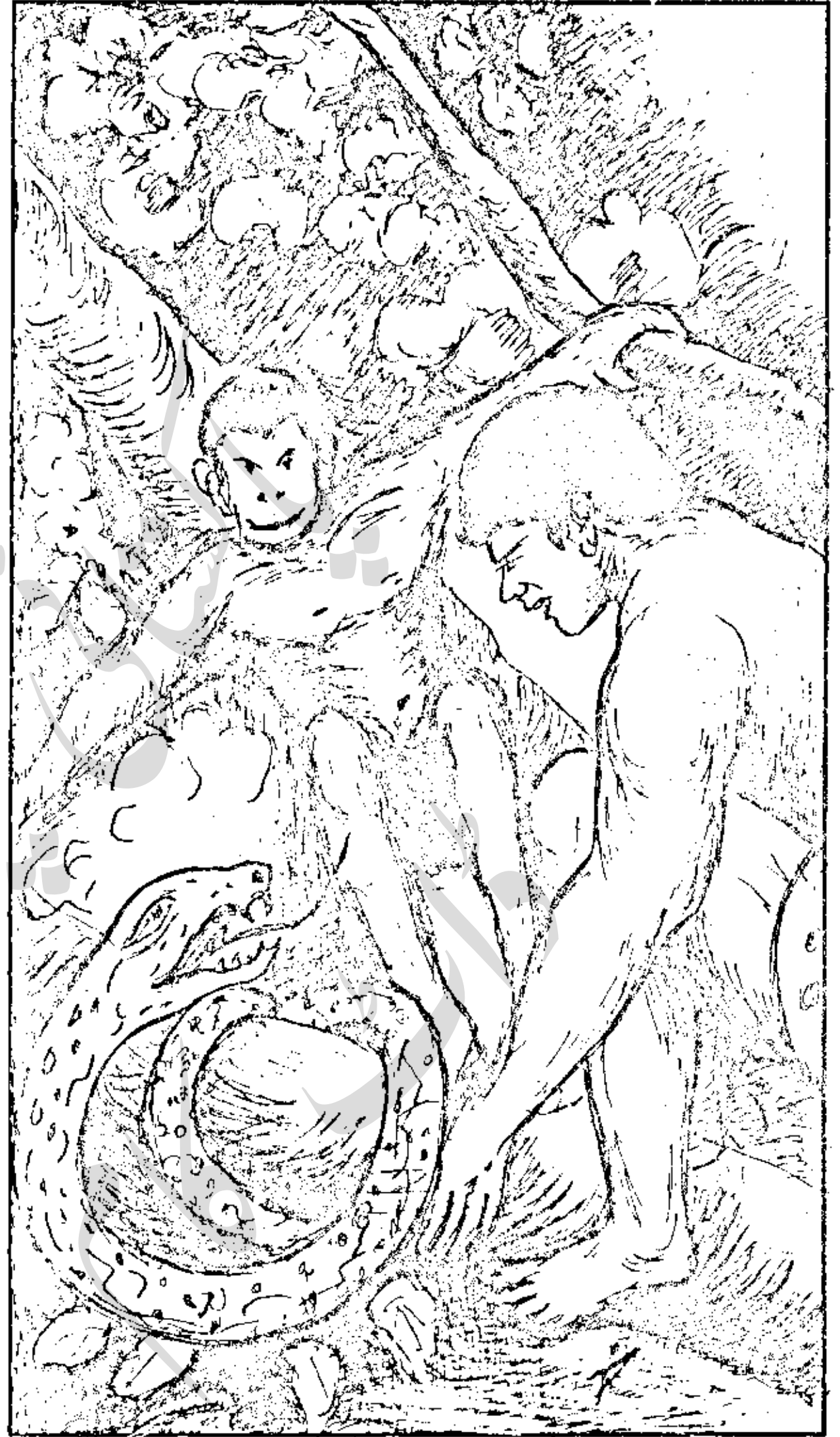
بچ سکے۔'' ـــــــ منکو نے جلدی سے کہا۔

''سردار ٹارزن کو اس طرح اکیلا چھوڑنا مناسب نہیں ہو گا منکو۔ سردار ٹارزن۔ تم ہمارے ساتھ چلو۔ یہاں درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ میں آگے جاتا ہوں۔ میری آواز پر تم دونوں میرے پیچھے آ جاؤ۔ میں تمہیں سرانگا درخت تک پہنچا دیتا ہوں۔'' ـــــــ دگوما ناگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے چلو۔'' ـــــــ ٹارزن نے کہا۔ اس نے ناماشی کی سیاہ بدروحوں کی طاقت دیکھ لی تھی۔ ان جنگلوں میں وہ اس کے لئے واقعی خطرناک ثابت ہو سکتی تھیں۔ اس لئے اگر ان سے بچنے کا اسے آسان طریقہ مل گیا تھا تو بھلا ٹارزن اس کا فائدہ کیوں نہ اٹھاتا۔ چنانچہ دگوما ناگ درخت کی شاخوں پر رینگ گیا۔ وہ منہ سے پھنکاروں کی تیز آوازیں نکال رہا تھا تاکہ ٹارزن اور منکو کو اس کے پیچھے آنے میں مشکل نہ ہو سکے۔ ٹارزن اور منکو اس کی پھنکاروں کا پیچھا کرتے ہوئے درختوں کی شاخیں پکڑتے اس کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے تھے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں

گے کہ اچانک ٹارزن کی نظر ایک درخت پر پڑی جہاں سردار شاموگا چھپا بیٹھا تھا۔ وہ دائیں طرف ایک درخت پر تھا۔ ٹارزن کی آنکھیں چونکہ اندھیرے میں قدرے دیکھنے کے قابل ہو چکی تھیں۔ اس لئے اس نے سردار شاموگا کو اس کی لمبی داڑھی سے پہچان لیا تھا۔

''ارے۔ یہ سردار شاموگا یہاں کیا کر رہا ہے۔'' ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ منکو اور دگوما ناگ نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ ادھر سردار شاموگا نے بھی ٹارزن کو دیکھ لیا تھا۔

''اوہ۔ سردار ٹارزن تم یہاں۔'' ـــــــ سردار شاموگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹارزن رینگ کر دوسرے درخت پر اس کے پاس چلا گیا۔

''ہاں۔ مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ تم تو جنگل کے دوسرے حصے میں تھے۔'' ـــــــ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ناماشی جادوگرنی اور اس کے سیاہ سایوں سے بچتا پھر رہا ہوں۔ سیاہ سائے درختوں میں چھپے ہوئے انسانوں کو تلاش نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں درختوں

سے ہوتا ہوا یہاں آ گیا ہوں مگر تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔ تمہیں تو ان سیاہ سایوں نے ہلاک کر دیا تھا اور وہ میرے سامنے تمہاری لاش بھی اٹھا کر لے گئے تھے۔''۔۔۔۔سردار شاموگا نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''ان سیاہ سایوں نے مجھے ہلاک نہیں صرف بے ہوش کیا تھا۔ وہ مجھے تمہارے قبیلے میں ناماشی کے پاس لے گئے تھے۔''۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''ناماشی کے پاس۔ اوہ۔ پھر تم اس سے بچ کر یہاں کیسے آ گئے۔ کیا اس نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی تھی۔''۔۔۔۔سردار شاموگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹارزن نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''سیاہ ہیرا۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ناماشی کی جان کالے ہیرے میں ہے۔''۔۔۔۔سردار شاموگا نے ساری تفصیل سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات خود اس نے مجھے بتائی تھی۔ مگر تم کیوں چونکے ہو۔ کیا تم جانتے ہو کہ سیاہ ہیرا کہاں

ہے۔''۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''ان جنگلوں کے جنوب میں ایک پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں بڑی بڑی دراڑیں اور بہت سے غار موجود ہیں۔ ان غاروں میں ایک ایسا غار ہے جو سرخ رنگ کا ہے۔ غار میں آگ جیسی تیز سرخ روشنی بھری ہوئی ہے۔ چند دن پہلے میں اس طرف گیا تھا۔ میں ان غاروں میں پناہ لینا چاہتا تھا۔ پھر اچانک میری نظر سرخ روشنی والے غار پر پڑی تو میں حیران رہ گیا اور بے اختیار اس غار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی میں غار کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک انسانی کھوپڑی نمودار ہو گئی۔ کھوپڑی سیاہ رنگ کی تھی۔ اس کے سر پر آگ جل رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور سرخ تھیں۔ کھوپڑی کو اس طرح نمودار ہوتے دیکھ کر میں ڈر کر وہیں رک گیا۔ جلتی ہوئی کھوپڑی مجھے ہی گھور رہی تھی۔ پھر اچانک اس نے خوفناک آواز میں مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ میں کون ہوں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے اسے بتایا کہ میں سردار شاموگا ہوں۔ جلتی ہوئی کھوپڑی نے کہا کہ میں جہاں سے آیا ہوں

فوراً واپس چلا جاؤں۔ اگر میں نے سرخ غار کی طرف جانے کی کوشش کی تو وہ مجھے فوراً ہلاک کر دے گی۔ اس جلتی ہوئی کھوپڑی نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اس کی اجازت کے بغیر نہ کوئی اس شیطانی سرخ غار میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ غار میں موجود شیطانی سیاہ ہیرا حاصل کر سکتا ہے۔ پھر اس نے مجھے اس شیطانی سرخ غار کے بارے میں بتایا کہ شیطانی سرخ غار میں چار بڑی شیطانی طاقتیں موجود ہیں جو اس سیاہ ہیرے کی حفاظت کر رہی ہیں۔''ـــــ سردار شاموگا کہتا چلا گیا۔

''اوہ۔ کیا اس جلتی ہوئی کھوپڑی نے تمہیں ان بڑی شیطانی طاقتوں کے بارے میں بتایا تھا۔''ـــــ ٹارزن نے پوچھا۔

''نہیں۔ البتہ اس نے یہ ضرور کہا تھا کہ ان بڑی چار شیطانی طاقتوں کی موجودگی میں بڑے سے بڑا جن اور طاقتور سے طاقتور دیو بھی اس غار میں نہیں جا سکتا۔'' سردار شاموگا نے کہا۔

''کیا تم نے جلتی ہوئی کھوپڑی سے سیاہ ہیرے کے

بارے میں نہیں پوچھا تھا کہ اس سیاہ ہیرے کی کیا خاصیت ہے جس کے لئے چار بڑی شیطانی طاقتیں اور جلتی ہوئی کھوپڑی وہاں موجود ہیں۔''ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''پوچھا تھا۔ مگر جلتی ہوئی کھوپڑی نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔''ـــــ اس نے کہا۔

''پھر تم کیا سوچ رہے ہو۔ کیا سرخ غار میں وہی سیاہ ہیرا موجود ہے جس میں ناماشی جادوگرنی کی جان ہے۔''ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔ شیطانی طاقتیں ایسی جگہوں کی ہی حفاظت کرتی ہیں۔ جہاں جادوگر اور جادوگرنیاں ایسی چیزیں چھپاتی ہیں جن میں ان کی جان ہوتی ہے اور یہ بات میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ان جنگلوں کے وچ ڈاکٹر اتنی طاقتیں نہیں رکھتے کہ وہ اپنی جانیں کسی دوسری چیز یا کسی پرندے میں ڈال کر محفوظ رکھ سکیں۔''ـــــ سردار شاموگا نے کہا۔

''کیا تم مجھے اس سرخ غار تک لے جا سکتے ہو۔'' ٹارزن نے پوچھا۔

''کیوں۔ تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو''۔۔۔۔۔سردار شاموگا نے چونک کر کہا۔

''اگر واقعی اس ناماشی جادوگرنی کی جان سیاہ ہیرے میں ہے اور سرخ غار میں وہی سیاہ ہیرا موجود ہے تو میں سرخ غار میں جا کر وہ سیاہ ہیرا ضرور حاصل کروں گا۔ میں ناماشی جیسی آدم خور جادوگرنی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ صرف اس لئے نہیں کہ اس نے میرے جنگلوں میں جاشوک بھیج کر تباہی پھیلائی تھی۔ میں نے اس کا بھیانک پن دیکھا تھا۔ اس نے جس طرح انسانی ہڈیوں اور کھوپڑیوں کی جھونپڑی بنا رکھی تھی اسے دیکھ کر مجھے اس کی درندہ صفتی کا پتہ چل گیا تھا۔ وہ آدم خور جادوگرنی ہے اور جسے خون کی لت پڑ گئی ہو آسانی سے نہیں چھوٹتی۔ اس لئے ناماشی جادوگرنی کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ وہ دوسرے قبیلوں کے انسانوں کے لئے مصیبت کا باعث بنی رہے گی۔'' ٹارزن نے کہا۔

''تو کیا تم اپنی مرضی اور خوشی سے سرخ غار میں جاؤ گے''۔۔۔۔۔سردار شاموگا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بالکل''۔۔۔۔۔ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اگر تم اپنی مرضی سے جاتے ہو تو ٹھیک ہے۔ یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں اس غار میں جانے اور وہاں سے سیاہ شیطانی ہیرا لانے کے لئے مجبور کر رہا ہوں''۔ سردار شاموگا نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کیا تم واپس اپنے قبیلے میں نہیں جانا چاہتے اور کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ ناماشی جیسی آدم خور جادوگرنی کے چنگل سے تمہارا قبیلہ بچ جائے''۔۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''بالکل۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ لیکن ایک مسئلہ ہے''۔۔۔۔۔سردار شاموگا نے کہا۔

''مسئلہ۔ کیا مطلب''۔۔۔۔۔ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''میرا تعلق وچ ڈاکٹروں سے رہ چکا ہے۔ میں ان سے جادوگرنیوں، جادوگروں اور دیوی دیوتاؤں کی باتیں سنتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ میری ایک وچ ڈاکٹر سے اس بات پر بھی بحث ہوئی تھی کہ اگر کوئی جادوگر یا جادوگرنی

اپنی جان کسی بے جان یا کسی پرندے میں ڈال دے تو
پھر اسے آسانی سے کیسے ختم کیا جا سکتا ہے۔ تب مجھے
اس وچ ڈاکٹر نے بتایا کہ اگر جان والی چیز یا پرندہ
کسی گوری چمڑی والے نوجوان آدم زاد کے ہاتھ
آجائے تو وہ لاکھ کوششیں بھی کرے تب بھی وہ آسانی
سے اس جادوگر یا جادوگرنی کو ہلاک نہیں کر سکے گا۔
لیکن اگر کوئی سیاہ فام اور وہ بھی بوڑھا اس چیز کو ختم
کر دے تو جادوگر اور جادوگرنی کو آسانی سے ہلاک کر
جاتا ہے۔ فرض کرو ناماشی کی جان اگر واقعی اس سیاہ
ہیرے میں ہے تو تم چونکہ سفید چمڑی والے اور جوان
ہو اس لئے تم ناماشی جادوگرنی کو ہلاک نہیں کر سکو
گے۔ اگر تم نے اس ہیرے کو توڑنے یا آگ میں
ڈالنے کی کوشش کی تو ہیرے میں موجود ناماشی کی جان
نکل کر اس کے جسم میں چلی جائے گی اور اس کی
طاقتوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جائے گا اور اگر تم وہ
سیاہ ہیرا کسی سیاہ فام بوڑھے کو لا کر دے دو اور وہ
بوڑھا اس ہیرے کو آگ میں ڈال دے تو پھر ناماشی
جادوگرنی ہر صورت ہلاک ہو جائے گی۔" ـــــ سردار

شاموگا نے کہا۔

''تو اس میں مشکل کیا ہے۔ تم بوڑھے بھی ہو اور سیاہ فام بھی۔ میں وہ ہیرا لا کر تمہیں دے دوں گا۔ تم اسے میرے سامنے آگ میں ڈال دینا''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''اوہ ہاں۔ اگر ایسا ہو جائے تو نہ صرف ناماشی جل کر راکھ بن جائے گی بلکہ اس کے بنائے ہوئے جادوئی جاشوکے بھی تباہ ہو جائیں گے''۔۔۔۔۔ سردار شاموگا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہم سرانگا درختوں کی تلاش میں جا رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ پاتال کا ایک سیاہ ناگ ہے اس نے ہمیں بتایا ہے اگر سرانگا کے سرخ پتوں کا رس اپنے جسم سے لگا لیا جائے تو ہم سے نہ صرف بدروحیں دور رہیں گی بلکہ شیطانی طاقتیں بھی ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ پہلے سرانگا پتوں کا رس جسموں پر لگا لیں پھر ہم غار کی طرف روانہ ہو جائیں گے''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

''سرانگا پتوں کا رس''۔۔۔۔۔ سردار شاموگا نے چونک کر کہا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا رنگ بدلا مگر اس نے فوراً ہی خود پر قابو پالیا۔

''ہاں۔ کیوں تم سرانگا پتوں کے رس کا سن کر پریشان کیوں ہو گئے ہو''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ میں پریشان نہیں ہوا۔ تم ایسا کرو۔ تم جا کر جسم پر سرانگا پتوں کا رس لگاؤ اور درخت کے دو چار پتے میرے لئے بھی لیتے آنا۔ میں یہیں رک کر تمہارا انتظار کرتا ہوں۔ پھر ہم پتوں کا رس لگا کر سرخ غار کی طرف روانہ ہو جائیں گے''۔۔۔۔۔ سردار شاموگا نے جلدی جلدی سے کہا۔

''کیوں۔ تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں چل رہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں تھکا ہوا ہوں سردار ٹارزن۔ تمہاری واپسی تک میں تھوڑا آرام کر لوں گا۔ پھر مجھے تمہیں لے کر سرخ غار تک بھی تو جانا ہے جو یہاں سے تین ہزار نیزوں کی دوری پر ہے''۔۔۔۔۔ سردار شاموگا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم واپسی پر تمہارے لئے پتے لے آئیں گے۔"——ٹارزن نے کہا تو سردار شاموگا کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔ ٹارزن منکو اور دگوما ناگ ایک بار پھر سرانگا درخت کی تلاش میں چل پڑے۔

"یہ سردار شاموگا سرانگا کا نام سن کر پریشان کیوں ہو گیا تھا۔"——منکو نے کافی آگے آ کر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معلوم نہیں۔"——ٹارزن نے کہا۔

"مجھے تو وہ بوڑھا بے حد پراسرار لگتا ہے۔"——منکو نے کہا۔

"پراسرار۔ کیوں۔ اس میں تمہیں کون سی پراسراریت نظر آ گئی ہے۔"——ٹارزن نے کہا۔

"مجھے اس کی آنکھوں کی بناوٹ، اس کے بولنے کا انداز اور اس کا رنگ روپ اچھا نہیں لگ رہا۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے سردار شاموگا وہ نہیں ہے جو ہمیں نظر آ رہا ہے۔"——منکو نے کہا۔

"کہیں تم اسے بھی تو بھوت نہیں سمجھ رہے۔" ٹارزن نے ہنس کر کہا۔

"ہاں سردار۔ مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے کسی بھوت نے انسانی شکل اختیار کر رکھی ہو۔"——منکو نے صاف گوئی سے کہا۔

"احمق۔ اگر وہ بھوت ہوتا تو ان سیاہ سایوں کو دیکھ کر اس طرح بھاگ کیوں جاتا۔ پھر اس کے ہاتھ میں جلتی ہوئی مشعل بھی تو تھی۔ میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ بھوت اور بدروحیں آگ سے ڈرتی ہیں۔" ٹارزن نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے وہ پراسرار بوڑھا ہمارے ساتھ کوئی شیطانی کھیل کھیل رہا ہے۔"——منکو نے سر جھٹک کر کہا۔

"کیسا کھیل۔"——ٹارزن نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا۔"——منکو نے کہا۔

"مجھے تو سردار شاموگا میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی کہ وہ ہمارے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہا ہو۔ وہ ایک مظلوم انسان ہے جس کے قبیلے پر ایک آدم خور جادوگرنی نے قبضہ کر رکھا ہے۔"——ٹارزن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مگر میرا دل

اس سے مطمئن نہیں ہے۔''۔۔۔۔۔منکو نے کہا تو ٹارزن نے ہنس کر اس کی بات ٹال دی۔ دگوما ناگ انہیں ایک ایسے درخت کے پاس لے آیا جس کے پتے بڑے بڑے اور سرخ رنگ کے تھے اور ان پتوں میں واقعی رس سا بھرا ہوا تھا۔ درخت اور اس کے پتوں میں سے انتہائی مسحور کن خوشبو نکل رہی تھی۔ ٹارزن نے ایک پتہ لے کر اسے دونوں ہاتھوں سے مسلا اور پھر اس کا رس اپنے بدن پر پھیرنے لگا۔ منکو نے بھی ایک پتہ توڑ کر اسے توڑ مروڑ کر اپنے جسم پر رگڑنا شروع کر دیا۔ ان کے جسموں سے خوشبو پھوٹ نکلی تھی۔ ٹارزن نے دو پتے توڑے اور انہیں اپنے زیرِ جامے میں اڑس لیا۔ پھر وہ واپس اس طرف ہو لئے جہاں انہوں نے سردار شاموگا کو چھوڑا تھا۔ مگر سردار شاموگا وہاں نہیں تھا۔

''ارے۔ یہ سردار شاموگا کہاں چلا گیا۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ وہ تھکا ہوا ہے اور آرام کرنا چاہتا ہے۔'' ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ سردار شاموگا کی شکل میں بھوت تھا سردار۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہم اس کے لئے سرانگا درخت

کے پتے لا رہے ہیں۔ اس لئے وہ یہاں سے غائب ہو گیا ہے۔''۔۔۔۔۔منکو نے کہا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو منکو۔ اگر وہ بھوت ہوتا تو پھر اس نے ہمیں کوئی نقصان کیوں نہیں پہنچایا۔ سیاہ جنگل کی شیطانی طاقتیں ہمیں نقصان تو پہنچا سکتی ہیں ہمارا ساتھ نہیں دے سکتیں۔ سردار شاموگا ہماری رہنمائی کر رہا تھا۔ اگر وہ بھوت ہوتا تو ایسا کبھی نہ کرتا۔'' ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر وہ غائب کہاں ہو گیا ہے۔ تم نے دیکھا تو تھا۔ سرانگا پتوں کا سن کر وہ کس طرح بوکھلا گیا تھا۔'' منکو نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر ٹارزن خاموش ہو گیا۔

''بہرحال۔ دیکھو وہ کسی اور درخت پر نہ چلا گیا ہو۔''۔۔۔۔۔ٹارزن نے سر جھٹک کر کہا اور پھر وہ تینوں سردار شاموگا کو ڈھونڈنے لگے مگر سردار شاموگا انہیں کہیں نہ ملا۔

''اب۔''۔۔۔۔۔منکو نے ایک جگہ آ کر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سمجھ میں نہیں آرہا اگر سردار شاموگا کو ہمارے ساتھ نہیں جانا تھا تو اس نے ہماری اس قدر رہنمائی کیوں کی تھی۔''۔۔۔۔ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ سردار شاموگا کو وہاں نہ پا کر وہ واقعی پریشان ہوگیا تھا اور اسے منکو کی باتوں پر یقین آنا شروع ہو گیا تھا کہ سردار شاموگا واقعی کوئی پراسرار آدمی تھا۔

''جو بھی ہے سردار ٹارزن۔ لیکن سردار شاموگا نے سرخ غار کے بارے میں غلط نہیں کہا تھا۔ جنوبی پہاڑیوں میں واقعی ایک ایسا غار موجود ہے جس میں سے سرخ روشنی سی نکلتی دکھائی دیتی ہے۔ ایک بار ہماری نسل کے ایک ناگ نے اس غاز میں جانے کی کوشش کی تھی مگر پھر اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اڑتا ہوا دور جا گرا تھا۔ اسے یوں لگا تھا جیسے کسی طاقتور اور غیبی مخلوق نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے دور پھینک دیا ہو۔''۔۔۔۔دگوما ناگ نے کہا جو اتنی دیر سے خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر سردار شاموگا کی باتیں بھی غلط نہیں ہوسکتیں۔ اس غار کا کوئی نہ کوئی

خاص راز ضرور ہے۔''۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''کیسا راز۔''۔۔۔۔منکو نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ یہ تو غار کے پاس جانے پر ہی معلوم ہو گا۔ سردار شاموگا نے کہا تھا کہ غار کے قریب جانے پر ایک جلتی ہوئی کھوپڑی نمودار ہوتی ہے۔ جو اس غار کے بارے میں بتاتی ہے۔''۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

''کیا تمہیں جلتی ہوئی کھوپڑی غار میں جانے دے گی اور اس غار میں اگر واقعی چار بڑی شیطانی طاقتیں ہوئیں تو کیا تم ان شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کر لو گے۔'' منکو نے کہا۔

''پہلے یہ تو پتہ چلے کہ اس شیطانی غار میں کون سی شیطانی طاقتیں ہیں۔ پھر کسی نہ کسی طرح یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔'' ٹارزن نے کہا۔

''سردار ٹارزن۔ اگر تم کہو تو میں اس شیطانی غار اور ان شیطانی طاقتوں کے بارے میں معلوم کروں۔'' دماگو ناگ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو۔ مگر کیسے۔''۔۔۔۔ٹارزن

نے چونک کر کہا۔

''اس کے لئے مجھے پاتال میں جانا پڑے گا۔ پاتال میں ایک سنہری ناگ رہتا ہے جو دس ہزار سال کا ہے اور بوڑھا ہے۔ اسے ہر بات کی خبر رہتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں اس شیطانی غار کے راز سے آگاہ کر سکتا ہے۔''_____ دگوما ناگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اگر سنہری ناگ تمہیں کچھ بتا دے تو اس سے اچھی بات بھلا اور کیا ہو سکتی ہے۔ میں اور منکو جنوب کی طرف جاتے ہیں۔ ہم نے سرانگا پتوں کا رس لگا رکھا ہے۔ اس رس کی خوشبو سے کوئی شیطانی طاقت ہمارے پاس نہیں آئے گی۔ اگر واشم قبیلے کے وحشی ہمارے راستے میں آئے تو میں ان سے خود ہی نپٹ لوں گا۔ تم سنہری ناگ سے معلوم کر کے وہیں آ جانا۔ میں تمہارا انتظار کروں گا۔''_____ ٹارزن نے کہا تو دگوما ناگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر دگوما ناگ رینگتا ہوا درخت سے نیچے اترتا چلا گیا اور ٹارزن منکو کو لے کر درختوں پر سے ہوتا ہوا جنوب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''آقا۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ شولا کی غار سے کالا ہیرا لے آئے گا۔''_____ ناماشی نے شاموگا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ ابھی ابھی شاموگا کے سامنے نمودار ہوئی تھی۔ شاموگا کی جھونپڑی میں وہ بھیانک بڑھیا کے روپ میں آئی تھی۔ اس نے شاموگا کو بتا دیا تھا کہ اس نے ٹارزن کے ساتھ وہی کچھ کیا تھا جس کی شاموگا نے اسے ہدایات دی تھیں۔

''ہاں۔ وہ میرے جال میں بری طرح سے پھنس چکا ہے۔ وہ سرخ غار میں ضرور جائے گا اور وہاں سے سیاہ ہیرا بھی نکال کر لے آئے گا۔''_____ شاموگا نے کہا۔

''لیکن آقا۔ غار کے باہر موجود شیطانی جلتی ہوئی

کھوپڑی کیا وہ شولاکی کو آسانی سے غار میں داخل ہونے دے گی۔ اس کے علاوہ غار کے اندر جو چار بڑی شیطانی طاقتیں ہیں اگر انہوں نے شولاکی کو سیاہ ہیرے تک نہ پہنچنے دیا تو کیا ہو گا۔"ــــ ناماشی نے کہا۔

"میں نے اس کا بھی انتظام کر لیا ہے۔"ــــ شاموگا نے بڑے پراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا انتظام۔"ــــ ناماشی نے چونک کر کہا۔

"ابھی بتاتا ہوں۔"ــــ شاموگا نے مسکرا کر کہا۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔

"اندر آجاؤ۔ دگوما ناگ۔"ــــ اس نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ناماشی بے اختیار چونک پڑی۔ اسی لمحے جھونپڑی کے دروازے پر ایک سیاہ رنگ کا ناگ نظر آیا جو تیزی سے رینگتا ہوا شاموگا کے سامنے آگیا۔ شاموگا کے سامنے اس نے کنڈلی ماری اور پھن اٹھا لیا۔

"ارے۔ یہ تو وہی ناگ ہے جو شولاکی کے ساتھ

تھا۔‘‘ ــــــ ناماشی نے ناگ کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ اسے میں نے ہی بھیجا تھا۔‘‘ ــــــ شاموگا نے کہا۔

’’آپ نے۔‘‘ ــــــ ناماشی نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ میں نے دیکھ لیا تھا کہ شولاکی کا ساتھی بندر سیاہ سایوں کے خوف سے ایک طرف بھاگ گیا تھا۔ اور پھر وہ ایک درخت سے ٹکرا کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ پھر ہوش میں آنے کے بعد وہ شولاکی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔ میں نے فوراً دگوما ناگ کو اس کے پاس بھیج دیا تاکہ دگوما ناگ پہلے اس بندر کو اپنے اعتماد میں لے اور پھر شولاکی کو۔ مجھے اس ناگ کے بارے میں پہلے سے ہی علم تھا کہ ایک مرتبہ شولاکی اور اس کا دوست بندر دگوما ناگ کی زندگی بچا چکے ہیں۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ دگوما ناگ میرا ہی غلام ہے۔‘‘ شاموگا نے کہا۔

’’اوہ۔ مگر اب یہ دگوما ناگ آپ کی کیا مدد کرے

گا۔ آپ نے اسے شولاکی کے پاس کیوں بھیجا تھا۔‘‘ ناماشی نے پوچھا۔

’’سرخ غار ایک شیطانی غار ہے جس میں شیطانی طاقتوں کا پہرہ ہے۔ ان شیطانی طاقتوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے اس کے بارے میں دگوما ناگ کو علم ہے۔ یہ غار میں شولاکی کی مدد کرے گا۔ اور شولاکی سیاہ ہیرے تک پہنچ جائے گا۔ واپسی پر اگر شولاکی نے سیاہ ہیرا میرے حوالے نہ کیا تو پھر وہاں دگوما ناگ شولاکی کو ڈس لے گا۔ دگوما ناگ کے زہر میں بے پناہ طاقت ہے۔ اس کے کاٹتے ہی شولاکی کو دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہیں ملے گا اور وہ فوراً ہلاک ہو جائے گا۔ اس صورت میں بھی سیاہ ہیرا میرے قبضے میں آجائے گا۔‘‘ ــــــ شاموگا نے کہا۔

’’بہت خوب آقا۔ آپ نے تو واقعی شولاکی کے خلاف زبردست شیطانی جال بن رکھا ہے۔ اس جال میں وہ جتنا بھی بچنے کی کوشش کرے گا اتنا ہی زیادہ پھنستا چلا جائے گا۔‘‘ ــــــ ناماشی نے خوش ہو کر کہا۔

’’اسی لئے تو سب مجھے شیطان جادوگر کہتے ہیں۔

مجھ جیسے عیار اور شیطان جادوگر سے بھی بھلا کوئی بچ سکتا ہے۔'' ـــــ شاموگا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ واقعی آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔'' ناماشی نے کہا۔

''اچھا۔ اب مجھے دگوما ناگ سے بات کر لینے دو۔ اسے واپس شولاکی کے پاس بھی جانا ہے۔'' ـــــ شاموگا نے کہا تو ناماشی سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔

''ہاں دگوما ناگ۔ اب تم بتاؤ۔ شولاکی اور اس کے ساتھی بندر کو تم پر کوئی شک تو نہیں ہوا۔'' ـــــ شاموگا نے دگوما ناگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں آقا۔ میں جس طرح ان دونوں کی مدد کر رہا ہوں۔ مجھ پر بھلا وہ کیسے شک کر سکتے ہیں۔ میں نے ان دونوں کو پوری طرح اپنے اعتماد میں لے لیا ہے۔ وہ مجھ پر مکمل طور پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' ـــــ دگوما ناگ نے کہا۔

''بہت خوب۔ اب تم انہیں کیا کہہ کر آئے ہو۔'' شاموگا نے پوچھا۔

''میں نے ٹارزن کو کہا ہے کہ میں پاتال کے ایک

سنہری ناگ کے پاس جا رہا ہوں۔ وہ چاہے تو ہمیں سرخ غار کا راز بتا سکتا ہے۔'' ـــــ دگوما ناگ نے کہا تو شاموگا بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اس طرح اسے تم پر شک بھی نہیں ہوگا کہ تمہیں سرخ غار کا راز کیسے معلوم ہوا ہے۔'' شاموگا نے کہا۔

''ہاں آقا۔ اسے مجھ پر شک ہو ہی نہیں سکتا۔'' دگوما ناگ نے کہا۔

''اور اب تمہیں کیا کرنا ہے۔ یہ تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ـــــ شاموگا نے کہا۔

''بالکل۔ آپ کی کہی ہوئی ایک ایک بات مجھے یاد ہے۔ میں وہی کروں گا جو آپ مجھے پہلے ہی سمجھا چکے ہیں۔'' ـــــ دگوما ناگ نے کہا تو شاموگا کے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹ بھیانک اور شیطانی ہو گئی۔

جنوبی پہاڑیوں کا علاقہ یوں تو سیاہ جنگل میں ہی شمار ہوتا تھا مگر ان پہاڑیوں پر چونکہ گھنا جنگل نہیں تھا اس لئے وہاں سورج کی روشنی باقاعدگی سے پہنچتی تھی۔ البتہ پراسرار سیاہ جنگل کی وجہ سے یہ علاقہ بھی پراسرار سمجھا جاتا تھا۔ ان پہاڑیوں پر سورج کی روشنی سرخ اور زرد سی دکھائی دیتی تھی۔

چھوٹی بڑی پہاڑیون کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا اور وہ پہاڑیاں واقعی بے شمار دراڑوں اور غاروں سے بھری ہوئی تھیں۔ ٹارزن منکو کے ساتھ ان پہاڑیوں کے پاس پہنچا تو اسے دور سے ہی ایک پہاڑی غار ایسا دکھائی دیا جس میں سرخ سرخ سی روشنی بھری ہوئی تھی۔

جنگل سے نکل کر وہ دونوں رکے بغیر اس پہاڑی کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔

ٹارزن کے پاس چونکہ نیزہ اور خنجر نہیں تھا۔ اس لئے احتیاط کے طور پر اس نے جنگل سے ایک موٹا سا ڈنڈا اٹھا لیا تھا۔ جس کا اگلا سرا نوکیلا تھا۔ ابھی وہ سرخ غار والی پہاڑی سے کافی دور تھے کہ اچانک انہیں کسی جانور کے دوڑتے ہوئے قدموں کی تیز آواز سنائی دی۔ انہوں نے چونک کر دیکھا تو انہیں ایک سرخ رنگ کا شیر تیزی سے دوڑتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ شیر عام شیروں سے کہیں زیادہ طاقتور اور بڑا نظر آرہا تھا۔ وہ چھلانگیں مارتا اور چٹانوں پر سے اچھلتا ہوا آرہا تھا۔

''اوہ۔ یہ پہاڑی شیر معلوم ہو رہا ہے۔ یہ شاید ہم پر حملہ کرنے کے لئے آرہا ہے۔'' ____ منکو نے شیر کو دیکھ کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ تم دوڑ کر کسی اونچی چٹان پر چلے جاؤ۔ میں اس سے خود ہی نپٹ لوں گا۔'' ٹارزن نے کہا تو منکو سر ہلا کر تیزی سے دوڑ کر

چٹانوں پر چڑھتا ہوا ایک اونچی چٹان پر چلا گیا۔ ٹارزن نوکیلا ڈنڈا دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اس شیر کا مقابلہ کرنے کے لئے وہیں دونوں ٹانگیں پھیلا کر کھڑا ہو گیا۔

سنہری شیر تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور پھر ٹارزن سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گیا۔ وہ غور سے ٹارزن کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ٹارزن کی نظریں بھی اس پر جمی ہوئی تھیں۔ مگر شیر کی آنکھوں میں اسے وحشت اور درندگی دکھائی نہیں دے رہی تھی اور نہ ہی شیر کا انداز ایسا تھا کہ وہ ٹارزن پر حملہ کرنا چاہتا ہو۔

''تم شمالی جنگلوں کے سردار ٹارزن ہو'' ــــــ اچانک شیر نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹارزن اس کے منہ سے اپنا نام سن کر چونک پڑا۔

''ہاں۔ میں ٹارزن ہوں'' ــــــ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''بہت خوب۔ میں یہاں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا'' شیر نے کہا۔

''میرا انتظار۔ کیا مطلب'' ــــــ ٹارزن نے حیران

ہو کر کہا۔

''ہاں۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ تم اپنے ایک بندر دوست کے ساتھ یہاں آنے والے ہو۔ مجھے تمہاری مدد کے لئے بھیجا گیا ہے۔''—— شیر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن حیرت زدہ رہ گیا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں۔ تمہیں کس نے بتایا تھا کہ میں یہاں آؤں گا اور وہ بھی اپنے دوست منکو کے ساتھ اور تمہیں میری مدد کرنے کے لئے کس نے بھیجا ہے۔'' ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے یہاں جاکوش جن نے بھیجا ہے۔''—— شیر نے کہا۔

''جاکوش جن۔ کون جاکوش جن۔''—— ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''تم اس کے بارے میں نہیں جانتے۔ مگر وہ تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہے ٹارزن۔ جاکوش جن یہاں سے دور سبز پہاڑیوں کے دامن میں رہتا ہے۔ وہ ایک نیک جن ہے۔ اس لئے سب اسے جن

بابا کہتے ہیں۔ جن بابا ایک بے حد عبادت گزار اور نیک جن ہیں جو ان پراسرار سیاہ جنگلوں کے ایک ایک راز سے واقف ہیں۔ ان سیاہ جنگلوں میں کیا ہوتا رہا ہے اور آگے کیا ہونے والا ہے۔ جن بابا کی نظروں سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔''—— شیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مگر جن بابا میری کیا مدد کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے۔''—— ٹارزن نے کہا۔

''تاکہ تمہیں شیطانی کھیل سے بچایا جا سکے۔''—— شیر نے کہا۔

''شیطانی کھیل۔ کیسا شیطانی کھیل۔''—— ٹارزن نے اسی طرح حیرت بھرے انداز میں کہا۔

''تم نہیں جانتے ٹارزن کہ تم انجانے میں کن شیطانی چکروں میں پھنستے چلے جا رہے ہو۔ تم جس سردار شاموگا کو اپنا ہمدرد سمجھ رہے ہو اصل میں وہ ایک بہت بڑا جادوگر ہے جو تمہارے سامنے مظلوم بنا ہوا تھا۔ سارا شیطانی چکر اسی کا چلایا ہوا ہے۔ ناماشی بھی اس کی کنیز

اور شیطانی ذریت ہے اور دگوما ناگ جو تمہارا ساتھ دے رہا ہے وہ بھی شاموگا کا ہی بھیجا ہوا ہے۔'' شیر نے کہا اور ٹارزن کا چہرہ حیرت سے بگڑتا چلا گیا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔''______ٹارزن نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو شیر اسے شاموگا کی ساری حقیقت سے آگاہ کرتا چلا گیا جو اس نے ٹارزن کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے کیا تھا۔ اس کی باتیں سنتے ہوئے ٹارزن کا چہرہ غیض و غضب اور غصے سے بگڑتا چلا جا رہا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ دنیا کا احمق ترین انسان ہو جو ایک انتہائی شاطر، خطرناک اور عیار جادوگر کے چکروں میں پھنستا چلا جا رہا تھا۔

''تم چونکہ انسانوں اور جانوروں کے بھی سردار ہو اس لئے سرخ غار میں موجود سیاہ ہیرا تم ہی جا کر لا سکتے ہو۔ یہ کام شاموگا خود بھی کر سکتا تھا مگر اس میں اس کا رنگ آڑے آرہا تھا۔ وہ سیاہ فام ہے اور تم سفید فام۔ سرخ غار کا ہیرا بھی سیاہ رنگ کا ہے۔ جسے حفاظت سے کوئی سفید فام انسان ہی باہر لا سکتا ہے

اور وہ ہیرا چونکہ شیطان کا آنسو ہے۔ اس لئے اسے شیطانی ہیرا کہا جاتا ہے اور شیطانی ہیرا جس کے پاس ہوتا ہے وہ شیطانوں کا شیطان بن جاتا ہے۔ اگر تم سرخ غار میں چلے جاؤ گے اور وہاں سے سیاہ ہیرا اٹھا لاؤ گے تو اس ہیرے کے اثرات تم میں بھی منتقل ہو جائیں گے اور تم بھی ان شیطانوں جیسے شیطان بن جاؤ گے۔ اس شیطانی ہیرے کی نحوست تم پر چھا سکتی ہے۔ اگر تم غار سے ہیرا لا کر شاموگا کو دے دو گے تو اس کی شیطانیت اور زیادہ بڑھ جائے گی۔ اور اگر وہ ہیرا تم اپنے پاس رکھو گے تو پھر تم شاموگا سے بھی بڑے شیطان بن جاؤ گے۔ تمہارے دل سے تمام نیکیاں، ہمدردیاں اور ظلم کے خلاف لڑنے کی تمام خوبیاں ختم ہو جائیں گی اور اگر تم چاہو گے تو اس شیطانی ہیرے کی مدد سے تم دنیا کے بہت بڑے جادوگر بھی بن سکتے ہو۔ تم چونکہ اس شیطانی ہیرے کی اصلیت نہیں جانتے تھے۔ اس لئے یا تو تم غار سے سیاہ ہیرا لا کر شاموگا کے حوالے کر دیتے یا پھر شاموگا تم سے ہیرا حاصل کرنے کے لئے دگوما ناگ کے ذریعے تمہیں ہلاک کرا دیتا۔

اس لئے جن بابا نے مجھے تمہاری آنکھوں پر پڑا ہوا پردہ ہٹانے کے لئے یہاں بھیجا ہے تاکہ تم پر ساری حقیقت آشکارا ہو جائے اور تم انجانے میں ایسے کام نہ کر بیٹھو جس سے سرا سر تمہیں نقصان ہو۔''——شیر رکے بغیر بولتا چلا گیا۔

''اتنا بڑا دھوکہ۔ شاموگا، ناماشی اور دگوما ناگ میرے ساتھ ایسا گھناؤنا کھیل کھیل رہے تھے اور مجھے اس کی خبر ہی نہیں تھی۔ حیرت ہے کیا میں واقعی اس قدر احمق انسان ہوں کہ میں ان کی سازش کو سمجھ ہی نہیں پایا اور وہ مجھے آسانی سے اپنی انگلیوں پر نچاتے پھر رہے تھے۔''——ٹارزن نے حیرت اور غصے کے عالم میں کہا۔

''شیطانی کھیل ایسے ہی ہوتے ہیں ٹارزن۔ تم جیسے بہادر، نیک اور ذہین انسان بھی ان کے شیطانی چکروں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم جب بھی کسی شیطانی چکر میں پڑے ہو روشنی کا کوئی نہ کوئی نمائندہ کسی نہ کسی بھیس میں تم تک ضرور پہنچا ہے۔''——شیر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ درست ہے۔ میں بھی روشنی کے نمائندوں کی مدد سے ہی ان شیطانی چکروں سے نکلنے میں کامیاب ہوتا ہوں۔''——ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تمہاری مدد پہلے بھی کی گئی تھی۔ اب بھی کی جا رہی ہے اور آئندہ جب بھی کبھی کوئی شیطانی طاقتیں تمہارے آڑے آئیں گی تب بھی تمہاری اسی طرح سے مدد کی جائے گی۔''——شیر نے کہا۔

''اب مجھے بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ مجھے اس سرخ شیطانی غار میں نہیں جانا۔ یہ شیطانی غار ہے اور اس شیطانی غار میں شیطانوں کے سوا دوسرا کوئی نہیں جا سکتا۔ لیکن میں شاموگا اور دگوما ناگ کا کیا کروں۔ دگوما ناگ تو مجھے اس غار میں لے جانے کے لئے ابھی یہاں آ جائے گا۔ مگر شاموگا۔ وہ کہاں ہے۔ اسے میں کیسے ہلاک کروں گا۔'' ٹارزن نے کہا۔

''جب دگوما ناگ یہاں آئے تو تم اسے زندہ پکڑ لینا۔ دگوما ناگ کی طاقت اس کی دم میں ہے۔ تم اس

کی دم مروڑو گے تو وہ تمہیں شاموگا کی پراسرار جھونپڑی
تک لے جانے کے لئے مان جائے گا۔ جب تک تم
دگوما ناگ کو پکڑے رہو گے اس وقت تک تمہیں شاموگا
کی کوئی جادوئی طاقت نہیں دیکھ سکے گی۔ شاموگا کو بھی
اس بات کا علم نہیں ہو سکے گا کہ تم سرخ غار میں
جانے کے بجائے واپس سیاہ جنگل میں آ رہے ہو۔ تم
اس کی جھونپڑی میں جا کر اسے اس نوکیلے ڈنڈے سے
ہلاک کر دینا۔ دگوما ناگ کی موجودگی میں نہ تم پر شاموگا
کی جادوئی طاقتیں حملہ کر سکیں گی اور نہ ہی شاموگا کا
کوئی جادو تم پر اثر کرے گا۔ جب تم شاموگا کو ہلاک
کرو گے تو تم دگوما ناگ کو بھی ہلاک کر دینا۔ اس
طرح شاموگا اور اس کا سارا شیطانی کھیل ختم ہو جائے
گا۔'' ـــــ شیر نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اور ناماشی اور بوقان۔ وہ بھی تو شاموگا کی مدد کے
لئے آ سکتے ہیں۔ تم نے کہا تھا کہ وہ دونوں شاموگا کی
بڑی شیطانی طاقتیں ہیں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''وہ دونوں شاموگا کی اجازت کے بغیر نہیں آتیں۔
اگر شاموگا انہیں اپنی مدد کے لئے بلا بھی لے تب بھی

دگوما کی وجہ سے وہ تم پر حملہ نہیں کریں گی۔'' ـــــ شیر
نے کہا۔

''مگر وہ دونوں شیطانی طاقتیں فنا کیسے ہوں گی۔ کیا
مجھے ان دونوں کو بھی الگ الگ ہلاک کرنا ہو گا۔''
ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ وہ دونوں شاموگا کی شیطانی طاقتیں ہیں۔
شاموگا کے ہلاک ہوتے ہی وہ دونوں بھی فنا ہو جائیں
گی۔'' ـــــ شیر نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے اطمینان
بھرے انداز میں سر ہلا کر کہا۔

''اب میں جاتا ہوں ٹارزن۔ میرا کام پورا ہو گیا
ہے۔'' ـــــ شیر نے کہا۔ ٹارزن نے اثبات میں سر
ہلایا تو شیر مڑا اور پھر وہ تیزی سے اسی طرف بھاگتا
چلا گیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔

''اب بولو سردار۔ میں نے تم سے کہا تھا نا کہ وہ
پراسرار بوڑھا وہ نہیں ہے جو دکھائی دیتا ہے۔'' ـــــ منکو
نے شیر کے جانے کے بعد ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا
جو ان کی باتیں سن کر ٹارزن کے قریب آ گیا تھا۔

"ہاں منکو۔ واقعی مجھ سے زیادہ تو تم عقلمند ہو۔ تم اس شیطان بوڑھے کی حقیقت جان گئے تھے اور میں انسان ہو کر اور عقل رکھنے کے باوجود بھی اس کو نہیں جان سکا تھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔"______ ٹارزن نے کہا۔

"تو پھر تم مانتے ہو نا کہ میں بھی عقلمند ہوں۔ میرے دماغ میں بھس بھرا ہوا نہیں ہے۔"______ منکو نے کہا تو ٹارزن بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ بھس تو میرے دماغ میں بھرا ہوا ہے۔" ٹارزن نے کہا تو منکو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے ایسا نہیں کہا۔ تم کہتے ہو تو میں مان لیتا ہوں۔"______ منکو نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو ٹارزن کی مسکراہٹ گہری ہو گئی مگر دوسرے لمحے اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ اس نے دور سے دگوما ناگ کو رینگتے ہوئے اس طرف آتے دیکھ لیا تھا۔ دگوما ناگ کو دیکھ کر ٹارزن کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس کے دل و دماغ میں غیض وغضب کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ مگر اس نے فوراً ہی خود پر قابو پا

لیا۔ وہ دگوما ناگ پر ابھی یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اسے دگوما ناگ کے فریب کا پتہ چل گیا ہے۔ دگوما ناگ کو اگر شک ہو جاتا تو وہ اسے ڈس بھی سکتا تھا اور واپس جنگلوں کی طرف بھاگ بھی سکتا تھا اور ٹارزن جانتا تھا کہ اگر دگوما ناگ جنگلوں میں واپس چلا گیا تو اسے تلاش کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

"منکو خود پر قابو رکھو۔ تم دگوما ناگ سے کوئی بات نہیں کرو گے۔ مجھے ہر حال میں اسے پکڑنا ہے۔ اس کے بغیر ہم نہ سیاہ جنگلوں میں جا سکتے ہیں اور نہ شاموگا کی شیطانی جھونپڑی تک۔"______ ٹارزن نے منکو کو غصے میں دیکھ کر دھیمی آواز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں سردار۔ تم بے فکر رہو۔ میں کچھ نہیں کہوں گا۔"______ منکو نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

دگوما ناگ تیز تیز رینگتا ہوا ان دونوں کے قریب آ گیا۔

"مجھے معلوم ہو گیا ہے سردار ٹارزن۔ مجھے سرخ غار کا راز معلوم ہو گیا ہے۔"______ ناگ نے سر اٹھا کر

ٹارزن سے مخاطب ہو کر بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بہت خوب دگوما ناگ۔ میں تم سے خوش ہوں۔ بے حد خوش۔'' ____ ٹارزن نے کہا۔

''یہ تو میرا فرض ہے سردار ٹارزن۔ تم نے اور تمہارے دوست منکو نے جس طرح چیل سے میری جان بچائی تھی۔ میں اس احسان کو کیسے بھول سکتا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ آج میں تم دونوں کے کام آ کر تمہارے احسان کا قرض چکا رہا ہوں۔'' ____ دگوما ناگ نے کہا۔

''نہیں دگوما ناگ۔ تم نہیں جانتے۔ شیطانوں کے خلاف تم میری اور منکو کی مدد کر کے ہم دونوں پر کس قدر احسان کر رہے ہو۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں چوم لوں۔ اگر تم نہ ہوتے تو نہ میں ناماشی کے چنگل سے نکل سکتا تھا اور نہ ہی میں اس آدم خور جادوگرنی کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں پہنچ سکتا تھا۔'' ____ ٹارزن نے کہا اور پھر بے تابی سے دگوما ناگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا والہانہ انداز دیکھ کر دگوما ناگ بے حد

خوش ہو رہا تھا۔ اس نے ٹارزن کو قریب آنے سے نہیں روکا تھا بلکہ وہ ٹارزن کے لئے اپنے بل کھولتا ہوا اپنی دم پر کھڑا ہو گیا تھا تاکہ ٹارزن کے قد کے برابر آ جائے اور ٹارزن اس کا منہ چوم سکے۔ جیسے ہی ٹارزن اس کے قریب آیا اچانک وہ ہو گیا جس کا دگوما ناگ کو گمان بھی نہیں تھا۔ ٹارزن نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر اس کی گردن دبوچ لی اور دوسرے ہاتھ سے اس کا نچلا حصہ پکڑ لیا۔

''یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو سردار ٹارزن۔ تم۔ تم نے مجھے اس طرح کیوں پکڑا ہے۔'' ____ دگوما ناگ نے اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے کلبلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے تم جیسے احسان فراموش ناگ کی حقیقت معلوم ہو گئی ہے دگوما ناگ۔ نہ تم میرے ہمدرد ہو اور نہ منکو کے۔ تم اس شاموگا جادوگر کے غلام ہو جو اپنی شیطانی طاقتوں کے لئے مجھے دھوکے سے سرخ غار میں بھیج رہا تھا تاکہ میں سرخ غار سے سیاہ شیطانی ہیرا حاصل کر سکوں اور تم اور تمہارے شاموگا جیسے آقا کی طرح شیطان بن جاؤں۔'' ____ ٹارزن نے غرا کر کہا۔ اس

کی بات سن کر دگوما ناگ بری طرح سے بوکھلا گیا۔

''یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو سردار ٹارزن۔ مم۔ مم۔ میں۔ میں۔''۔۔۔۔۔ دگوما ناگ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم جیسے شیطانی غلام نے دھوکے میں رکھ کر مجھے شدید ذہنی اذیت سے دوچار کیا ہے دگوما ناگ۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میں نے اور منکو نے جس ناگ کی جان بچائی تھی وہ اس احسان کا بدلہ ہم سے ایسے لے گا۔ آج تم نے ثابت کردیا ہے کہ ناگ ناگ ہی ہوتا ہے اسے جتنا بھی پال لو پالنے والے کو بھی ڈنگ مارنے سے باز نہیں آتا''۔۔۔۔۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

''تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا۔ تم۔ تم''۔۔۔۔۔ دگوما ناگ نے اس کے ہاتھوں سے خود کو چھڑانے کے لئے بری طرح سے کلبلاتے ہوئے کہا۔

''جیسے بھی معلوم ہوا ہے۔ مگر اب میرے سامنے تمہاری حقیقت کھل چکی ہے۔ میں چاہوں تو اسی وقت تمہاری گردن مروڑ سکتا ہوں۔ مگر تمہیں ہلاک کرنے
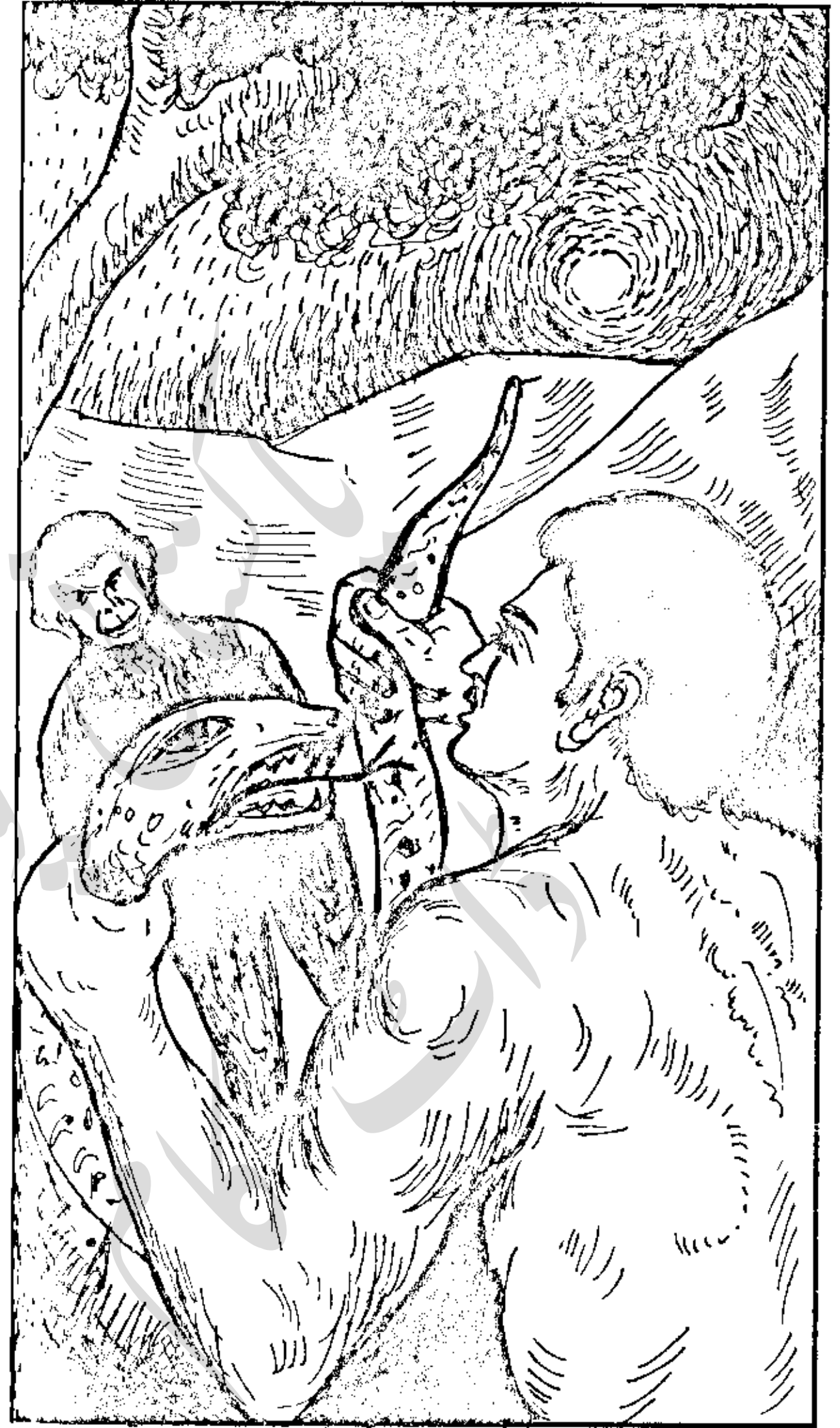
سے پہلے مجھے شاموگا تک پہنچنا ہے۔ اس شیطان بوڑھے کو ہلاک کرنے کے بعد ہی میں تمہیں ہلاک کروں گا۔ بتاؤ۔ کہاں ہے شاموگا اور اس کی جھونپڑی۔ بتاؤ۔''۔۔۔۔ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے دگوما ناگ کی گردن اس قدر مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی کہ دگوما ناگ اپنا پورا زور لگا کر بھی اس کے ہاتھوں سے نہیں نکل سکتا تھا۔

''یہ جھوٹ ہے۔ میں کسی شاموگا کو نہیں جانتا۔ تمہیں میرے بارے میں کسی نے غلط بتایا ہے۔ میں تو صرف تمہاری مدد کر رہا تھا۔ اگر تمہیں میری مدد کی ضرورت نہیں ہے تو چھوڑ دو مجھے۔ میں واپس جنگلوں میں چلا جاتا ہوں۔ تم جانو اور سرخ غار جانے۔''۔۔۔۔دگوما ناگ نے چیختے ہوئے کہا۔

''تو تم شاموگا کو نہیں جانتے۔''۔۔۔۔ٹارزن نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا۔''۔۔۔۔دگوما ناگ نے کہا۔

''ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کیا جانتے ہو اور کیا نہیں۔''۔۔۔۔ٹارزن نے سرد لہجے میں کہا۔ اس نے

دگوما ناگ کا نچلا حصہ چھوڑا تو دگوما ناگ نے دم اٹھا کر ٹارزن کے سینے پر ضرب لگانے کی کوشش کی۔ لیکن اس سے پہلے کہ دگوما ناگ اسے دم مارتا ٹارزن نے فوراً اس کی دم پکڑ لی۔ ٹارزن نے اس کی دم کو اپنے ہاتھ پر لپیٹتے ہوئے زور سے مروڑ دیا۔ دوسرے لمحے دگوما ناگ کے منہ سے تیز چیخیں نکلنے لگیں۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو شولاکی۔ چھوڑ دو مجھے۔ چھوڑ دو۔ ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔''۔۔۔۔دگوما ناگ نے زور زور سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''اب آئے ہو نا اپنی اوقات پر۔ اب بولو۔ تم مجھے شاموگا کی جھونپڑی تک لے جاتے ہو یا نہیں۔'' ٹارزن نے اس کی دم کو اور زیادہ مروڑتے ہوئے کہا۔ دم مروڑے جانے سے دگوما ناگ کے منہ سے ایسی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے اسے آگ میں زندہ جلایا جا رہا ہو۔

''بولو۔ جلدی بولو۔ کہاں ہے شاموگا۔ کہاں ہے اس کی جھونپڑی۔ بولو۔ ورنہ۔''۔۔۔۔ٹارزن نے اس کی دم کو اور زیادہ بل دیتے ہوئے انتہائی خوفناک لہجے میں

کہا۔

''ب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ مم۔ میری دم۔ میری دم چھوڑ دو۔ میں تمہیں شاموگا کے پاس لے جاؤں گا۔ چھوڑ دو۔ چھوڑ دو میری دم۔''______دگوما ناگ نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا۔

''تمہاری دم اس وقت تک میں نہیں چھوڑوں گا جب تک تم مجھے شاموگا کی جھونپڑی تک نہیں لے جاتے۔ میں جنگل کی طرف جا رہا ہوں۔ مجھے راستہ بتاتے جانا۔ تم نے اگر کوئی چالاکی یا مجھے پھر کوئی دھوکہ دینے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں ایک جھٹکے سے تمہاری گردن دھڑ سے الگ کر دوں گا۔''______ٹارزن نے غضبناک لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں تمہیں شاموگا کی جھونپڑی تک پہنچا دوں تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے۔''______دگوما ناگ نے لرزتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ چھوڑ دوں گا۔''______ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ چلو۔ میں تمہیں شاموگا کی جھونپڑی تک لے چلتا ہوں۔''______دگوما ناگ نے کہا

اور ٹارزن نے سیاہ جنگل کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ دگوما ناگ کو پکڑنے سے پہلے اس نے نوکیلا ڈنڈا نیچے پھینک دیا تھا۔ جسے منکو نے اٹھا لیا تھا۔ منکو ٹارزن کے کہنے پر چھلانگ لگا کر اس کے کاندھے پر آ کر بیٹھ گیا۔

ٹارزن تاریک جنگل میں داخل ہوا اور دگوما ناگ اپنی جان بچانے کے لئے اسے لئے شاموگا کی جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگا۔

شاموگا نے کھوپڑی کے سر پر رکھا ہوا دیا اٹھا کر ایک طرف رکھا اور کھوپڑی کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ اب کھوپڑی کا سر اس کے سامنے تھا۔

شاموگا نے منتر پڑھ کر کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا تو کھوپڑی پر ایک چمک سی لہرائی۔ ایک لمحے کے لئے کھوپڑی کا سر روشن ہوا مگر دوسرے لمحے روشنی غائب ہوگئی۔

''ارے۔ یہ کیا۔ الاگا کا سر روشن کیوں نہیں ہوا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ شولاکی دگوما ناگ کو لے کر سرخ غار میں گیا ہے کہ نہیں۔''______شاموگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک بار پھر منتر پڑھ کر

کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا۔ پھر روشنی چمکی اور پھر کھوپڑی تاریک ہوگئی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ الاگا روشن کیوں نہیں ہو رہی۔''______اس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ اس نے تیسری بار منتر پڑھ کر کھوپڑی پر پھیرا۔ روشنی چمکی مگر کھوپڑی پھر تاریک ہوگئی تو وہ پریشان ہوگیا۔

''الاگا۔ زندہ ہو جاؤ۔ فوراً۔''______شاموگا نے غصے اور پریشانی سے کہا۔ اسی لمحے کھوپڑی کی آنکھوں کی روشنی بڑھ گئی۔ اس میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ آہستہ آہستہ شاموگا کی طرف گھوم گئی۔ دوسرے لمحے کھوپڑی اوپر اٹھی اور شاموگا کے چہرے کے سامنے معلق ہوگئی۔

''بولو شاموگا۔ کیوں زندہ کیا ہے مجھے۔''______الاگا نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''میں تمہارے سر پر شولاکی کو دیکھنے کے لئے منتر پڑھ رہا ہوں الاگا۔ مگر تمہارے سر کا پچھلا حصہ روشن ہوتے ہی تاریک ہو جاتا ہے۔ ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا۔ پھر آج کیوں ہو رہا ہے۔''______شاموگا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا" ـــــ الاگا نے کہا اور شاموگا اس کا جواب سن کر اچھل پڑا۔

"میں نہیں جانتا۔ مطلب۔ کیا میں غلط منتر پڑھ رہا ہوں" ـــــ شاموگا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ تم منتر ٹھیک پڑھتے ہو" ـــــ الاگا نے کہا۔

"تو پھر۔ کھوپڑی روشن کیوں نہیں ہو رہی تمہاری" شاموگا نے کہا۔

"پھر کوشش کرو" ـــــ الاگا نے کہا اور آہستہ آہستہ گھوم کر دوبارہ نیچے بیٹھ گئی اور پھر اس کی آنکھوں کی روشنی ماند پڑنے لگی۔ شاموگا چند لمحے خاموش رہا۔ پھر اس نے منتر پڑھ کر کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا۔ کھوپڑی ایک بار پھر روشن ہوئی مگر وہ روشنی صرف ایک لمحے کے لئے تھی۔ دوسرے لمحے وہ پھر تاریک ہو چکی تھی۔ اب تو شاموگا کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ وہ بار بار منتر پڑھ رہا تھا۔ ہاتھ پھیرتے ہی کھوپڑی روشن ہوتی اور فوراً ہی تاریک ہو جاتی۔

"کوئی گڑ بڑ ہے۔ ضرور کوئی گڑ بڑ ہے" ـــــ شاموگا

نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"بوقان۔ ناماشی۔ دونوں میرے سامنے آؤ۔ فوراً"

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد شاموگا نے دائیں طرف اور جھونپڑی کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

ناماشی جھماکے سے فوراً وہاں آ گئی۔ البتہ بوقان دھویں میں لہریں لیتا ہوا اپنے مخصوص انداز میں اندر آیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ بھی شاموگا کے سامنے مجسم ہو گیا۔

"ناماشی حاضر ہے آقا" ـــــ ناماشی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بوقان بھی حاضر ہے آقا" ـــــ بوقان نے کہا۔

"بوقان۔ ناماشی۔ فوراً جاؤ۔ دیکھ کر آؤ شولاکی سرخ غار میں گیا ہے یا نہیں۔ جاؤ۔ فوراً جاؤ" ـــــ شاموگا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو وہ دونوں اثبات میں سر ہلا کر غائب ہو گئے۔

"آخر کیا گڑ بڑ ہو سکتی ہے۔ الاگا روشن کیوں نہیں ہو رہا۔ اگر الاگا روشن نہیں ہوگا تو مجھے کیسے پتہ چلے گا

کہ شولاکی کہاں ہے اور وہ سرخ غار میں کیا کر رہا ہے۔''۔۔۔۔۔ان دونوں کے جانے کے بعد شاموگا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے جھماکا ہوا اور ناماشی وہاں آ گئی۔ شاموگا اسے دیکھ کر چونک پڑا۔

''شولاکی پہاڑی علاقے میں نہیں ہے آقا۔ وہ ضرور سرخ غار میں داخل ہو گیا ہو گا۔ میں چونکہ سرخ غار میں نہیں جھانک سکتی۔ اس لئے میں آپ کو یہ نہیں بتا سکتی کہ وہ غار میں ہے یا نہیں۔''۔۔۔۔۔ناماشی نے کہا۔ اسی لمحے بوقان بھی دھواں بن کر اندر آ گیا۔

''تم بتاؤ بوقان۔ تم بھی سرخ غار میں داخل تو نہیں ہو سکتے مگر سرخ غار میں جھانکنا تمہارے لئے مشکل نہیں ہے۔ کیا شولاکی دگوما ناگ کے ساتھ سرخ غار میں داخل ہو گیا ہے۔''۔۔۔۔۔شاموگا نے اسے مجسم ہوتے دیکھ کر بے چینی سے کہا۔

''میں نے سرخ غار میں جھانکا ہے آقا۔ مگر غار میں مجھے نہ دگوما ناگ نظر آیا ہے اور نہ شولاکی۔''۔۔۔۔۔بوقان نے کہا اور شاموگا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''شولاکی غار میں نہیں ہے۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا

ہے۔''_____شاموگا نے کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت اور زیادہ سیاہ ہو گیا تھا۔

''غار کے اندر چاروں شیطانی طاقتیں بھی موجود ہیں آقا۔ اور غار کی محافظ جلتی ہوئی کھوپڑی بھی موجود ہے۔ جلتی ہوئی کھوپڑی کے سلامت ہونے کا مطلب ہے کہ شولاکی ابھی غار میں داخل نہیں ہوا۔ غار میں داخل ہونے کے لئے اسے ہر حال میں جلتی ہوئی کھوپڑی کو تباہ کرنا پڑتا۔''_____بوقان نے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ میں جانتا ہوں۔لیکن شولاکی اگر غار میں نہیں گیا تو کہاں گیا''_____شاموگا نے پریشانی سے کہا۔

''آقا۔ میں نہیں جانتا۔''_____بوقان نے کہا۔

''اور تم ناماشی۔ کیا تم بھی نہیں جانتی کہ شولاکی کہاں ہے۔''_____شاموگا نے ناماشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میری پراسرار طاقتیں بیدار ہیں آقا۔ شولاکی، اس کا بندر دوست اور دگوما ناگ مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہے۔ وہ نہ ان جنگلوں میں ہیں اور نہ ان جنگلوں سے [illegible] [illegible] سے کہیں [illegible] دوبارہ سرخ غار میں جھانکے۔

سرخ غار ہی، ایسی جگہ ہے جہاں میں نہیں دیکھ سکتی۔ لیکن دوسری کوئی جگہ مجھ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اگر وہ تینوں جنگلوں میں یا دوسرے غاروں میں یا کہیں بھی ہوتے تو مجھے ضرور دکھائی دے جاتے۔''_____ناماشی نے کہا۔

''ہونہہ۔ بوقان کہہ رہا ہے کہ آگ کھوپڑی سرخ غار کے پاس موجود ہے۔ اگر شولاکی سرخ غار کے اندر ہوتا تو اسے دگوما ناگ کی مدد سے پہلے آگ کھوپڑی کو فنا کرنا چاہیے تھا۔ آگ کھوپڑی فنا کئے بغیر وہ سرخ غار میں کیسے جا سکتا ہے۔''_____شاموگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تب میں کیا کہہ سکتی ہوں آقا۔ مجھے جو معلوم تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔''_____ناماشی نے کہا۔

''ہونہہ۔ آگ کھوپڑی ابھی تک سلامت ہے اور اس کے فنا نہ ہونے کا یہی مطلب ہے کہ شولاکی ابھی سرخ غار میں داخل نہیں ہوا۔ تم دونوں جاؤ۔ اسے ہر جگہ تلاش کرو۔ اگر وہ جنگلوں میں نہیں ہے تو کہاں ہے۔ دگوما ناگ اور شولاکی کا دوست بندر بھی اس کے ساتھ

ہے۔ شولاکی انہیں لے کر کہاں غائب ہو سکتا ہے اور کیسے۔ جاؤ۔ جاؤ ڈھونڈو انہیں۔ میں تمہاری مدد کے لئے سیاہ سائے بھی بھیج دیتا ہوں۔ ان جنگلوں، پہاڑوں اور جنگلوں سے باہر ہر جگہ ان تینوں کو تلاش کرو۔ شولاکی سرخ غار سے سیاہ ہیرا لا کر مجھے دیئے بغیر کہیں نہیں جا سکتا۔ کہیں بھی نہیں۔"____شاموگا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ بوقان اور ناماق وہاں سے غائب ہو کر ٹارزن، منکو اور دگوما ناگ کی تلاش میں جاتے اچانک انہیں ایک تیز پھنکار سنائی دی۔ پھنکار کی آواز سن کر شاموگا بری طرح چونک پڑا۔

"دگوما ناگ۔ یہ تو دگوما ناگ کی پھنکار ہے۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔"____شاموگا نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک ٹارزن، دگوما ناگ کو گردن سے پکڑے اچھل کر اندر آ گیا۔ اس نے دگوما ناگ کے جسم کا باقی حصہ اپنے بازو سے لپیٹ رکھا تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں نوکیلا لمبا ڈنڈا تھا۔

ٹارزن کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر شاموگا اچھل

کر کھڑا ہو گیا اور وہ ٹارزن کی طرف یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے ٹارزن کے روپ میں اس کے سامنے موت کھڑی ہو۔

"**شاموگا۔** تو تم ہو وہ شیطان شاموگا جادوگر جو مجھے اپنی شیطانی چالوں سے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔" ٹارزن نے بوڑھے شاموگا کی جانب قہر برساتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

دگوما ناگ کی دم مروڑتے ہوئے وہ شاموگا کی جھونپڑی میں آ گیا تھا۔ جھونپڑی کے پاس آ کر ٹارزن نے منکو کو باہر ہی رکنے کا کہا تو منکو فوراً اس کے کاندھے سے اتر گیا۔ ٹارزن نے دگوما ناگ کا جسم اپنے بازو پر لپیٹا اور اسے بری طرح سے اپنی بغل میں دبا لیا۔ پھر اس نے منکو سے نوکیلا ڈنڈا لیا اور فوراً چھلانگ لگا کر جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔

"تت۔ تت۔ تم یہاں۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" شاموگا نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے ساتھ اچھا شیطانی کھیل کھیلنے کی کوشش کی تھی شاموگا۔ میں بے خبری میں تمہاری ہر چال میں پھنستا چلا گیا۔ تم میرے ذریعے شیطانی ہیرے تک پہنچنا چاہتے تھے اور تم دگوما جیسے ناگ کو میرے پاس بھیج کر اپنے مقصد میں واقعی کامیاب ہو گئے تھے۔ مگر میری قسمت اچھی تھی کہ دگوما ناگ سرخ غار کا راز جاننے کے بہانے تمہارے پاس چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ میرے ساتھ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔"——ٹارزن نے اسے قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیسے۔ کیسے معلوم ہو گیا تمہیں سب۔"——شاموگا نے اسی طرح حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا

"شیطانی طاقتوں سے بڑی روشنی کی طاقتیں ہیں شاموگا۔ روشنی کی ایک کرن اندھیرے کا سینہ چیر کر نکل جاتی ہے۔ دگوما ناگ جیسا تمہارا شیطان غلام مجھ سے

دور گیا تو میرے پاس بھی روشنی کی ایک کرن آ گئی تھی۔ اس روشنی کی کرن نے میرے ذہن میں چھائے ہوئے تمام اندھیرے دور کر دیئے تھے۔ مجھ پر تم سب کی حقیقت آشکار ہو گئی تھی اور پھر اس روشنی نے ہی مجھے دگوما ناگ کو پکڑنے اور اس کے ذریعے تم تک پہنچنے کا بتایا تھا۔ تم اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے ہو شاموگا۔ تم میرے ذریعے سرخ غار سے جو شیطانی ہیرا حاصل کرنا چاہتے تھے وہ اب تمہیں کبھی نہیں ملے گا۔ تم ایک ظالم، بے رحم اور شیطان جادوگر ہو اور ٹارزن تم جیسے جادوگروں کو کبھی معاف نہیں کرتا۔ میں یہاں تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میرے ہاتھوں خود کو ہلاک ہونے سے بچا سکتے ہو تو بچا لو۔'' ٹارزن نے نوکیلے ڈنڈے کو کسی نیزے کی طرح ہاتھ میں تولتے ہوئے کہا۔ ٹارزن کی باتیں سن کر شاموگا کا چہرہ تاریک ہو گیا تھا۔

''نہیں، نہیں۔ میں اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہو سکتا۔ میں ہر حال میں سیاہ ہیرے کا مالک بنوں گا۔ تم اس طرح مجھے سیاہ ہیرے سے محروم نہیں رکھ سکتے۔

تمہیں میرے لئے سرخ غار سے سیاہ ہیرا لانا پڑے گا۔ ہر صورت میں۔ ہر حال میں۔ سنا تم نے۔''۔۔۔۔ شاموگا نے اچانک تھر تھراتے ہوئے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

''اب تم مجھے مجبور نہیں کر سکتے شاموگا۔ میں تمہارا غلام نہیں ہوں۔''۔۔۔۔ ٹارزن نے قدم آگے بڑھا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ شاموگا کچھ سمجھتا ٹارزن نے اچانک پیر اٹھا کر پوری قوت سے نیچے پڑی ہوئی کھوپڑی پر مار دیا۔ کھوپڑی اس کے پیر کے نیچے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

اپنی جادوئی کھوپڑی کو اس طرح ٹوٹتے دیکھ کر شاموگا کا چہرہ تاریک ہو گیا۔

''تت۔ تت تم۔ تم نے الاگا کو توڑ دیا۔ تم نے میری سب سے بڑی طاقت کو ختم کر دیا۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا ٹارزن۔ تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گے۔ ناماشی۔ بوقان۔''۔۔۔۔ شاموگا نے غصے سے لرزتے ہوئے پہلے ٹارزن سے کہا اور پھر ناماشی اور بوقان سے مخاطب

ہو کر کہا جو ابھی جھونپڑی میں ہی تھے۔

''حکم آقا'' ____ ناماشی اور بوقان نے ایک ساتھ کہا۔

''پکڑ لو اسے اور ٹکڑے اڑا دو'' ____ شاموگا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن ناماشی اور بوقان نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی۔

''میں تم دونوں سے کہہ رہا ہوں بدبختو۔ پکڑو شولاکی کو اس کا خون اور گوشت تمہارا ہے۔ ہلاک کر دو اسے۔ ابھی اور اسی وقت'' ____ انہیں حرکت نہ کرتے دیکھ کر شاموگا نے اور زیادہ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں شولاکی پر حملہ نہیں کر سکتی آقا'' ____ ناماشی نے کہا۔

''میرے کے لئے بھی شولاکی پر حملہ کرنا ناممکن ہے آقا'' ____ بوقان نے کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ۔ یہ تم دونوں کیا بکواس کر رہے ہو'' ____ شاموگا نے حیرت سے آنکھوں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''میرے قبضے میں تمہارا غلام دگوما ناگ ہے شاموگا۔
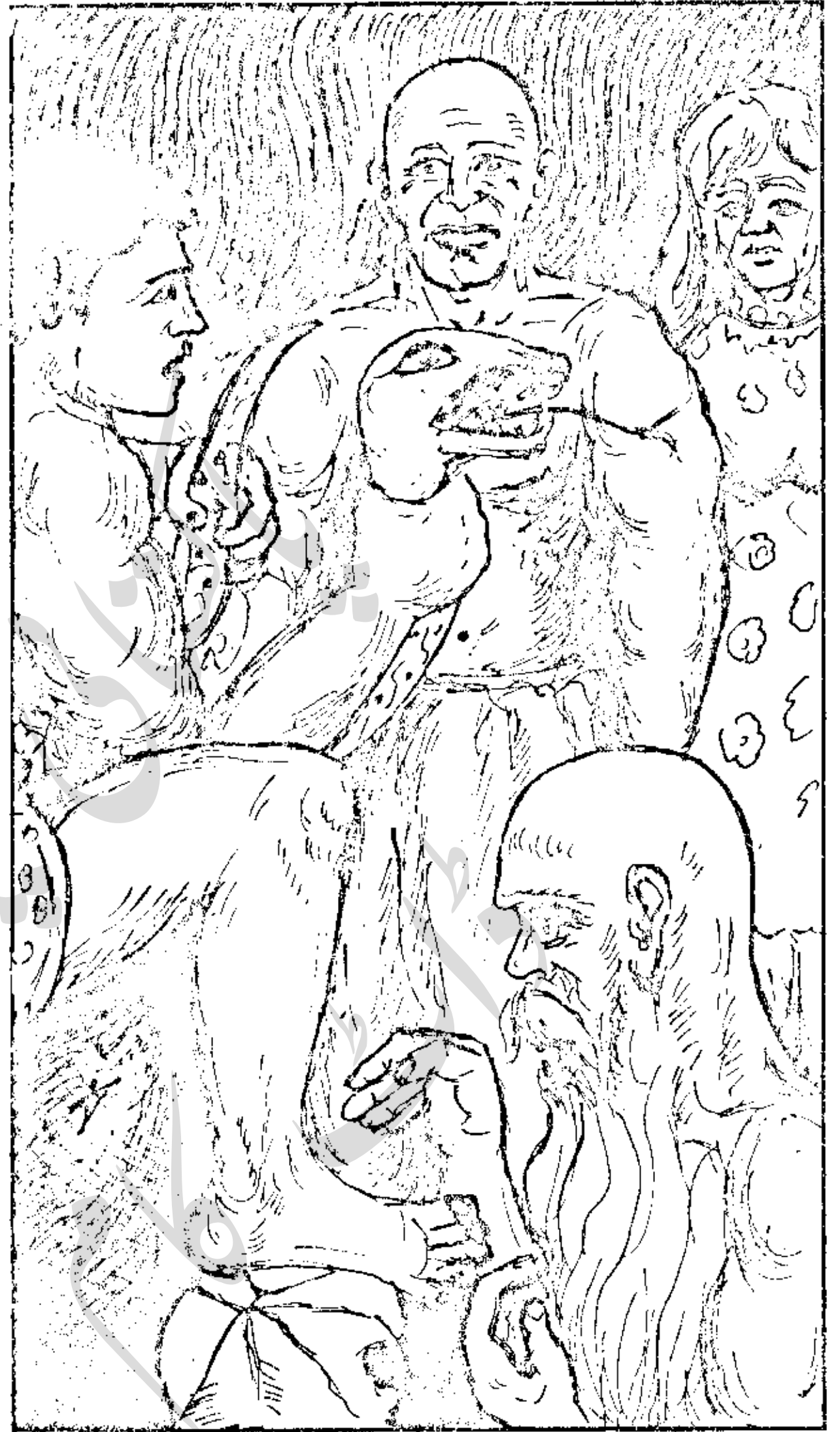
یہ ناگ تمہاری سب سے بڑی طاقت ہے۔ جب تک یہ میرے قبضے میں ہے تمہاری کوئی شیطانی طاقت مجھ پر حملہ نہیں کر سکتی۔" ــــــ ٹارزن نے کہا تو شاموگا چونک کر دگوما ناگ کی طرف دیکھنے لگا جو ٹارزن کے فولادی بازو میں پھنسا ہوا تڑپ رہا تھا اور اس کی گردن ٹارزن کے ہاتھ میں تھی۔

"دگوما ناگ کو چھوڑ دو ٹارزن۔ ورنہ میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا۔" ــــــ شاموگا نے غرا کر کہا۔

"کوشش کر کے دیکھ لو۔ تمہارا جادو بھی مجھ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔" ــــــ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔ اسے مسکراتے دیکھ کر شاموگا کے تن بدن میں جیسے آگ سی لگ گئی۔ اس نے اچانک اپنا ایک ہاتھ کھول کر ٹارزن کی طرف جھٹکا۔ اس کی ہتھیلی سے ایک چنگاری سی نکلی اور ٹارزن کے عین سینے سے ٹکرائی۔ اسی لمحے ٹارزن کے جسم پر آگ بھڑک اٹھی۔ مگر دوسرے لمحے آگ خود بخود ختم ہو گئی۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم اس آگ میں جل کر ہلاک کیوں نہیں ہوئے۔" ــــــ شاموگا نے بری طرح

سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا ہے نا۔ تمہارا کوئی جادو مجھ پر اثر نہیں کرے گا۔ میں تمہارے پہلے وار کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ ٹارزن اپنے دشمنوں کو ہمیشہ پہلا وار کرنے کا موقع دیتا ہے۔ تم نے وار کر دیا ہے۔ اب میری باری ہے۔ سنبھلو۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ماحول شاموگا کی تیز اور انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹارزن نے نوکیلا ڈنڈا پوری قوت سے اس کے سینے میں مار دیا تھا۔ ڈنڈا شاموگا کے سینے میں گھس کر دوسری طرف نکل آیا تھا۔ شاموگا بری طرح سے تڑپتا ہوا گرا اور حلق کے بل چیخنے لگا۔ اس کے سینے سے خون کا فوارہ سا چھوٹ پڑا تھا۔ چند لمحے وہ تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔

بوقان اور ناماشی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر شاموگا کو تڑپتا دیکھ رہے تھے۔ پھر جیسے ہی شاموگا ہلاک ہوا اچانک ان دونوں کے جسموں میں آگ لگ گئی۔ اور جھونپڑی ناماشی اور بوقان کی دردناک چیخوں سے گونجنے لگی۔

''سردار ٹارزن۔ اب تو مجھے چھوڑ دو۔ تم نے میرے آقا شاموگا کو ہلاک کر دیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ میں تمہیں شاموگا کے پاس لے جاؤں گا تو تم مجھے چھوڑ دو گے۔''____دگوما ناگ نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ بے حد خوفزدہ تھا۔

''ابھی نہیں۔ جس طرح تم مجھے یہاں لائے ہو اسی طرح تم مجھے اور منکو کو واپس میرے جنگلوں میں بھی پہنچاؤ گے۔ جب تم ہم دونوں کو ان سیاہ جنگلوں سے باہر نکال دو گے تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔''____ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔''____دگوما ناگ نے کہا۔

''ہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔''____ٹارزن نے کہا۔

''ٹھیک ہے چلو۔ میں تمہیں اور منکو کو تمہارے جنگلوں میں پہنچا دیتا ہوں۔''____دگوما ناگ نے کہا اور ٹارزن اس کے ساتھ جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ باہر منکو انتظار کر رہا تھا۔ ٹارزن نے اسے بتایا کہ اس نے

شاموگا کو ہلاک کر دیا ہے تو وہ بے حد خوش ہوا۔ پھر وہ دونوں دگوما ناگ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلتے ہوئے واپس اپنے جنگلوں میں آ گئے۔ اپنے جنگلوں میں آتے ہی منکو خوشی سے نہال ہو گیا تھا۔

''اب تو تم اپنے جنگلوں میں آ گئے ہو سردار ٹارزن۔ اب اپنا وعدہ پورا کرو اور مجھے چھوڑ دو۔''____دگوما ناگ نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ضرور۔ اب مجھے صرف یہ بتاؤ کہ شاموگا نے جو جادوئی مخلوقیں جاشو کے بنائے تھے۔ کیا وہ بھی شاموگا کے ہلاک ہونے سے ختم ہو گئے ہیں۔''____ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ شاموگا کی ہی بنائی ہوئی جادوئی مخلوقیں تھیں۔ اس کے ساتھ وہ بھی ختم ہو گئی ہیں۔''____دگوما ناگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں اپنے وعدے کے مطابق تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ مگر۔''____ٹارزن نے کہا۔

''مگر۔ مگر کیا۔''____دگوما ناگ نے چونک کر کہا۔ ٹارزن نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے منہ

اوپر اٹھا کر مخصوص انداز میں سیٹی بجائی تو اچانک درختوں کے ایک جھنڈ سے ایک چیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہ۔ یہ تو کسی چیل کی آواز ہے۔'' ـــــــ دگوما ناگ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے درختوں کے درمیان سے ایک بڑی سی چیل اڑتی ہوئی اس طرف آ گئی۔ ٹارزن نے چیل دیکھی تو اس نے دگوما ناگ کو اچانک پوری قوت سے اس کی طرف اچھال دیا۔

''سنہری چیل۔ یہ تمہارا شکار ہے۔ پکڑ لو اسے۔'' ٹارزن نے اونچی آواز میں کہا۔ سنہری چیل نے زور دار چیخ ماری اور بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹی اور اسے اپنے پنجوں میں دبوچ کر تیزی سے ہوا میں بلند ہوتی چلی گئی۔

''یہ تم نے اچھا کیا سردار۔ اس غدار ناگ کا یہی انجام ہونا چاہیے تھا۔ وہ غدار ہی نہیں احسان فراموش بھی تھا'' ـــــــ منکو نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اسے احسان فراموشی اور غداری کی سزا
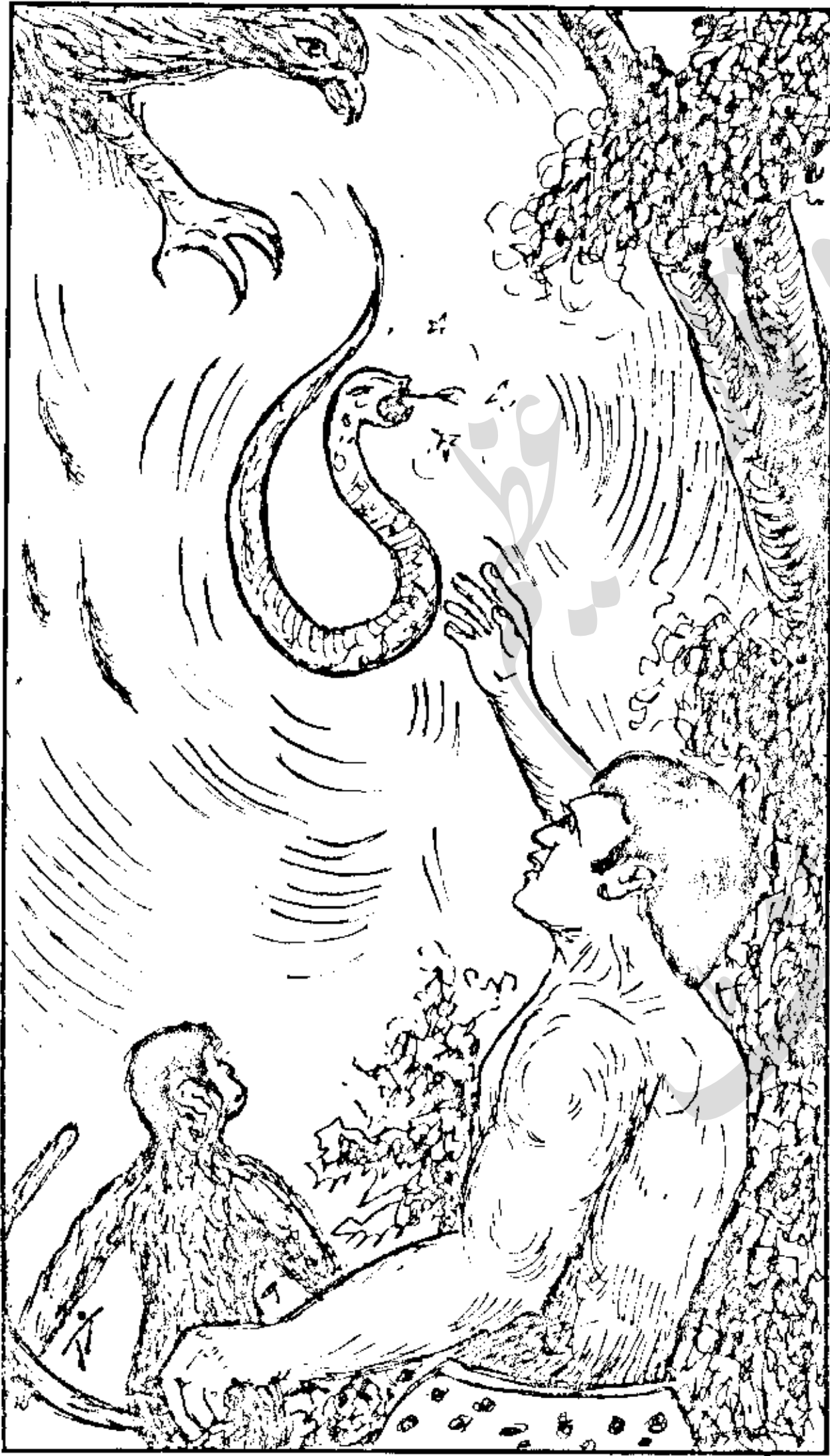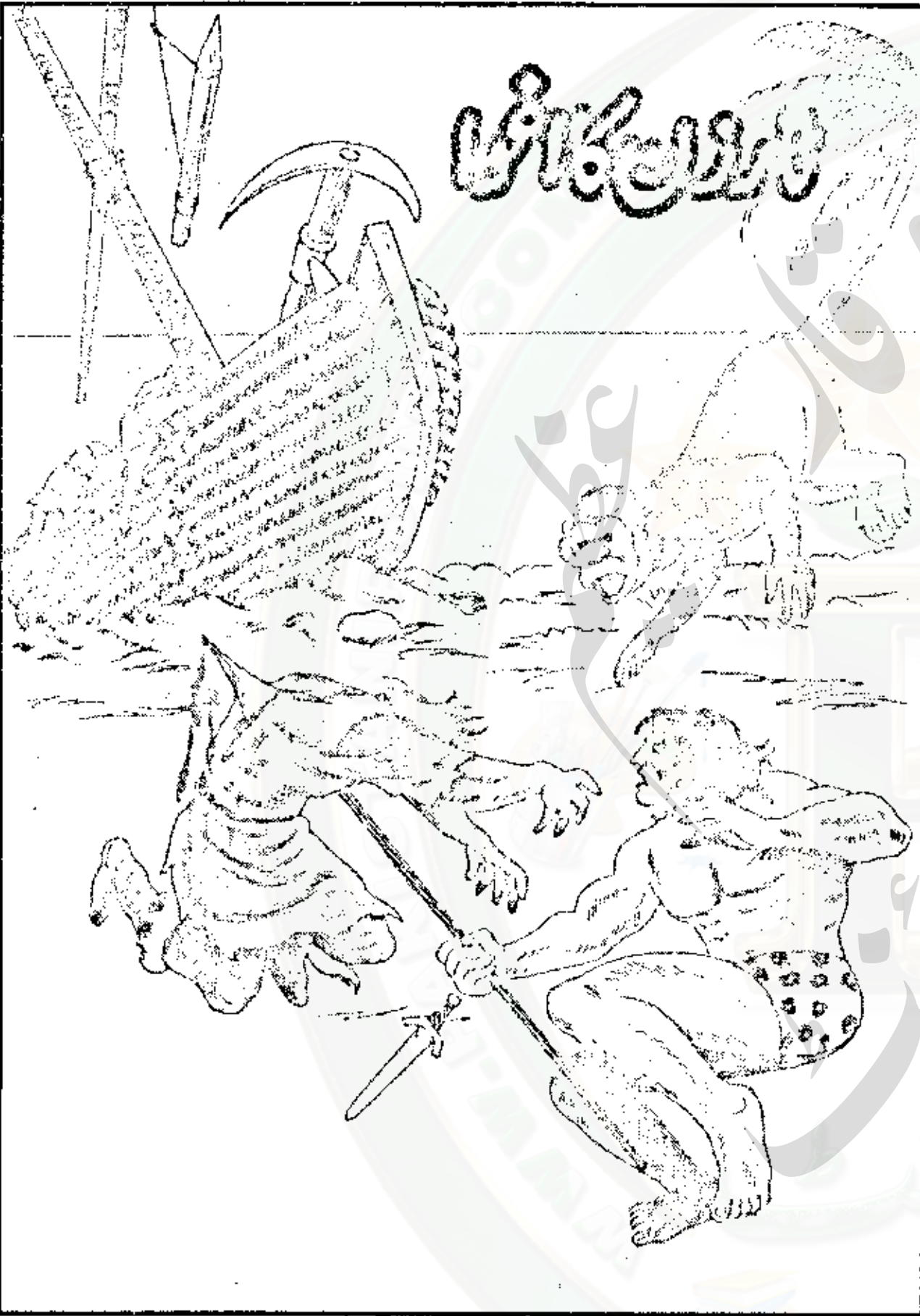
نہیں دی۔ وہ ایک شیطان جادوگر کا غلام تھا۔ اور شیطان کا غلام شیطان ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا ہلاک ہونا ضروری تھا۔"۔۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ٹارزن منکو کے ساتھ جنگل کے قبیلوں کی طرف چل پڑا تاکہ انہیں بتایا جا سکے کہ انہیں اب کسی خونخوار مخلوق سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے سیاہ جنگلوں میں جا کر ان کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔

ختم شد